

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

یہ نیک ہے۔ یہ قرآن بتاتا ہے، اور جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

www.KitaboSunnat.com

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مترجم: عامر سہیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ دراز جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل۔ ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

مرتب: عامر سمیل

عرض مرتب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
أَمَّا بَعْدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ الْكَرِيمُ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْهُ لِي إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى وَرَحْمَةً

وَاجْعَلْهُ لِي حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ (آمین)

اس دنیا میں اللہ سے مانگنے والی اصل چیز ہدایت ہے۔ میرا رب مجھ سے کس طرح راضی ہوگا؟ کن کاموں سے وہ ناراض ہو جاتا ہے؟ میں دنیا کی زندگی کیسے بسر کروں۔ آخرت میں کامیابی کیسے حاصل ہوگی۔ سیدھا راستہ کونسا ہے؟ مجھے راہنمائی چاہیے۔ ان سوالوں کا جواب قرآن دیتا ہے کہ یقیناً اللہ کی راہنمائی ہی حقیقی راہنمائی ہے اور بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔

قرآن کی زبان عربی ہے۔ ہمارے رسول ﷺ کی زبان عربی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھتے ہیں اور اسکو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ”قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا“ پھر ہمیں یہ دینا بھی سکھا دی ”اے اللہ ہم پر اس قرآن کے ذریعے رحم فرما اور اسے ہمارے حق میں دلیل بنا“۔

قرآن اور آپ ﷺ کے فرامین کو سمجھنے کے لیے عربی زبان کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔ کسی بھی زبان کا ترجمہ اس زبان کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا شکر ہے کہ اس نے اس بندے کو اپنے کلام، اپنے محبوب ﷺ کی زبان سیکھنے کی توفیق دی۔ اتنی بڑی نعمت کا شکر کیسے ادا کروں؟ یہی بات سمجھ میں آئی کہ جو کچھ اللہ نے عطا فرمایا اسے آگے پہنچانا شروع کر دوں۔ جس کلام نے میری زندگی بدل کے رکھ دی، ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دوسروں کی زندگیاں تبدیل نہ کرے۔ اللہ نے ہی ہمت دی، قرآن فہمی کے لیے عربی گرامر پڑھانا شروع کر دی۔ اللہ نے برکت عطا فرمائی اور بہت سارے ساتھی عطا کر دیئے جو اس کام میں شریک ہیں۔

اپنے تمام اساتذہ کرام کا تہ دل شکر و کرم بڑھایا۔ جو کچھ ان سے حاصل کیا اسی کو آگے بیان کر دیا۔ اساتذہ کرام کی فہرست طویل ہے جس سے ایک قاعدہ بھی سیکھا اس کو اس فہرست میں شامل کرتا گیا۔ ڈاکٹر عبد السیاح صاحب میرے پہلے استاد ہیں۔ ان ہی کے ذریعے میں قرآن سے جڑا۔ میرے دل میں اٹکا کیا مقام ہے؟ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

میں نے جہاں سے جو کچھ حاصل کیا ان نوٹس میں اکٹھا کر دیا یہاں تک کہ اکثر جگہ کسی قاعدے کے طریقے کے علاوہ الفاظ بھی اپنے اساتذہ کرام کے ہی استعمال کیے۔ بہاؤ الدین صدیقی صاحب اور ان کے شاگرد کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نوٹس کی کمپوزنگ میں خصوصی کردار ادا کیا۔

اپنی اس کاوش کو ان تمام افراد کے نام کرتا ہوں جنہوں نے قرآن فہمی کے لیے عربی سکھانے کی کوشش کی یا اس کام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

عامر سہیل

۱۲ جون ۲۰۰۸

رَبِّ يَسْرُ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَيْمَّرُ بِالْخَيْرِ

عربی زبان جو قرآن مجید کی زبان ہے انتہائی آسان ہے۔ بالخصوص اردو بولنے اور سمجھنے والوں کے لئے تو یہ زبان اور بھی زیادہ آسان ہے کیونکہ اردو زبان میں بولے جانے والے 80 فیصد الفاظ عربی ہی کے ہیں۔ صرف ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتے ہوئے ان میں کچھ تغیر واقع ہو گیا ہے۔ لہذا اگر ہم صرف اس تبدیلی کو سمجھ لیں تو نصف سے زائد عربی زبان کے بارے میں آگاہی حاصل ہو جاتی ہے۔

عربی زبان میں بنیادی حیثیت حروف الہجاء کو حاصل ہے۔ جنہیں ہم اردو میں حروف تہجی اور انگریزی میں Alphabet کے نام سے جانتے ہیں۔
حروف الہجاء درج ذیل ہیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی

عربی زبان میں دوسری اہم چیز حرکات ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

☆	زبر	جسے عربی میں فتح کہتے ہیں۔
☆	زیر	جسے عربی میں کسرہ کہتے ہیں۔
☆	پیش	جسے عربی میں ضمہ کہتے ہیں۔

جس حرف پر زبر ہو اس حرف کو مفتوح کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر زیر ہو اس حرف کو مکسور کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر پیش ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے۔

دوہری (ڈبل) حرکت کو تنوین کہتے ہیں مثلاً

.....

حرکات کے علاوہ ایک اور اہم علامت سکون کی علامت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

..... یا

عربی حروف الہجاء کی تعداد 28 یا 29 ہے۔ اس فرق کی وجہ الف اور حمزہ ہے۔ جو لوگ الف اور حمزہ کو ایک ہی حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک ان حروف کی تعداد 28 ہے اور جو ان دونوں حروف کو علیحدہ علیحدہ حرف شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک حروف الہجاء 29 ہو

جاتے ہیں۔

الف اور ہمزہ کا فرق:

جب الف پر تینوں حرکات (زیر۔ زیر۔ پیش) میں سے کوئی حرکت آجائے یا علامت سکون آجائے تو وہ ہمزہ کہلاتا ہے۔

الف = ا

ہمزہ = اُ

حروف اور حرکات کے ملنے سے الفاظ وجود میں آتے ہیں۔ جو بے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور بامعنی بھی۔

ہر بامعنی لفظ مکملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً

ق ل م قلم
ا ن س ا ن انسان
ک ت ا ب کتاب

جب بھی کسی زبان کے قواعد مرتب کئے جاتے ہیں تو اس زبان میں استعمال ہونے والے تمام بامعنی الفاظ کی گروپنگ کر لی جاتی ہے۔ انگریزی میں یہ گروپنگ آٹھ کی تعداد میں ہے جسے آپ (Parts of Speech) کے نام سے جانتے ہیں۔ جبکہ اردو اور عربی میں یہ تقسیم تین کی تعداد میں ہے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم

۲۔ فعل

۳۔ حرف

۱۔ اسم: کسی شخص، چیز، جگہ، صفت یا کام کا نام اسم کہلاتا ہے۔

کام کے نام سے مراد ”مصدر“ ہے۔ مثلاً مارنا۔ جانا۔ پینا وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ فعل: وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا واقع ہونا زمانے کی قید کے ساتھ پایا جائے۔ مثلاً مارا ایک فعل ہے جس میں

مارنے کا کام زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے جبکہ مارنا ایک اسم ہے جس میں کام کا مفہوم تو موجود ہے لیکن زمانے کی قید نہیں ہے۔

۳۔ حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی ہوتے تو ہیں لیکن جب تک یہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ استعمال نہ ہو اس کا مطلب سمجھ میں

نہیں آتا جیسے اردو میں ”پر“ ایک بامعنی لفظ ہے لیکن 100 مرتبہ بھی ”پر پر پر“ کی رٹ لگائی جائے تو کوئی مطلب

سمجھ میں نہیں آتا جبکہ ایک ہی مرتبہ ”کری پر“ کہنے سے مطلب سمجھ میں آ جاتا ہے۔

﴿اسم﴾

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کسی اسم کے بارے میں چار باتوں کا علم ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ وہ اسم سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ اس کو جملے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اسم کے بارے میں وہ چار باتیں درج ذیل ہیں۔

- | | | | |
|-----------|----------|---|-----|
| (Capacity | - (وسعت) | اسم کا ”معرفة“ یا ”تکرہ“ ہونا | (۱) |
| (Gender | - (جنس) | اسم کا ”مذکر“ یا ”مؤنث“ ہونا | (۲) |
| (Number | - (عدد) | اسم کا ”واحد“، ”ثنی“ یا ”جمع“ ہونا | (۳) |
| (Status | | اسم کا ”اغراب“ یعنی جملے یا ترکیب میں اس کا مقام یا | (۴) |

مندرجہ بالا چار باتوں میں سے پہلی تین سے چونکہ ہم لوگ کسی قدر مانوس ہیں جبکہ چوتھی بالکل نئی ہے۔ لہذا ہم سب سے پہلے اس کو بیان کرتے ہیں۔

﴿اغراب﴾

اعراب عربی زبان کا سب سے اہم وصف ہے۔

اعراب کا لفظی معنی ہیں ”کسی (چیز) کو عربی بنانا“

اعراب کے معنی زبر، زیر اور پیش نہیں ہیں بلکہ زبر، زیر اور پیش کو تو حرکات کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی آواز کو کسی سمت میں

حرکت دی جاتی ہے یہی کام انگریزی میں ”واوٹ“ (a, e, i, o, u) کرتے ہیں۔

چونکہ اردو میں ان حرکات ہی کو عام طور پر اعراب کہہ دیتے ہیں لہذا یہ بات عربی زبان سیکھنے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ اور

پیچیدگی کا باعث بن جاتی ہے۔ لہذا اس بات کو ابتدا ہی سے پتے پاندھ لیں کہ حرکات اور شے ہے اور اعراب بالکل دوسری چیز۔

☆ اگر زبر، زیر، پیش حرکات ہیں تو اعراب کیا ہے؟

اعراب کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے درج ذیل جملوں پر غور کریں۔

﴿ حامد نے محمود کو مارا

﴿ محمود نے حامد کو مارا

﴿ محمود نے حامد کے بھائی کو مارا

ان تینوں جملوں میں ”مارنے“ کا کام ہوا ہے۔ پہلے جملے میں کام کرنے والا یعنی ”فاعل“ حامد ہے جبکہ محمود ”مفعول“ ہے

دوسرے جملے میں حامد کا مقام یعنی Status تبدیل ہو گیا ہے اور وہ ”مفعول“ کی حیثیت سے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ تیسرے جملے میں

حامد نہ تو "فاعل" ہے اور نہ ہی "مفعول" بلکہ اس کا ذکر ضمناً آیا ہے۔ ان تینوں جملوں میں حامد کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی لیکن حامد کا status یعنی اس کی حالت تبدیل ہوئی ہے۔

اسی طرح (لڑکا آیا) اور (میں نے لڑکے کو پڑھایا)

مندرجہ بالا جملوں میں اسم "لڑکا" اور "لڑکے" کے معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی لیکن status اور شکل میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ "معنی میں تبدیلی کے بغیر کسی اسم کی شکل یا حالت کے تبدیل ہونے کو اعراب کہتے ہیں۔"

اسم کی اعراب کے لحاظ سے تین حالتیں ہوتی ہیں

۱۔ حالت رفع ۲۔ حالت نصب ۳۔ حالت جر

اسم کسی ترکیب میں مندرجہ بالا تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہی پایا جائے گا چوتھی حالت کوئی نہ ہوگی۔ اسم کی نارمل حالت، حالت رفع ہوتی ہے پھر کسی وجہ سے وہ حالت نصب یا حالت جر میں جاتا ہے۔ اسم کے حالت نصب یا حالت جر میں جانے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جو ہمیں آئندہ اسباق میں معلوم ہوں گی۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے اکثر اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں تین شکلیں اختیار کرتے ہیں کچھ دو شکلیں اختیار کرتے ہیں جبکہ چند اسماء ایسے ہیں جن کی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل رہتی ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ تقریباً ۸۵ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں شکل تبدیل کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
زید	زیداً	زید
کتاب	کتاباً	کتاب
قلم	قلماً	قلم
مسلم	مسلماً	مسلم

ان اسماء کو معرب منصرف یا صرف منصرف اسماء کہا جاتا ہے

منصرف اسماء کی علامت "توین" ہے اور یہ اسماء جب حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں تو ان پر دو زبر کے ساتھ ایک الف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس قاعدے کی دو استثناء ہیں۔

(۱) جو اسماء گول تالیفنی "ة" پر ختم ہوتے ہیں حالت نصب میں ان پر دو زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
جَنَّة	جَنَّة	جَنَّة
آیة	آیة	آیة
شہوة	شہوة	شہوة

(۲) جو اسماءِ حمزہ پر ختم ہوں اور حمزہ سے پہلے الف آجائے تو ان اسماء پر بھی حالت نصب میں زبر کے ساتھ الف کا اضافہ نہیں ہوتا مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
سَمَاءٌ	سَمَاءٌ	سَمَاءٌ
مَاءٌ	مَاءٌ	مَاءٌ
جَزَاءٌ	جَزَاءٌ	جَزَاءٌ

(۲) تقریباً ۳۱ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں دو شکلیں اختیار کرتے ہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
إِبْرَاهِيمُ	إِبْرَاهِيمُ	إِبْرَاهِيمُ
زَيْنَبُ	زَيْنَبُ	زَيْنَبُ
أَسْمَاءُ	أَسْمَاءُ	أَسْمَاءُ
عُثْمَانُ	عُثْمَانُ	عُثْمَانُ
أَكْبَرُ	أَكْبَرُ	أَكْبَرُ

یہ اسماء غیر منصرف اسماء کہلاتے ہیں ان پر تین نہیں آتی اور انکی حالت نصب اور حالت جر کی شکل ایک ہی ہوتی ہے غیر منصرف اسماء حالت جر میں ”زیر“ قبول نہیں کرتے لیکن دو صورتیں ایسی ہیں جن میں یہ حالت جر میں ”زیر“ قبول کر لیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں کے بارے میں آپ آگے پڑھیں گے فی الحال غیر منصرف اسماء پر ہم حالت جر میں ”زیر“ استعمال نہیں کریں گے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والے کون کون سے اسماء غیر منصرف ہیں؟

یہ عربی قواعد کا ایک مشکل اور پیچیدہ موضوع ہے لہذا آسانی کے لئے ہم یہاں اسماء کے چند گروہ پس دے رہے ہیں جو غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے اکثر نام مثلاً

إِبْرَاهِيمُ، إِسْمَاعِيلُ، دَاوُدُ، يُوسُفُ، يُوسُفُ، أَيُّوبُ وغیرہ
لُوطُ، نُوحُ، هُودُ، شُعَيْبُ اور مُحَمَّدٌ استثناء ہیں۔

۲۔ عربی موث اسماءِ اطلاق مثلاً

عَائِشَةُ، فَاطِمَةُ، حَفْصَةُ، زَيْنَبُ، خَدِيجَةُ وغیرہ

۳۔ مردوں کے نام جو گول تا پر ختم ہوں مثلاً

أَسْمَاءُ، طَلْحَةُ، خَدِيفَةُ، مُعَاوِيَةُ، حَمْزَةُ وغیرہ

۴۔ مردوں کے نام جو "ان" پر ختم ہوں مثلاً

عُثْمَانُ . عَدْنَانُ . سَلْمَانُ وغیرہ

۵۔ فرشتوں کے نام مثلاً

جَبْرَائِلُ . مِيكَائِيلُ . هَارُوْتُ . مَارُوْتُ وغیرہ

۶۔ شہروں اور ملکوں کے اکثر نام مثلاً

مَكَّةُ . بَابِلُ . مِصْرُ . عِرَاقُ وغیرہ

۷۔ عربی زبان میں کچھ "وزن" یعنی "shapes" ایسی ہیں جن پر آنے والے اسماء بھی غیر منصرف ہوتے ہیں مثلاً

أَفْعَلُ جیسے اَكْبَرُ . أَصْغَرُ . أَكْرَمُ . أَرْحَمُ . أَنْوَرُ وغیرہ

فِعْلَاءُ جیسے خُضْرَاءُ . صُفْرَاءُ . زُرْقَاءُ . حُمْرَاءُ . بَكْمَاءُ وغیرہ

فِعْلَاءُ جیسے عُرَبَاءُ . أَمْرَاءُ . شُهَدَاءُ . عُلَمَاءُ . فَقْرَاءُ وغیرہ

۸۔ دیگر اسماء جن کے بارے میں مطالعے میں اضافہ کے ساتھ معلوم ہو جائے گا مثلاً

فِرْعَوْنُ . هَامَنْ . قَارُونُ . أَبِلَيْسُ . جَهَنَّمُ وغیرہ

۳) باقی رہنے والے ۲ فیصد اسماء ایسے ہیں جو تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے رہتے ہیں اپنی شکل بدلتے نہیں مثلاً

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هَذَا	هَذَا	هَذَا
ذَلِكَ	ذَلِكَ	ذَلِكَ
الَّذِي	الَّذِي	الَّذِي

یہ اسماء مبنی اسماء کہلاتے ہیں ان کی کوئی علامت نہیں ہے مبنی اسماء کے بارے میں ہم بتا دیا کریں گے کہ فلاں اسم مبنی ہے۔

درج ذیل اسماء کی تینوں اعرابی حالتیں تحریر کریں۔

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
رَسُولٌ (منصرف)	رَسُولًا	رَسُولٍ
خَامِدٌ (منصرف)	خَامِدًا	خَامِدٍ
شَهْوَةٌ (منصرف)	شَهْوَةً	شَهْوَةٍ
يُونُسُ (غیر منصرف)	يُونُسُ	يُونُسُ
مُسْلِمٌ (منصرف)	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مَرْيَمٌ (غیر منصرف)	مَرْيَمٌ	مَرْيَمٌ

حالت ج	حالت نصب	حالت رفع	
أَسْوَدٌ	أَسْوَدًا	أَسْوَدٌ	أَسْوَدٌ (غیر منصرف)
حُسْنَى	حُسْنَوًا	حُسْنَى	حُسْنَى (مثنیٰ)
أَوْلَادُكَ	أَوْلَادِكَ	أَوْلَادُكَ	أَوْلَادُكَ (مثنیٰ)
سَوَاءٌ	سَوَاءً	سَوَاءٌ	سَوَاءٌ (منصرف)
الْأَخْرَجُ	الْأَخْرَجًا	الْأَخْرَجُ	الْأَخْرَجُ (منصرف)
صَادِقٌ	صَادِقًا	صَادِقٌ	صَادِقٌ (منصرف)
هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ	هَؤُلَاءِ (مثنیٰ)
سُلَيْمَانَ	سُلَيْمَانَ	سُلَيْمَانَ	سُلَيْمَانَ (غیر منصرف)
شُعَيْبٌ	شُعَيْبًا	شُعَيْبٌ	شُعَيْبٌ (منصرف)
مُطْمَئِنِّتُهُ	مُطْمَئِنِّتُهُ	مُطْمَئِنِّتُهُ	مُطْمَئِنِّتُهُ (منصرف)
شَيْءٌ	شَيْئًا	شَيْءٌ	شَيْءٌ (منصرف)
سَوْءٌ	سَوْءًا	سَوْءٌ	سَوْءٌ (منصرف)
أَخٌ	أَخًا	أَخٌ	أَخٌ (منصرف)
بِذَاءٍ	بِذَاءً	بِذَاءٌ	بِذَاءٌ (منصرف)

﴿جنس﴾

اردو اور انگریزی کی طرح عربی زبان میں بھی جنس دو ہی ہیں۔

(۱) مذکر

(۲) مؤنث

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم مذکر سمجھا جائے گا جب تک اس کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

مؤنث کی اقسام:

(۱) مؤنث حقیقی:- وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً "ام" (ماں)، "بنت" (لڑکی)،

"أخت" (بہن) وغیرہ

(۲) مؤنث لفظی:- وہ مؤنث جسے مؤنث کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو مثلاً "مِرْوَحَة" (پتھکا)،

"شَمْس" (سورج)، "ذُكْرَى" (نصیحت)، "صَحْرَاءُ" (صحرا) وغیرہ

مؤنث لفظی کی اقسام:

(۱) مؤنث قیاسی/علامتی: وہ مؤنث لفظی جس میں مؤنث کی علامت پائی جائے مثلاً

"عُرْفَة" (کمرہ)، "صَفْرَاءُ" (زرد رنگ)، "بُكْمَاءُ" (گوتلی)، "كُجْرَى" (سب سے بڑی)

علامت مؤنث: (۱) ة (تائے مہلولہ)

(۲) اء (الف مہرودہ)

(۳) ی (الف مقصورہ)

(۲) مؤنث سماعی: وہ مؤنث لفظی جسے اہل زبان مؤنث بولتے ہوں۔

مثلاً "سَمَاءُ" (آسمان)، "أَرْضُ" (زمین)، "شَمْسُ" (سورج)، "يَدُ" (ہاتھ)

مؤنث سماعی کے چند گروپ

۱- ہواؤں کے نام "رِيحُ"۔ "صُرُورُ"۔ "بَدَا"

۲- شراب کے نام "خَمْرُ"۔ "شَرَابُ"

۳- آگ کے نام "نَارُ"۔ "جَهَنَّمُ"۔ "جَحِيمُ"

۴- جسم کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں "يَدُ"۔ "رِجْلُ"۔ "أُذُنُ"

نوٹ: استثناء کے لئے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔

عربی زبان میں صفات کا گروپ آپ کو مذکر/مؤنث کے فرق کے ساتھ ملے گا مثلاً اچھا اور اچھی، برا اور بری، اندھا اور اندھی، سب

سے بڑا اور سب سے بڑی۔

پہلی قسم کی صفات میں مؤنث بنانے کے آخری حرف کو زبرد پیکر گول تالیفنی ؕ کا اضافہ کر دیں مثلاً

صَالِحٌ سے صَالِحَةٌ

حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ

مشق

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث اسماء کی نشاندہی کریں۔

مذکر یا مؤنث	معنی	الفاظ
♂	مسجد	مَسْجِدٌ
♂	گھر	بَيْتٌ
♀	گھر	دَارٌ
♂	دیوار	جِدَارٌ
♀	گھڑی	سَاعَةٌ
♀	عبادت کرنی والی	عَابِدَةٌ
♀	سبز	خَضْرَاءُ
♀	سب سے اچھی	حُسْنَى
♀	نیلی	زَرْقَاءُ
♀	نصیحت	ذِكْرَى

﴿ عدد ﴾

اردو اور انگریزی میں عدد صرف دو ہیں۔ ایک کے لئے "واحد" اور دو یا دو سے زیادہ کے لئے "جمع" جبکہ

عربی میں عدد تین ہیں۔ ایک کے لئے "واحد" دو کے لئے "ثنیٰ" دو سے زیادہ کے لئے "جمع"

(۱) واحد:

عربی زبان میں بھی اردو اور انگریزی کی طرح ایک کے لئے واحد عدد استعمال کیا جاتا ہے مثلاً قَلَمٌ (ایک قلم)

کِتَابٌ (ایک کتاب)

عربی زبان میں دو کیلئے علیحدہ سے ایک لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے مثنیٰ کہتے ہیں۔ مثنیٰ بنانے کے عمل کو مثنیہ کہا جاتا ہے۔

مثنیٰ بنانے کا طریقہ:

مثنیٰ بنانے کا طریقہ مذکورہ دونوں کے لئے ایک ہی ہے لیکن اعراب کے لحاظ سے مختلف ہے۔

حالت رفع میں: حالت رفع میں مثنیٰ بنانے کے لیے متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) - زبردے کراس پر

(ii) - الف اور زبر والی نون یعنی ”ان“ کا اضافہ کر دیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ”آن“ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

کتابان	کتابین	کتاب	کتابان
قلمان	قلمین	قلم	قلمان
ولکان	ولکین	ولد	ولکان
رحلان	رحلین	رجل	رحلان
بابان	بابین	باب	بابان

اسی طرح

بنتان	بنتین	بنت	بنتان
امرتان	امرتین	امرأة	امرتان
خبثان	خبثین	خبث	خبثان
خطبتان	خطبتین	خطبة	خطبتان
کلمتان	کلمتین	کلمة	کلمتان

حالت نصب اور جر میں:

حالت نصب اور حالت جر میں مثنیٰ بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے، متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) زبردے کراس پر

(ii) ساکن ”ی“ اور زبر والی نون ”ن“ یعنی ”ین“ کا اضافہ کر دیں۔

جس سے اسم کے آخر میں ”این“ کی آواز آتی ہے۔

کتابا	کتابین	(حالتِ نصب)
کتاب	کتابین	(حالتِ جر)
قلنا	قلمین	(حالتِ نصب)
قلم	قلمین	(حالتِ جر)
ولدا	ولذین	(حالتِ نصب)
ولد	ولذین	(حالتِ جر)
رجلا	رجلین	(حالتِ نصب)
رجل	رجلین	(حالتِ جر)
غینا	غینین	(حالتِ نصب)
غین	غینین	(حالتِ جر)
امرأة	امرءتین	(حالتِ نصب)
امرءة	امرءتین	(حالتِ جر)
شفة	شففتین	(حالتِ نصب)
شفة	شففتین	(حالتِ جر)
جنة	جنتین	(حالتِ نصب)
جنة	جنتین	(حالتِ جر)

جمع:

عربی زبان میں جمع دو قسم کی ہے۔

(i) - جمع سالم (جمع کی وہ قسم جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم موجود رہتا ہے۔ مثلاً

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ

(ii) - جمع مکسر (جمع کی وہ قسم جس میں متعلقہ واحد اسم اپنی اصل حالت میں صحیح و سالم نہیں رہتا بلکہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مثلاً

کِتَابٌ سے کُتُبٌ

جمع سالم بنانے کا طریقہ:

جمع سالم بنانے کا طریقہ مذکور اور مؤنث دونوں میں مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ:

جمع سالم مذکر بنانے کا طریقہ حالتِ رفع اور حالتِ نصب اور جر میں بھی مختلف ہے۔

جمع سالم مذکر حالتِ رفع میں:

متعلقہ واحد اسم کے آخری حرف کو

(i) - "پیش" دے کر

(ii) - ساکن واو اور زبر والا نون یعنی "وَن" کا اضافہ کریں جس سے اسم کے آخر میں "اُون" کی آواز پیدا

ہوتی ہے۔ مثلاً

مُسْلِمُونَ	سے	مُسْلِمٌ	مسلمین
مُؤْمِنُونَ	سے	مُؤْمِنٌ	مؤمنین
كٰفِرُونَ	سے	كٰفِرٌ	کافرین
مُنٰفِقُونَ	سے	مُنٰفِقٌ	منافقین
خٰلِدُونَ	سے	خٰلِدٌ	خالدین

جمع سالم مذکر حالتِ نصب اور جر میں:

متعلقہ واحد مذکر اسم کے آخری حرف کو

(i) - زبردے کر

(ii) - ساکن "ی" اور زبر والا نون "ن" یعنی "یْن" کا اضافہ کریں۔ جس سے اسم کے آخر میں "اِیْن" کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مُسْلِمِیْنَ	سے	مُسْلِمًا	(حالتِ نصب)
مُسْلِمِیْنَ	سے	مُسْلِمٍ	(حالتِ جر)
مُؤْمِنِیْنَ	سے	مُؤْمِنًا	(حالتِ نصب)
مُؤْمِنِیْنَ	سے	مُؤْمِنٍ	(حالتِ جر)

(حالت نصب)	کافرا	ے	کافرین
(حالت جر)	کافر	ے	کافرین
(حالت نصب)	مُنافقا	ے	مُنافقین
(حالت جر)	مُنافق	ے	مُنافقین
(حالت نصب)	خالدا	ے	خالدین
(حالت جر)	خالد	ے	خالدین

نوٹ: جمع سالم عام طور پر اسمائے صفات کی بنتی ہے۔

جمع سالم مؤنث بنانے کا طریقہ:

جن مؤنث اسماء کے آخر میں گول "ة" آتی ہے۔ ان اسماء کی گول "ة" ہٹا کر

حالتِ رفع میں:

ات" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں (آت") کی آواز پیدا ہوگی۔ مثلاً

مسلمات	ے	مُسْلِمَات
مؤمنات	ے	مُؤْمِنَات
جنات	ے	جَنَات
خطبات	ے	خُطَبَات

حالتِ نصب اور جر میں:

"ات" لگادیں جس سے اسم کے آخر میں "آب" کی آواز پیدا ہوگی مثلاً

مُسْلِمَات	ے	مُسْلِمَات
مُسْلِمَات	ے	مُسْلِمَات
مُؤْمِنَات	ے	مُؤْمِنَات
مُؤْمِنَات	ے	مُؤْمِنَات
جَنَات	ے	جَنَات
جَنَات	ے	جَنَات

خُطَبَات	ع	خُطْبَةٌ
خُطَبَات	ع	خُطْبَةٌ
عَابِدَات	ع	عَابِدَةٌ
عَابِدَات	ع	عَابِدَةٌ

نوٹ: جمع سالم مؤنث میں لمبی ت پر "زبر" نہیں آتی۔

جمع مکسر:

جمع کی وہ شکل جس کے شروع میں متعلقہ واحد اسم جوں کا توں موجود نہ ہو جمع مکسر کہلاتی ہے۔ مثلاً کتاب سے کُتُب اور قلم سے أقلام "جمع مکسر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اس کا علم صرف عربی محاورے یا لغت کے استعمال ہی سے ہوگا۔ البتہ جمع مکسر کے کچھ اوزان ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

أَفْعَالٌ =	أَقْلَامٌ	أَصْحَابٌ	أَبْوَابٌ	أَذْكَارٌ	أَشْخَاصٌ
	أَسْبَابٌ	أَوْقَاتٌ	أَنْصَارٌ	أَعْمَالٌ	أَشْعَارٌ
	أَوْزَانٌ	أَمْرَاضٌ			
فِعَالٌ =	جِبَالٌ	عِبَادٌ	بِخَارٌ	كِرَامٌ	غِلَاطٌ
	شِدَادٌ				
فُعُولٌ =	قُلُوبٌ	نُجُومٌ	بُيُوتٌ	حُدُودٌ	دُنُوبٌ
	وُجُوهُ	أُمُورٌ	نَفُوسٌ	أُجُورٌ	
مَفَاعِلٌ =	مَسَاجِدُ	مَدَارِسُ	مَدَاسِبُ	مَنَازِلُ	
فُعَلَاءٌ =	عُرَبَاءُ	شُرَكَاءُ	شُعْرَاءُ	حُكَمَاءُ	أَمْرَاءُ
	جُهَلَاءُ				
أَفْعَلَاءُ =	أَنْبِيَاءُ	أَوْلِيَاءُ	أَغْنِيَاءُ		
فَعَائِلٌ =	صَحَابِيْفٌ	صَغَائِرُ	كَبَائِرُ	خَبَائِثُ	
	خَرَائِنُ	عَقَائِدُ			
فَوَاعِلٌ =	فَوَاجِشُ	قَوَاعِدُ	كَوَاكِبُ	عَوَامِلُ	شَوَاهِدُ

﴿ وسعت ﴾

وسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆ نکرہ اور ☆ معرفہ

نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم ”نکرہ“ شمار ہوگا جب تک اس کا معرفہ ہونا ثابت نہ ہو۔

عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہو سکتا ہے۔

1- اسم علم:

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً زیند، مکئہ وغیرہ

2- اسمائے ضمائر:

عربی زبان میں ضمائر معرفہ ہوتے ہیں یعنی وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً هُوَ، هِيَ، أَنْتَ، أَنَا اور نَحْنُ وغیرہ ضمائر کے متعلق تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

3- اسمائے اشارہ:

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً هَذَا، هَذِهِ، ذَٰلِكَ اور تِلْكَ وغیرہ اسمائے اشارہ کی تفصیلات ہیں ہم آگے پڑھیں گے۔

4- اسمائے موصولہ:

اردو کے ”جو“ اور ”جس“ وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً الَّذِي، الَّتِي اور الَّذِينَ وغیرہ بھی معرفہ استعمال ہوتے ہیں۔ اسمائے موصولہ کی تفصیلات ہم آگے پڑھیں گے۔

5- معرف باللام:

(کسی نکرہ اسم کے شروع میں ”أل“ لگا کر معرفہ بنایا گیا) مثلاً

قَلَمٌ سے الْقَلَمُ

كِتَابٌ سے الْكِتَابُ

أَنْسَانٌ سے الْاَنْسَانُ

مُسْلِمَاتٌ سے الْمُسْلِمَاتُ

نوٹ: تنوین والے اسم پر آل داخل ہوتا ہے تو اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یا یوں کہیے کہ کسی اسم پر آل اور تنوین اکٹھے نہیں آسکتے۔

مثلی (مذکر۔ مؤنث) ، جمع سالم مذکر ، غیر منصرف اوہنی اسماء پر جب آل داخل ہوتا ہے تو لفظ کی شکل میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا البتہ وہ معرف بن جاتے ہیں مثلاً

مُسْلِمَانِ	سے	الْمُسْلِمَانِ
بِنْتَانِ	سے	الْبِنْتَانِ
مُفْلِحُونَ	سے	الْمُفْلِحُونَ
مَسَاجِدُ	سے	الْمَسَاجِدُ
كُبْرَى	سے	الْكُبْرَى

☆ آل میں حمزہ (ا) حمزۃ الوصل کہلاتا ہے جبکہ لام کو لام تعریف کہا جاتا ہے (أل) میں (ل) کا کبھی تلفظ کیا جاتا ہے اور کبھی لام صرف لکھی رہ جاتی ہے اس کا تلفظ نہیں کہا جاتا مثلاً الْقَمَرُ الشَّمْسُ اس بات کا فیصلہ متعلقہ کلمہ اسم کے پہلے حرف سے کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے حروف الہجاء کی تقسیم دو طرح سے کی جاسکتی ہے

۱۔ حروف قمری

۲۔ حروف شمسی

ان کی تفصیل درج ذیل ہے

حروف شمسی

ت	التَّوَابُ
ث	الثَّاقِبُ
د	الدُّنْيَا
ذ	الذُّكْرُ
ر	الرَّءُوفُ
ز	الزُّكُوفُ
س	السَّمِيعُ
ش	الشُّكُورُ
ص	الصَّنْدُ
ض	الضَّارُ

حروف قمری

ا	الْأَوَّلُ
ب	الْبَاسِطُ
ج	الْجَبَّارُ
ح	الْحَكِيمُ
خ	الْخَالِقُ
ع	الْعَلِيمُ
غ	الْغَنِيُّ
ف	الْفَتْاحُ
ق	الْقُدُّوسُ
ك	الْكَرِيمُ

ط	الطَّيِّبُ	م	النَّبِيكُ
ظ	الظَّاهِرُ	و	الْوَهَابُ
ل	اللَّطِيفُ	ه	الْهَادِي
ن	النُّورُ	ی	الْيَقِينُ

☆ اَلْ جب کسی غیر منصرف اسم پر داخل ہوتا ہے تو غیر منصرف اسم حالت ج میں کسرہ یعنی ذریعہ قبول کر لیتا ہے مثلاً

ج	نصب	رفع
مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدُ
الْمَسَاجِدِ	الْمَسَاجِدِ	الْمَسَاجِدِ

☆ اَلْ کسی معرفہ اسم پر داخل نہیں ہوگا اِلَّا یہ کہ اہل زبان داخل کریں

الرُّومُ . الْعَبَّاسُ

عربی کا "اَلْ" انگریزی کے آرٹیکل "The" کے مشابہ ہے، A Cow سے مراد کوئی گائے ہے اور جس طرح انگریزی میں The Cow سے مراد کوئی مخصوص گائے ہو سکتی ہے یا گائے کی پوری جنس بھی، اسی طرح عربی میں اَلْ اِنْسَانُ سے مراد کوئی متعین انسان بھی ہو سکتا ہے اور نسل انسانی بھی۔

نکرہ اور معرفہ میں فرق کرنے کے لیے اردو میں نکرہ کے ساتھ ایک / کوئی / کچھ / کا اضافہ کریں مثلاً

کتاب	ایک یا کوئی کتاب
الْکِتَابُ	کتاب

۶۔ مضاف الی المعرفة:

کوئی نکرہ اسم جب کسی معرفہ اسم کے ساتھ متعلق ہو جائے تو اب وہ نکرہ نہیں رہتا بلکہ معرفہ شمار کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کی کتاب اور اُس کی کتاب میں کتاب معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم "زید" اور اسم ضمیر یا اسم اشارہ "اُس" کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے۔

۷۔ مُنَادِي (جس کو پکارا جائے):

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے ، اے بھائی وغیرہ۔

﴿ مرکبات ﴾

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو "مفرد" کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی

$$\text{مفرد} + \text{مفرد} = \text{مرکب}$$

مرکب دو طرح کے ہوتے ہیں

(۱) مرکب ناقص

(۲) مرکب تام

مرکب ناقص:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری نہ ہو مرکب ناقص کہلاتا ہے مثلاً اچھا لڑکا، لڑکے کی کتاب

یہ کتاب اور کتاب میں وغیرہ

مرکب تام:

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس سے بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مثلاً کتاب پکڑ، لڑکا نیک ہے اور یہ

کتاب ہے وغیرہ، مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔ جملہ اسمیہ ۲۔ جملہ فعلیہ

عربی زبان میں اسم سے شروع ہونے والے جملہ کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جبکہ فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔

مرکب ناقص کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چار درج ذیل ہیں

۱۔ مرکب توصیلی

۲۔ مرکب اشاری

۳۔ مرکب اضافی

۴۔ مرکب جازی

﴿ مرکب اشاری ﴾

ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں ”یہ“ اور ”وہ“ اور انگریزی میں This اور That وغیرہ عربی زبان میں ایسے الفاظ کو اسمائے اشارہ کہتے ہیں جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہا جاتا ہے اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مرکب اشاری بناتے ہیں مثلاً یہ کتاب، وہ کرسی، یہ لڑکے، اور وہ لڑکیاں وغیرہ اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی میں بھی قریب اور دور کا فرق کر کے اسمائے اشارہ استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد کے لیے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں استعمال ہونے والے اسمائے اشارہ درج ذیل ہیں

اسمائے اشارہ

جمع	مثنیٰ		واحد		
	حالت نصب اور جر	حالت رفع			
هُؤُلَاءِ	هُذَيْنِ	هُذَانِ	هُذَا	مذکر	قریب
	هَاتِنِ	هَاتَانِ	هَذِهِ	مؤنث	
أُولَئِكَ	ذَيْنِكَ	ذَانِكَ	ذَلِكَ	مذکر	بعید
	تَيْنِكَ	تَانِكَ	تِلْكَ	مؤنث	

☆ تمام اسمائے اشارہ معرفہ ہیں۔

☆ واحد اور جمع کے اسمائے اشارہ مثنیٰ ہیں۔

☆ سادہ ترین مرکب اشاری میں اردو کی طرح عربی میں بھی اشارہ پہلے آتا ہے اور مشار الیہ بعد میں۔

☆ مرکب اشاری میں بھی مرکب توصیلی کی طرح مطابقت ضروری ہے البتہ اسم اشارہ مشار الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے

☆ مشار الیہ اگر مرکز جمع مکرر ہو تو اسم اشارہ واحد مؤنث بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب وہ لڑکی

اسم اشارہ مشار الیہ اسم اشارہ مشار الیہ

هَذَا الْكِتَابُ تِلْكَ الْبِنْتُ

عربی میں ترجمہ کریں۔

- | | | | |
|-----|-----------------|-----|-----------------|
| ۱۔ | یہ آدمی | ۲۔ | وہ لڑکا |
| ۳۔ | یہ دو معلم | ۳۔ | وہ دو معلمات |
| ۵۔ | یہ لڑکے | ۶۔ | وہ عورتیں |
| ۷۔ | یہ پنکھا | ۸۔ | وہ گاڑی |
| ۹۔ | یہ کتابیں | ۱۰۔ | وہ رسائل |
| ۱۱۔ | یہ شہر | ۱۲۔ | وہ نیک لڑکا |
| ۱۳۔ | وہ اونچے پہاڑ | ۱۴۔ | یہ اسن والا شہر |
| ۱۵۔ | یہ دنیاوی زندگی | | |

﴿ مرکب اضافی ﴾

کم از کم دو اسم کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے مرکب اضافی کہلاتا ہے مثلاً لڑکے کی کتاب جس اسم کو نسبت دی جائے اسے مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ مضاف الیہ کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں ”کتاب“ مضاف ہے جبکہ ”لڑکا“ مضاف الیہ ہے۔

اردو زبان کے برعکس عربی زبان میں ”مضاف“ پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں، لہذا ترجمہ کرتے ہوئے اس فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

مرکب اضافی بنانے کا طریقہ:

مرکب اضافی کے دونوں اجزاء مضاف اور مضاف الیہ پر قواعد کے اطلاق سے مرکب اضافی بنتا ہے۔

مضاف کے قواعد:

(۱) مضاف پر آن داخل نہیں ہوتا

(۲) مضاف کا اعراب ہلکا ہوتا ہے

اسم کا اعراب ہلکا کرنے کا طریقہ:

اسم کی وہ Categories جن پر توین آتی ہے انکی توین ختم کر دیں مثلاً

حالت جرم میں	حالت نصب میں	حالت رفع
مُسْلِمٌ سے مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا سے مُسْلِمٌ	مُسْلِمٌ سے مُسْلِمٌ
جَنَّةٌ سے جَنَّةٌ	جَنَّةٌ سے جَنَّةٌ	جَنَّةٌ سے جَنَّةٌ
مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ سے مُسْلِمَاتٌ

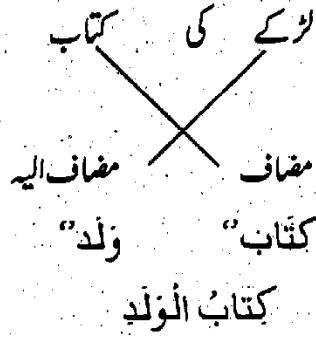
مثلاً (مذکر اور مؤنث) اور جمع سالم مذکر اسماء کے آخر میں آنے والا نون ہٹا دیں مثلاً

حالت نصب اور حالت جرم میں	حالت رفع میں
مُؤْمِنِينَ سے مُؤْمِنِي	مُؤْمِنَانِ سے مُؤْمِنَا
اَيْتِنِي سے اَيْتِنِي	اَيْتَانِ سے اَيْتَا
مُسْلِمِينَ سے مُسْلِمِي	مُسْلِمُونَ سے مُسْلِمُو

مضاف الیہ کے قواعد:

مضاف الیہ ہمیشہ حالت جزم میں ہوتا ہے

مضاف اور مضاف الیہ کے قواعد کے اطلاق کے بعد مطلوبہ مرکب اضافی



نوٹ: مرکب اضافی کی ترکیب کے معرّفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرّفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اور عربی میں ترجمہ کرتے وقت مرکب اضافی کی نکرہ یا معرّفہ ترکیب کا فیصلہ اردو ترکیب کے ساتھ لگے ہوئے الفاظ ایک، کوئی یا کچھ سے ہوگا۔ اردو ترکیب میں اگر ان الفاظ میں سے کوئی لفظ موجود ہے تو مرکب اضافی نکرہ بنائیں گے ورنہ معرّفہ

عربی میں ترجمہ کریں

اللہ کا گھر	نماز کا قائم کرنے والا	مدینہ کے مسلمان	مسلمانوں کا گھر
اللہ کی کتاب	رمضان کا مہینہ	مکہ کے مشرک	مومنوں کی ہستی
اللہ کا رسول	فجر کی نماز	اسرائیل کے بیٹے	تمام جہانوں کا رب
اللہ کا عذاب	غیب کا جاننے والا	آدم کے بیٹے	آسمانوں کے دروازے
اللہ کی نعمت	کسی عمل کرنے والے کا عمل	اللہ کی نشانیاں	آسمانوں کا نور
اللہ کا دین	کسی راستہ کا عبور کرنے والا	رحمن کے بندے	زمین کا نور
اللہ کا خوف	مومن کا قید خانہ/جیل	لوط کے بھائی	آسمانوں اور زمین کا نور
اللہ کا فضل	کافر کی جنت	مسجد کے دروازے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت
اللہ کی نشانی	مومن کی معراج	دین کا ستون	آسمانوں اور زمین کے خزانے
یوسف کے بھائی	اللہ کا بندہ	مریض کی عیادت	اللہ کی مدد
اللہ کے دور رسول	دو لڑکوں کی کتاب	مسلمانوں کے بھائی	مسجدوں کے دروازے
الرحمن کا بندہ	لڑکے کی دو کتابیں	دو کافروں کا قاتل	مناقضوں کی نشانیاں
السیح کا بندہ	مسجد کے دو دروازے	دو بھائیوں کا گھر	سلامتی کا گھر
قیامت کا دن	جیل کے دو ساتھی	آخرت کا گھر	قدر کی رات

موت کا ذکر	جمہ کا دن	منافق کی دونشائیاں	احسان کا بدلہ
آخرت کی کھیتی	قرآن کی تلاوت	شہر کے دو چور	آخرت کا عذاب
ایوب کا صبر	موسیٰ کی قوم	محمود کا گھر	مسجد کا دروازہ
			جہنم کی آگ

پچیدہ مرکب اضافی:

ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں مثلاً حامد کے گھر کا دروازہ۔

مندرجہ بالا مرکب اضافی درحقیقت دو مرکبات اضافی کا مجموعہ ہے

(۱) حامد کا گھر

(۲) گھر کا دروازہ

پہلے مرکب اضافی میں ”گھر“ مضاف ہے اور ”حامد“ مضاف الیہ جبکہ دوسرے مرکب اضافی میں ”دروازہ“ مضاف

ہے اور ”گھر“ مضاف الیہ ان دونوں مرکبات میں مشترک ”گھر“ ہے جو پہلی ترکیب میں مضاف ہے اور دوسری ترکیب میں

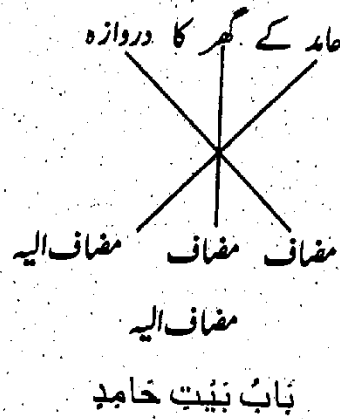
مضاف الیہ جبکہ ”حامد“ اور ”دروازہ“ بالترتیب مضاف الیہ اور مضاف ہیں۔

ان دونوں مرکبات کو ملا کر جب ہم نے ایک مرکب بنایا تو ”حامد“ اور ”دروازہ“ تو مضاف الیہ اور مضاف ہی رہے

جبکہ ”گھر“ مضاف اور مضاف الیہ دونوں حیثیتیں اختیار کر گیا۔

ایسے مرکب اضافی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ بڑا آسان ہے پہلے ہر اسم کی حیثیت معین کر لیں پھر اسکی حیثیت کے مطابق قواعد

کا اطلاق کر دیں۔



عربی میں ترجمہ کریں۔

- (۱) اللہ کے رسول کی دعا
- (۲) اللہ کے فضل کی علامت
- (۳) موت کی یاد کی کثرت

- (۴) بدلے کے دن کا مالک
 (۵) اللہ کے رسول کی اطاعت
 (۶) ابولہب کے دونوں ہاتھ
 (۷) آدم کے بیٹے کے دونوں قدم
 (۸) اللہ کے رسول کی بیٹی کی دعا
 (۹) زید کے گھر کے کمرے کی چابی
 (۱۰) مدینہ کے مسلمانوں کے گھر

نوٹ:- غیر منصرف اسماء جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت جر میں کسرہ یعنی زیر قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ کی مساجد کے دروازے

أَبْوَابُ مَسَاجِدِ اللَّهِ

مرکب اضافی میں ضمائر کا استعمال:

کسی اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو ضمیر کہتے ہیں مثلاً مرکب اضافی زید کی کتاب میں اسم زید کی جگہ اگر میں ضمیر استعمال کروں تو مرکب بنے گا اُس کی کتاب اسی طرح ”تمہاری کتاب“ اور ”میری کتاب“ میں استعمال ہونے والے الفاظ ”تمہاری“ اور ”میری“ بھی ضمائر ہیں آپ اپنے کسی دوست سے مخاطب ہیں کہ میں حامد کے گھر جا رہا تھا۔ وہ اور اس کا دوست راستے ہی میں مجھے مل گئے وہیں سے ہم تمہارے گھر آ گئے۔ مندرجہ بالا جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ ”میں، وہ، اس، مجھے، ہم تمہارے“ ضمائر ہیں۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ کسی ترکیب یا جملے میں اسم کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے اس کے بارے میں وسعت، جنس، عدد اور اعراب کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ضمائر بھی چونکہ اسم ہیں لہذا ضمائر کے بارے میں بھی ہمیں یہ چاروں پہلو معلوم ہونے چاہئیں۔ ضمائر کے بارے میں ہمیں یہ معلوم ہے کہ وہ معرفہ ہیں باقی تین پہلوؤں کو جاننے کے لیے اگر ہم درج ذیل دو چارٹ یاد کر لیں تو ضمائر کو استعمال کرنا ہمارے لیے آسان ہو جائے گا (انشاء اللہ)۔ کسی ترکیب یا جملے میں ہمیں جس ضمیر کی ضرورت پڑے گی ہم ان دو چارٹس میں سے متعلقہ ضمیر استعمال کریں گے۔

ضمائر حالت رفع میں

جمع	معنی	واحد		
هُم	هُمَا	هُوَ	مذکر	غائب 3rd Person
هِنَّ	هُمَا	هِيَ	مؤنث	
أَنْتُمْ	أَنْتُمَا	أَنْتَ	مذکر	حاضر 2nd Person
أَنْتُنَّ	أَنْتُمَا	أَنْتِ	مؤنث	
نَحْنُ	نَحْنُ	أَنَا	مذکر	مؤکلم 1st Person
			مؤنث	

ضمائر حالت نصب اور جر میں

جمع	معنی	واحد		
هُمْ	هُمَا	هُ	مذکر	غائب 3rd Person
هِنَّ	هُمَا	هَا	مؤنث	
كُمْ	كُما	كَ	مذکر	حاضر 2nd Person
كُنَّ	كُما	كِ	مؤنث	
نَا	نَا	ي	مذکر	مؤکلم 1st Person
			مؤنث	

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر کو یاد کرنے کے لئے ہر ضمیر کے ساتھ لفظ "attached" کا استعمال کریں کیونکہ یہ ضمائر زیادہ تر الفاظ کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔

مرکب اضافی میں ضمائر چونکہ مضاف الیہ کے طور پر آتے ہیں اور مضاف الیہ حالت جر میں ہوتا ہے لہذا مرکب اضافی میں حالت جر والے ضمائر استعمال ہونگے مثلاً

زید کی کتاب	اُس کی کتاب
کتاب زید	کتابہ
اُن (دو مذکر) کی کتاب	کتابھُمَا
ان (سب مذکر) کی کتاب	کتابھُم
اُس (ایک مؤنث) کی کتاب	کتابہَا
ان (دو مؤنث) کی کتاب	کتابھُمَا
ان (سب مؤنث) کی کتاب	کتابھُنَّ
تیری (ایک مذکر کی) کتاب	کتابُکَ
تمہاری (دو مذکر کی) کتاب	کتابُکُمَا
تمہاری (سب مذکر کی) کتاب	کتابُکُم
تیری (مؤنث کی) کتاب	کتابُکِ
تمہاری (دو مؤنث کی) کتاب	کتابُکُمَا
تمہاری (سب مؤنث کی) کتاب	کتابُکُنَّ
میری (ایک مذکر/مؤنث کی) کتاب	کتابی
ہماری (دو/سب/مذکر/مؤنث کی) کتاب	کتابِنَا

واحد مذکر غائب کی ضمیر یعنی "ہ":

☆	پیش یا زبر ہو تو ضمیر پر الٹا پیش آتا ہے جیسے	کتابہ، کتابہ
☆	زیر ہو تو ضمیر پر کھڑی زیر آتی ہے جیسے	کتابہ
☆	یائے ساکن ہو تو ضمیر پر زیر آتی ہے جیسے	کتابیہ
☆	کوئی اور حرف ساکن ہو یا الف ہو تو ضمیر پر سیدھا پیش آتا ہے جیسے	کتاباہ، منہ

نوٹ: حالت نصب اور جر کی ضمائر ہنما، ہم اور ہن کو بھی تبدیلی کے ساتھ پڑھا اور لکھا جاتا ہے۔ انکا اصول ہے کہ اگر ان ضمائر سے پہلے

- زیر آجائے یا

- یائے ساکن آجائے

تو انہیں بالترتیب ہنما، ہم اور ہن لکھا اور پڑھا جاتا ہے مثلاً

بہن	بہم	بہما
غلیہن	غلیہم	غلیہما

واحد متکلم کی ضمیر یعنی ”ی“:

واحد متکلم کی ضمیر کو یائے متکلم کہا جاتا ہے اس ضمیر کے متعلق بھی چند اہم باتیں نوٹ کرنے والی ہیں۔

☆ یائے متکلم اپنے ما قبل زیر demand کرتی ہے اسم اس کی یہ demand پوری کرتا لہذا جب بھی مرکب اضافی میں یائے متکلم استعمال ہو تو مرکب اضافی تینوں اعرابی حالتوں میں ایک ہی شکل اختیار کیے ہوتا ہے

حالت رفع کتاب + ی = کتابی

حالت نصب کتاب + ی = کتابی

حالت جر کتاب + ی = کتابی

☆ یائے متکلم کی طرف جب مثنیٰ (نذر مثنیٰ) اور جمع سالم (نذر) مضاف ہو کر آتے ہیں تو یائے متکلم پرز برآتی ہے مثلاً

حالت رفع کتابا + ی = کتابائی

حالت نصب کتابی + ی = کتابائی

حالت جر کتابی + ی = کتابائی

☆ یائے متکلم سے پہلے اگر الف آجائے تو بھی یائے متکلم پرز برآتی ہے مثلاً

عصائی (میری لاشی)

☆ یائے متکلم کو آگے ملائیں تو بھی اس پرز برآتی ہے مثلاً

رَبِّي اللّٰهُ (میرا رب اللہ ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ اُس کا رسول
- ۲۔ اُس کا بندہ
- ۳۔ اُس کی حمد
- ۴۔ ان دو کا گھر
- ۵۔ اس کے دونوں ہاتھ
- ۶۔ اُن سب کے اعمال
- ۷۔ تمہارا دین
- ۸۔ تمہارا حال
- ۹۔ تم دو کا رب
- ۱۰۔ تم سب کا دین
- ۱۱۔ ان سب کا گھر
- ۱۲۔ ہمارا اعمال نامہ
- ۱۳۔ میری قیامت
- ۱۴۔ میری حیات
- ۱۵۔ میری موت (میرا مرنا)
- ۱۶۔ میرا حکم
- ۱۷۔ میری اطاعت
- ۱۸۔ میری نافرمانی
- ۱۹۔ ہمارا رب
- ۲۰۔ تم سب (مؤنٹ) کے صدقات
- ۲۱۔ تم سب کی مائیں

مرکب اضافی میں صفت کا استعمال:

بعض مرکب اضافی ایسے ہوتے ہیں جن میں صفت استعمال ہوتی ہے صفت مضاف کی بھی ہو سکتی ہے، مضاف الیہ کی بھی ہو سکتی ہے اور دونوں کی بھی مثلاً

- (مضاف کی صفت) - اللہ کا باعزت رسول
- (مضاف الیہ کی صفت) - باعزت اللہ کا رسول
- (مضاف، مضاف الیہ دونوں کی صفات) - باعزت اللہ کا باعزت رسول

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ صفت کو نظر انداز کر کے پہلے صرف مرکب اضافی کا ترجمہ کر لیں اب اس کے آگے صفت لگائیں جو اسم کے چاروں پہلوں کی لحاظ سے اپنے موصوف کے مطابق ہو۔

(۱) اللہ کا باعزت رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمُ

یہاں الْكَرِيمُ مضاف رَسُوْلٌ کی صفت ہے جو اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے موصوف کے مطابق ہے۔

(۲) باعزت اللہ کا رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمِ

یہاں الْكَرِيمِ مضاف الیہ اللہ کی صفت ہے اور اسم کے چاروں پہلوں کے اعتبار سے اپنے موصوف کے مطابق ہے۔

(۳) باعزت اللہ کا باعزت رسول

رَسُولُ اللَّهِ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ

ایسی تراکیب میں پہلے صفت اس اسم کی آئے گی جو قریب ہوگا اور وہ مضاف الیہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ استاد کا نیک شاگرد

۲۔ محنتی استاد کا شاگرد

۳۔ اللہ کی عظیم نعمت

۴۔ عظیم اللہ کی نعمت

۵۔ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ

۶۔ نیک مومنوں کے دل

۷۔ محنتی استانی کا نیک شاگرد

مرکب اضافی میں اشارہ کا استعمال:

بعض مرتبہ مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ کی طرح اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے مثلاً

لڑکے کی یہ کتاب (مضاف کی طرف اشارہ)
اس لڑکے کی کتاب (مضاف الیہ کی طرف اشارہ)

ایسے مرکبات کا عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اشارہ مضاف کی طرف ہے یا مضاف الیہ کی طرف پھر

☆ اگر اشارہ مضاف کی طرف ہو تو مرکب اضافی کے آخر میں لگا دیں
☆ اگر اشارہ مضاف الیہ کی طرف ہو تو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لگا دیں
یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ اسم اشارہ اپنے مشارک الیہ کے مطابق استعمال ہوتا ہے۔
لڑکے کی یہ کتاب اس لڑکے کی کتاب
کتابُ الولدِ هَذَا کتابُ هذا الولدِ

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ اس سکول کا لڑکا
- ۲۔ سکول کی یہ لڑکی
- ۳۔ اس گھر کا رب
- ۴۔ میری یہ قمیض (قمیص)
- ۵۔ میرے استاد کی یہ گاڑی (سٹیارة)
- ۶۔ تمہارا یہ بھائی
- ۷۔ لڑکے کی وہ سائیکل (ذراجة)
- ۸۔ نیک معلمہ کا یہ لڑکا
- ۹۔ میرے بھائی کا وہ گھر
- ۱۰۔ شہر کی یہ مساجد

﴿مرکب جاڑی﴾

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کو حالت جر میں لے جاتے ہیں انہیں حروف جاڑہ کہتے ہیں۔ جو اسم حالت جر میں ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ جاڑ اور مجرور ملکر مرکب جاڑی بناتے ہیں۔
عربی زبان میں استعمال ہونے والے حروف جاڑہ کی تعداد ۷ ہے ہم ان میں سے قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف کا مطالعہ کریں گے جو درجہ ذیل ہیں۔

(۱) **ب:** یہ حرف اردو میں ”کے ساتھ“ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً بِالْحَقِّ (حق کے ساتھ)

بِالْقَلَمِ . بِنَصْرِ اللَّهِ . بِإِذْنِ اللَّهِ . بِسْمِ اللَّهِ . بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ .
بِإِعْمَانِ رَبِّكَ

(۲) **ت:** (قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ مخصوص ہے) تَاللَّهِ (اللہ کی قسم)

(۳) **و:** (یہ بھی قسم کے لئے استعمال ہوتا ہے) وَاللَّهِ (اللہ کی قسم)

وَالشَّمْسِ . وَالْقَمَرِ . وَالنَّهَارِ . وَاللَّيْلِ . وَالسَّمَاءِ . وَالْأَرْضِ . وَالتَّيْنِ وَالتَّيْتُونَ .
وَالطَّارِقِ . وَالْعَصْرِ . وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ . وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ . وَرَبِّي

(۴) **ك:** (کی طرح۔ کی مانند۔ کے جیسا۔ like) كَالْقَمَرِ (چاند کی طرح۔ چاند جیسا)

كَالْجَمَارِ . كَالْجَبَالِ . كَالْجِجَارَةِ . كَالْأَنْعَامِ . كَالْمَجْرِمِينَ . كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ .
كَغَضَبِ مَا كُوِّنَ . كَالْفَرَاشِ الْمَبْتُوثِ . كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ . كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ .

(۵) **فِي:** (میں In) فِي الْبَيْتِ (گھر میں)

فِي الْمَسْجِدِ . فِي الْكِتَابِ . فِي الْعُرْفَةِ . فِي الْجَنَّةِ . فِي جَهَنَّمَ . فِي النَّيْلِ . فِي النَّهَارِ

فِي الْأَرْضِ . فِي السَّمَوَاتِ . فِي الْقُرْآنِ . فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ . فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

فِي دِينِ اللَّهِ . فِي أَمَانِ اللَّهِ . فِي رَحْمَتِهِ . فِي أَمْوَالِكُمْ . فِي الصُّحُفِ الْأُولَى .

فِي لَوْحٍ مَّخْفُوظٍ . فِي صُدُورِ النَّاسِ . فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ .

(۶) **مِنْ اور عَنْ:** (From) مِنْ مَكَّةَ (مکہ سے)

مِنْ الْمَدِينَةِ . مِنَ الْبَيْتِ . مِنَ الْمَسْجِدِ . مِنَ السَّمَاءِ . مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ . مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ . مِنْ شَرِّ خَاسِدٍ .

لوث: مِنْ كُنُونِ سَاكِنِ كَوَاكِبِ الْمَلَائِكَةِ لِيَعْرِضَ زَبْرَدِي جَاتِي هِيَ۔

عَنْ أَنَسٍ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنْ الْفُحْشَاءِ . عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ .

(۸) **الی:** (تک۔ کی طرف To, towards) الی جنبیل (کسی پہاڑ کی طرف)

الی البیت۔ الی السوق۔ الی الابل۔ الی السماء۔ الی الجبال۔ الی الارض۔
الی المسجد الاقصى۔ الی ذکر اللہ۔

(۹) **علی:** (پر On - At) علی الكرسي (کرسی پر)

علی العرش۔ علی العالمین۔ علی قلوبہم۔ علی سمعہم۔ علی ابصارہم۔

(۱۰) **حتى:** (تک Till) حتی حین (ایک مقرر وقت تک)

حتى مطلع الفجر۔

(۱۱) **لام جارہ:** (کے لئے For) لزيد (زيد کے لیے)

لولد۔ لبشر۔ لرجل۔

نوٹ: لام جارہ جب معرف باللام اسم پر داخل ہوتا ہے تو اسم کا ہمزہ الوصل لکھنے میں بھی نہیں آتا۔

للولد۔ للرجل۔ للذکر۔ للمتقين۔ للكافرين۔ لا مريم اللہ۔

نوٹ: لام جارہ ملکیت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اس وقت اسے لام تملیک یعنی مالک بنانے والی لام کہتے ہیں مثلاً

للہ ملک السموات والارض اور

للہ خزائن السموات والارض

میں اللہ کا ترجمہ ”اللہ کا“ کرنا زیادہ مناسب ہے

کچھ حروف جارہ ضمائر کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں چونکہ حروف جارہ اسم کو تردیہ ہیں لہذا ان کے ساتھ جو ضمائر استعمال ہو گئے وہ حالت جروالے ہو گئے۔ حروف جارہ کا ضمائر کے ساتھ استعمال درج ذیل ہے

جمع	مثنی	واحد		
بہم	بہما	بہ	مذکر	غائب 3rd Person
بہن	بہما	بہا	مؤنث	
بکم	بکما	بک	مذکر	حاضر 2nd Person
بکن	بکما	بک	مؤنث	
	بنا	بني	مذکر	مواکم 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنیٰ	واحد		
مَنْهُمْ	مَنْهُمَا	مَنْهٖ	ذکر	غائب 3rd Person
مَنْهٗنَّ	مَنْهُمَا	مَنْهَا	مؤنث	
مِنْكُمْ	مِنْكُمَا	مِنْكَ	ذکر	حاضر 2nd Person
مِنْكُنَّ	مِنْكُمَا	مِنْكَ	مؤنث	
	مِنَا	مِینِی	ذکر	مستقیم 1st Person
			مؤنث	

نوٹ: حروف جار عن کو مین پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

جمع	مثنیٰ	واحد		
			ذکر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
			ذکر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
			ذکر	مستقیم 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنیٰ	واحد		
الْيَهُمَّ	الْيَهُمَا	إِيَّهِ	مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
الْيَهُنَّ	الْيَهُمَا	إِيَّهَا	مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
الْيَكُمُ	الْيَكُنَا	إِيَّاكَ	مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	
الْيَكُنَّ	الْيَكُنَا	إِيَّاكَ	مذكر	مؤنث
			مؤنث	
إِيَّاكَ		إِيَّاكَ	مذكر	مؤنث
			مؤنث	

نوٹ: حروف جار علیٰ کواالیٰ پر قیاس کرتے ہوئے مشق کریں

جمع	مثنیٰ	واحد		
			مذكر	غائب 3rd Person
			مؤنث	
			مذكر	حاضر 2nd Person
			مؤنث	
			مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	
			مذكر	مؤنث
			مؤنث	

جمع	مثنیٰ	واحد		
فِيهِمْ	فِيهِمَا	فِيهِ	مذكر	غائب 3rd Person
فِيهِنَّ	فِيهِمَا	فِيهَا	مؤنث	
فِيكُمْ	فِيكُمَا	فِيكَ	مذكر	حاضر 2nd Person
فِيكُنَّ	فِيكُمَا	فِيكَ	مؤنث	
فِينَا		فِي	مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	

جمع	مثنیٰ	واحد		
لَهُمْ	لَهُمَا	لَهُ	مذكر	غائب 3rd Person
لَهُنَّ	لَهُمَا	لَهَا	مؤنث	
لَكُمْ	لَكُمَا	لَكَ	مذكر	حاضر 2nd Person
لَكُنَّ	لَكُمَا	لَكَ	مؤنث	
لَنَا		لِي	مذكر	مستقيم 1st Person
			مؤنث	

لام جارہ اور ضمائر:

لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم کے
عربی زبان میں کسی اسم، فعل، حرف پر زور دینے کے لیے ایک زبر والا لام استعمال کیا جاتا ہے جیسے لام تاکید کہتے ہیں لام تاکید اسم کی
اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتا۔

(اسم کے ساتھ)	لَزَيْدٌ . لَكُنُودٌ . لَشَدِيدٌ
(فعل کے ساتھ)	لَيَنْصُرُنَّ . لَتَسْنُنَنَّ . لَتَكُونَنَّ
(حرف کے ساتھ)	لَفِي

ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے والے لام جارہ اور لام تاکید کی پہچان:

ہم پڑھ آئے ہیں کہ لام جارہ جب ضمائر پر داخل ہوتا ہے تو زبر والا ہوتا ہے سوائے واحد متکلم جبکہ لام تاکید ہوتا ہی زبر والا ہے
تو ضمائر کے ساتھ استعمال ہونے پر لام جارہ اور لام تاکید کا فرق کس طرح ہوگا؟
اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے۔

زبر والے لام کے ساتھ اگر حالت رفع والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام تاکید ہے اور اگر جر والی ضمیر استعمال ہو تو وہ لام جارہ ہے مثلاً

لَهُو	نِ	+	هُوْ	=	لام تاکید
لَهُ	نِ	+	هُ	=	لام جارہ
لَهِی	نِ	+	هِی	=	لام تاکید
لَهَا	نِ	+	هَا	=	لام جارہ

﴿ مرکب تام ﴾

تام کے معنی ہیں ”مکمل“

دو یا دو سے زائد الفاظ کا ایسا مرکب جس میں بات پوری ہو جائے مرکب تام کہلاتا ہے مرکب تام کو جملہ بھی کہتے ہیں جس جملے کی ابتداء اسم سے ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ:

عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں جملہ فعل کے بغیر بھی بن جاتا ہے اور چونکہ ہم نے ابھی تک صرف اسم پڑھا ہے لہذا ہم اسماء کے مرکب سے ہی جملہ بنائیں گے۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء معلوم کرنے کے لیے درج ذیل جملے پر غور کریں۔

لڑکا نیک ہے

جملہ پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے دو اجزاء ہیں ایک لڑکا جس سے جملہ شروع ہو رہا ہے اور جسکے متعلق بات کہی

جاری ہے جبکہ دوسرا جزو ہے ”نیک ہے“ یعنی وہ بات جو کہی جا رہی ہے۔

انگریزی گرامر میں انہیں بالترتیب Subject اور Predicate کہتے ہیں۔

عربی میں جسکے متعلق بات کہی جائے اسے مبتداء کہتے ہیں اور جو بات کہی جائے اسے خبر کہتے ہیں، عربی کے جملہ اسمیہ میں

عام طور پر مبتداء پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں۔ عربی میں ہے، ہوں یا ہیں کے لیے الفاظ موجودہ نہیں ہیں۔ الفاظ کو ایک خاص ترکیب

میں لانے سے یہ مفہوم از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ اردو سے عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے جملہ اسمیہ میں سب سے پہلے مبتداء اور خبر کا تعین

کر لیں پھر مبتداء اور خبر کے قواعد لاگو کرتے ہوئے جملہ کو مکمل کریں۔

مبتداء اور خبر کے قواعد:

☆ وسعت کے لحاظ سے مبتداء عام طور پر معرفہ اور خبر عام طور پر نکرہ ہوتی ہے

☆ اعراب کے لحاظ سے مبتداء اور خبر دونوں حالت رفع میں ہوتے ہیں

☆ جنس اور عدد کے لحاظ سے خبر مبتداء کے مطابق ہوتی ہے

مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھتے ہوئے ”لڑکا نیک ہے“ کا ترجمہ کریں

لڑکا / نیک ہے

مبتداء خبر

أَلْوَلَدُ صَالِحٌ

☆ طریقہ کار ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اس طرح ہوگا

- ۱۔ لڑکی نیک ہے الْبِنْتُ صَالِحَةٌ
- ۲۔ دو لڑکے نیک ہیں الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
- ۳۔ دو لڑکیاں نیک ہیں الْبِنْتَانِ صَالِحَتَانِ
- ۴۔ لڑکے نیک ہیں الْوِلْدَانِ صَالِحُونَ
- ۵۔ لڑکیاں نیک ہیں الْبَنَاتُ صَالِحَاتٌ
- ۶۔ قلم نئے ہیں الْأَقْلَامُ جَدِيدَةٌ
- ۷۔ کتابیں پرانی ہیں الْكُتُبُ قَدِيمَةٌ

نوٹ: مبتداء جب غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی خبر عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ اللہ رحم کرنے والا ہے
- ۲۔ محمد رسول ہیں
- ۳۔ قرآن حق ہے
- ۴۔ مسجد وسیع ہے
- ۵۔ کمرہ بڑا ہے
- ۶۔ زمین وسیع ہے
- ۷۔ دو لڑکے سچے ہیں
- ۸۔ منافق جھوٹے ہیں
- ۹۔ دو لڑکیاں محنتی ہیں
- ۱۰۔ عورتیں نیک ہیں

- ☆ ضمائر اور اسمائے اشارہ چونکہ معرفہ ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مبتداء بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
- ۱۔ وہ نیک ہے
 - ۲۔ وہ دونوں سچے ہیں
 - ۳۔ وہ (سب) برابر ہیں
 - ۴۔ وہ معطلہ ہے
 - ۵۔ وہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
 - ۶۔ وہ (سب مؤنث) عبادت گزار ہیں
 - ۷۔ تم یوسف ہو
 - ۸۔ تم (سب) مسلمان ہو
 - ۹۔ تو فاطمہ ہے
 - ۱۰۔ میں محنتی ہوں
 - ۱۱۔ ہم مومن ہیں
 - ۱۲۔ یہ قلم ہے
 - ۱۳۔ وہ کرسی ہے
 - ۱۴۔ یہ دونوں جادوگر ہیں
 - ۱۵۔ وہ دونوں ذہین ہیں
 - ۱۶۔ وہ قلاح پانے والے ہیں
 - ۱۷۔ یہ پتکھا ہے
 - ۱۸۔ وہ جھوٹی ہیں
 - ۱۹۔ یہ دونوں (مؤنث) محنتی ہیں
 - ۲۰۔ وہ جادوگر ہیں

- ۶۔ اللہ متقیوں کا ولی ہے
- ۷۔ نماز وین کا ستون ہے
- ۸۔ نماز مومن کی معراج ہے
- ۹۔ دنیا کا سامان قلیل ہے
- ۱۰۔ دعا عبادت کا مغز ہے
- ۱۱۔ دنیا مومن کی قید اور کافر کی جنت ہے
- ۱۲۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
- ۱۳۔ روزہ ایک ڈھال ہے
- ۱۴۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے
- ۱۵۔ اللہ بدلے لے کا دن کا مالک ہے
- ۱۶۔ اللہ تمام جہانوں کا مالک ہے
- ۱۷۔ یہ کتاب نئی ہے
- ۱۸۔ حامد کا یہ قلم پرانا ہے
- ۱۹۔ اللہ کے نیک بندے ہیں
- ۲۰۔ وہ چنگھا پرانا ہے
- ۲۱۔ یہ زید کے لڑکے ہیں
- ۲۲۔ یہ دونوں زید کے لڑکے ہیں
- ۲۳۔ حامد اور زید نیک ہیں
- ۲۴۔ فاطمہ اور زید نیک ہیں

نوٹ: مبتداء اگر ایک سے زائد ہوں اور مختلف الجنس ہوں تو خبر مذکر آئے گی۔

درج ذیل پیرا گراف کا عربی میں ترجمہ کریں۔

اللہ ہمارا رب ہے۔ وہ ہمارا خالق ہے۔ ہم اس کے بندے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ محمد ہمارے نبی ہیں۔ وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ اور زینب ان کی بیٹیاں ہیں۔ ابو بکر اور عمر آپ ﷺ کے سر ہیں۔ عثمان اور علی آپ ﷺ کے داماد ہیں۔

﴿ جملہ اسمیہ میں متعلق خبر ﴾

بعض اوقات جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کے علاوہ ایک تیسرا جزو ہوتا ہے جیسے متعلق خبر کہا جاتا ہے مثلاً آدمی گھر میں موجود ہے مذکورہ جملے میں ”آدمی“ مبتدا ”موجود ہے“ خبر اور ”گھر میں“ متعلق خبر ہے عربی میں ترتیب کے لحاظ سے متعلق خبر عموماً خبر کے بعد ہی آتا ہے۔

الرَّجُلُ مُوجُودٌ فِي الْبَيْتِ

علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

نوٹ: بعض مرتبہ متعلق خبر کو خبر سے پہلے لے آتے ہیں مثلاً

اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

۲۔ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔

۳۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں۔

۴۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔

۵۔ احسان کی روش اختیار کرنے والا خیر سے قریب ہوتا ہے اور شر سے دور ہوتا ہے۔

☆ بعض مرتبہ جملہ اسمیہ میں خبر موجود نہیں ہوتی اس صورت میں متعلق خبر اسکی جگہ لے لیتا ہے اسی صورت میں متعلق خبر کو قائم

مقام خبر یا صرف خبر کہتے ہیں۔

الرَّجُلُ فِي الْبَيْتِ

آدمی گھر میں ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ

جنت متقیوں کے لئے ہے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ

جہنم کافروں کے لئے ہے

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

حیا ایمان میں سے ہے

الْإِنْسَانُ فِي خُسْرٍ

انسان خسارے میں ہے

بَيْتِي أَمَامَ الْمَسْجِدِ

میرا گھر مسجد کے سامنے ہے

☆ بعض مرتبہ قائم مقام خبر کو مبتداء سے مقدم کر دیا جاتا ہے جس سے جملے میں ایک طرح کی تاکید پیدا ہو جاتی ہے مثلاً

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے
 لِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں
 اَلَيْسَا مَرْجِعُكُمْ تمہارا لوٹنا ہماری ہی طرف ہے

نوٹ: جار مجرور اور ظرف جملہ اس میں خبر تو بن سکتے ہیں لیکن مبتداء نہیں عربی زبان میں کوئی جملہ جار مجرور یا ظرف سے شروع ہو رہا ہو تو اسکے بعد آنے والا اسم (خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب) مبتداء ہوتا ہے اگرچہ کمرہ ہو

☆ مبتداء کو کمرہ لانے کے لیے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے اور اسے مؤخر کر دیا جاتا ہے مثلاً

فِي الْبَيْتِ زَجَلٌ (گھر میں ایک آدمی ہے)
 مَعَ الْعُسْرِ يُسْرٌ (تنگی کے ساتھ آسانی ہے)
 فِي الْجَسَدِ مُضَغَةٌ (جسم میں ایک لوتھڑا ہے)

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

عَلَى قُلُوبِهِمْ غِشَاوَةٌ

فِي الصَّلٰحِ خَيْرٌ

اَمَامَ الْمَسْجِدِ شَجْرَةٌ

فِي الْفَسَادِ شَرٌّ

فِي حَيَاةِ الرَّسُوْلِ اُسُوَةٌ

لِيْ اَخٌ

فِي بَيْتِيْ حَدِيْقَةٌ

فِي عُرْفَتِيْ مَرْوَحَةٌ جَمِيْلَةٌ

﴿ جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنا ﴾

جملہ اسمیہ میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے عموماً جملے کے شروع میں لفظ ”اِنَّ“ کا اضافہ کرتے ہیں جس کے معنی ”بے شک یاقیناً“ ہیں جملہ اسمیہ پر جب ”اِنَّ“ داخل ہوتا ہے تو جملہ اسمیہ میں ایک اعرابی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے وہ یہ کہ جملہ اسمیہ کا مبتدا حالت نصب میں چلا جاتا ہے مثلاً

زید نیک ہے زید ”صالح“

بیشک زید نیک ہے اِنَّ زیداً صالح“

جملہ اسمیہ پر ”اِنَّ“ کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا ”اِنَّ کا اسم“ اور خبر ”اِنَّ کی خبر“ کہلاتی ہے مندرجہ ذیل جملوں پر ”اِنَّ“ داخل کر کے ترجمہ کریں

- | | | | |
|-----|-----------------------------------|-----|--|
| ۱۔ | اَللّٰهُ غَفُوْرٌ | ۲۔ | الرّٰجُلَانِ صٰلِحَانِ |
| ۳۔ | اَلْمُعَلِّمُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ | ۳۔ | اَلْبِنْتَانِ صٰدِقَتَانِ |
| ۵۔ | النِّسَاءُ مُؤْمِنَاتٌ | ۶۔ | هُوَ صٰدِقٌ |
| ۷۔ | هُمُ كٰذِبُوْنَ | ۸۔ | هِيَ مُجْتَهِدَةٌ |
| ۹۔ | اَنْتَ اٰمِنٌ | ۱۰۔ | اَنْتَ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ |
| ۱۱۔ | اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ | ۱۲۔ | اَنَا مُسْلِمٌ |
| ۱۳۔ | نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ | ۱۳۔ | فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ |
| ۱۵۔ | لِيْ جَارَانِ | ۱۶۔ | صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَخْيَايْ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ |
| ۱۷۔ | هَذِهِ تَذْكِرَةٌ | | رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ |
| ۱۸۔ | خَيْرُ الْخَبِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ | ۱۹۔ | كِتٰبِيْ جَدِيْدٌ |
| ۲۰۔ | لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ | | |

عربی میں ترجمہ کریں۔

- | | |
|--|------------------------------------|
| ۱۔ علم نافع ہے | ۲۔ یقیناً علم نافع ہے |
| ۳۔ اللہ کی مدد قریب ہے | ۴۔ بیشک اللہ کی مدد قریب ہے |
| ۵۔ تیرے رب کی پکڑ سخت ہے | ۶۔ یقیناً تیرے رب کی پکڑ سخت ہے |
| ۷۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے | ۸۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے |
| ۹۔ یقیناً کافر جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے ہیں | ۱۰۔ یقیناً وہ نیک ہے |
| ۱۱۔ بے شک تم ذہین ہو | ۱۲۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں |
| ۱۳۔ میں اللہ کا بندہ ہوں | ۱۴۔ یقیناً میں مسلمانوں میں سے ہوں |
| ۱۵۔ یقیناً یہ دونوں جادوگر ہیں | |

☆ اِنَّ كِي خبر پر لام تاكيد داخل کرنے سے جملہ میں مزید تاكيد پيدا ہو جاتی ہے

الشِّرْكَ ظَلَمٌ عَظِيمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ ظَلَمٌ عَظِيمٌ

اِنَّ الشِّرْكَ لَظَلَمٌ عَظِيمٌ

مندرجہ ذیل جملوں پر اِنَّ اور لام تاكيد کا استعمال کریں

۱۔ بَطْشُ رَبِّكَ شَدِيدٌ

۲۔ الْمُنَافِقُونَ كَاذِبُونَ

۳۔ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۔ اَنْتَ رَسُوْلُهُ

۵۔ الْاِنْسَانُ فِيْ خُسْرٍ

۶۔ الْاَبْرَارُ فِيْ نَعِيْمٍ

۷۔ الْفُجَّارُ فِيْ جَحِيْمٍ

۸۔ الْاِنْسَانُ لِرَبِّهِ كَنُوْدٌ

۹۔ هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ شٰهِيْدٌ

۱۰۔ هُوَ لِحَبِّ الْخَيْرِ شَدِيْدٌ

۱۱۔ رَبُّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيْرٌ

۱۲۔ هٰذَا فِي الصُّحُفِ الْاُولٰى

﴿ حروف مشبہ بالفعل ﴾

عربی زبان میں چھ حروف ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اس کے مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں جبکہ خبر اپنی اصلی حالت میں ہی رہتی ہے۔ انہیں حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں، ان میں سے ایک حرف ”اِنَّ“ کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں لہذا باقی حروف کے عمل کو سمجھنے میں ہمیں مشکل نہیں ہوگی۔

ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) اِنَّ (بے شک۔ یقیناً)

اس کے بارے میں ہم تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

(۲) اَنْ (بے شک۔ یقیناً)

اِنَّ عام طور پر جملے کے شروع میں آتا ہے جبکہ اَنْ جملے کے درمیان میں

☆ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۳) كَاَنَّ (گویا کہ)

یہ حروف تشبیہ کی لئے استعمال ہوتا ہے، حرف جار ”ك“ کے مقابلے میں اسکی تشبیہ قوی تر ہوتی ہے۔

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

كَاَنَّ الْوَلَدُ قَمَرٌ (گویا کہ بچہ چاند ہے)

(۴) لَكِنَّ (لیکن)

عام طور پر دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے

☆ بے شک قرآن واضح ہے لیکن کافر جاہل ہیں

اِنَّ (الْقُرْآنَ بَيِّنٌ) لَكِنَّ (الْكَافِرُوْنَ جَاهِلُوْنَ)

اِنَّ الْقُرْآنَ بَيِّنٌ لَكِنَّ الْكَافِرِيْنَ جَاهِلُوْنَ

☆ زید عالم ہے لیکن اسکا بیٹا جاہل ہے

زَيْدٌ عَالِمٌ لَكِنَّ اَبْنَهُ جَاهِلٌ

☆ آدمی امیر ہے لیکن (وہ) بخیل ہے

الرَّجُلُ غَنِيٌّ لَكِنَّهُ بَخِيْلٌ

☆ لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہے لیکن انکی اکثریت غافل ہے

وَقْتُ حِسَابِ النَّاسِ قَرِيْبٌ لَكِنَّ اَكْثَرَهُمْ غَافِلُوْنَ

(۵) لَيْتَ (کاش)

تمنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

☆ کاش اسلام غالب ہو

لَيْتَ الْإِسْلَامَ غَالِبٌ

☆ کاش صحت دائمی ہوتی

لَيْتَ الصَّحَّةَ دَائِمَةً

☆ کاش اس کا باپ زندہ ہوتا

لَيْتَ أَبَاهُ حَيًّا

(۶) لَعَلَّ (شاید تاکہ)

امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے اندیشے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

☆ شاید زید سچا ہو

لَعَلَّ زَيْدًا صَادِقٌ

☆ شاید زید بیمار ہو

لَعَلَّ زَيْدًا مَرِيضٌ

نوٹ: یاد رہے حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو حالت نصب میں لے جاتے ہیں اور اب جملہ اسمیہ کا مبتدا ان

حروف کا اسم اور خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔

اگر ان حروف کے ساتھ ”نما“ زائدہ لگ جائے تو وہ ان حروف کا اثر ختم کر دیتی ہے یعنی ان کا عمل روک دیتی ہے یہ

مَا كَا فَه کہلاتی ہے یعنی عمل روک دینے والی نما۔

یہ ”نما“ ان حروف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہے جیسے

إِنَّمَا - أَنَّمَا - لَيْتِنَّمَا - وَغَيْرُهُ -

﴿ إِنَّمَا الْآغْمَانُ بِالْبَيْتَاتِ ﴾

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾

﴿ إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴾

﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكَّرٌ ﴾

﴿ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ ﴾

﴿ إِنَّمَا هَذِهِ الْخَيْرَةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ﴾

﴿جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر کا مفہوم پیدا کرنا﴾

جملہ اسمیہ میں تخصیص یا حصر یعنی ”ہی“ کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے

☆ مبتدا اور خبر کے درمیان حالت رفع والی ضمیر لائیں جو مبتدا کے مطابق ہو۔

☆ خبر کو معرفہ بنا دیں (اگر معرفہ نہ ہو) مثلاً

(۱) **اللَّهُ غَفُورٌ**

(i) اللَّهُ هُوَ غَفُورٌ

(ii) اللَّهُ هُوَ الْغَفُورُ (اللہ ہی بخشنے والا ہے)

(۲) **الْقُرْآنُ حَقٌّ**

(i) الْقُرْآنُ هُوَ حَقٌّ

(ii) الْقُرْآنُ هُوَ الْحَقُّ (قرآن ہی حق ہے)

درج ذیل جملوں میں حصر کا مفہوم پیدا کریں

(۱) أُولَئِكَ مُفْلِحُونَ

(۲) الْكَافِرُونَ ظَالِمُونَ

(۳) أَصْحَابُ الْجَنَّةِ فَايْزُونَ

(۴) هَذَا كِتَابُكَ

(۵) الْأَخْرَةُ دَارُ الْقَرَارِ

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) یقیناً اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

(۲) یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے

(۳) یقیناً وہ ہی سننے والا جاننے والا ہے

(۴) یقیناً وہ ہی بے وقوف ہیں

(۵) یقیناً وہ ہی فساد کرنے والے ہیں

(۶) (اللہ نے فرمایا) یقیناً میں ہی اللہ ہوں

مندرجہ ذیل جملے میں حصر کا مفہوم پیدا کر کے اِنَّ اور لام تاکید کا اضافہ کریں

الْأَخْرَةُ الْآخِرَةُ حَيَوَانٌ (آخری گھر (آخرت کا گھر) زندگی ہے)

﴿جملہ اسمیہ کو منفی بنانا﴾

جملہ اسمیہ میں نفی کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے اس کے شروع میں زیادہ تر ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کا اضافہ کرتے ہیں ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے مثلاً

زَیْدٌ صَالِحٌ (زید نیک ہے)

مَا لَیْسَ (زَیْدٌ صَالِحٌ)

مَا زَیْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

لَیْسَ زَیْدٌ صَالِحًا _____ زید نیک نہیں ہے

الرَّجُلُ طَوِيْلٌ (آدمی لمبا ہے)

لَیْسَ الرَّجُلُ طَوِيْلًا (آدمی لمبا نہیں ہے)

هَذَا بَشَرٌ (یہ بشر ہے)

مَا هَذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے)

عربی سیکھنے کی اس Stage پر ”لَیْسَ“ کا استعمال صرف اس وقت کریں جب متبدا

☆ واحد مذکر ہو

☆ ضمیر نہ ہو

جملہ اسمیہ پر ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کے داخل ہونے کے بعد جملہ اسمیہ کا مبتدا اور خبر بالترتیب ”ما“ یا ”لَیْسَ“ کا اسم اور خبر کہلاتے ہیں۔

”ما“ یا ”لَیْسَ“ کی خبر پر حرف جار ”بِ“ کے داخل ہونے سے خبر حالت جر میں چلی جاتی ہے اور منفی جملے میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

مَا اللّٰهُ غَافِلٌ (اللہ غافل نہیں ہے)

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ (اللہ ہرگز غافل نہیں ہے)

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) لڑکا محنتی نہیں ہے
- (۲) لڑکا بالکل محنتی نہیں ہے
- (۳) وہ ہرگز مومن نہیں ہے
- (۴) دو لڑکیاں سچی نہیں ہیں
- (۵) لڑکے نیک نہیں ہیں
- (۶) وہ (اشارہ) ہرگز مومن نہیں ہیں
- (۷) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں
- (۸) تم ہرگز مجنوں نہیں ہو
- (۹) عورتیں جھوٹی نہیں ہیں
- (۱۰) طالبات حاضر نہیں ہیں

جملہ اسمیہ پر حرف ”لا“ داخل کرنے سے بھی نفی کا مفہوم پیدا ہوتا ہے اور ”لا“ بھی وہی عمل کرتا ہے جو ”ما“ اور ”لیسن“ کرتے ہیں لیکن ”ما“ اور ”لا“ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ ”لا“ کا اسم ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے

لا وُلْدٌ صَالِحًا (کوئی لڑکا نیک نہیں ہے)

لا رَجُلٌ مُّجْتَهِدًا (کوئی آدمی محنتی نہیں ہے)

﴿ لائے نفی جنس ﴾

اگر لا کے بعد کوئی نکرہ اسم بغیر ثنویں کے حالت نصب میں نظر آئے تو اس اسم کی پوری جنس کی نفی ہو جاتی ہے یہ لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔ اردو میں اس لا کا ترجمہ درج ذیل انداز میں کیا جاسکتا ہے۔

- (۱) کوئی _____ ہی نہیں
- (۲) کسی قسم کا _____ ہے ہی نہیں
- (۳) کوئی بھی _____ نہیں
- ﴿ لا رَيْبَ فِيهِ ﴾
- ﴿ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ لا خَالِقَ إِلَّا اللَّهُ لا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ﴾
- ﴿ لا أَكْرَاهُ فِي الذِّينِ ﴾
- ﴿ لا مَانِعَ لِمَا عَطَيْتَ وَلا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ ﴾
- ﴿ لا مُضِلُّ لَهُ ﴾
- ﴿ لا هَادِي لَهُ ﴾
- ﴿ لا يَسْهَلُ ﴾

جملے میں زور پیدا کرنے کا ایک اور انداز:

ہم کہتے ہیں عبادت کے لائق اللہ ہے تو یہ ایک سادہ سی خبر ہے، لیکن جب ہم کہتے ہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے تو یہ خبر تو وہی رہتی ہے مگر بات کا لہجہ بدل جاتا ہے، عربی زبان میں یہ اسلوب درج ذیل طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔

- (۱) مَا _____ إِلَّا _____
- (۲) لَا _____ إِلَّا _____
- (۳) اِنْ _____ اِلَّا _____
- ﴿ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ﴾
- ﴿ لا إِلَهَ اِلَّا اللَّهُ ﴾
- ﴿ اِنْ هَذَا اِلَّا ذِكْرٌ ﴾

حروفِ ندا

ندا کے معنی ہیں "بلانا یا پکارنا" ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً اردو میں "اے لڑکے" اور "ارے بھائی"

کسی کو پکارنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں انہیں حروفِ ندا کہتے ہیں اور جسکو پکارا جائے وہ منادی کہلاتا ہے جیسے "اے لڑکے" میں "اے" حرفِ ندا ہے اور "لڑکا" منادی۔ عربی میں پکارنے کے لیے زیادہ تر حرف "یا" استعمال ہوتا ہے۔

حرفِ ندا یا کے استعمال کی مختلف صورتیں:

(۱) منادی اگر مفرد لفظ ہو جیسے زید، نار، مریم، ابراہیم، موسیٰ تو جن اسماء پر تین آتی ہے انکی تین ختم ہو جاتی ہے۔

یا + زید = یا زید (اے زید)

یا + نار = یا نار (اے آگ)

یا + مریم = یا مریم (اے مریم)

یا + ابراہیم = یا ابراہیم (اے ابراہیم)

یا + موسیٰ = یا موسیٰ (اے موسیٰ)

(۲) منادی اگر معرف بالام ہو جیسے "الرَّجُلُ"، "الْبِنْتُ" تو مکر کے لیے حرفِ ندا اور منادی کے درمیان "اَيْهَا" اور مؤنث کے لیے "اَيْتِهَا" کا اضافہ کرتے ہیں۔

مؤنث	مذکر
یا + أَلْبِنْتُ = یا اَيْتِهَا الْبِنْتُ	یا + الرَّجُلُ = یا اَيْهَا الرَّجُلُ
یا + الطِّفْلَةُ = یا اَيْتِهَا الطِّفْلَةُ	یا + النَّبِيُّ = یا اَيْهَا النَّبِيُّ
یا + النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ = یا اَيْتِهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ	یا + الْاِنْسَانُ = یا اَيْهَا الْاِنْسَانُ

(۳) منادی اگر مرکب اضافی ہو جیسے عَبْدُ اللَّهِ، أُخْتُ هُرُونَ، تو حرفِ ندا مضاف کو حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

یا + عَبْدُ اللَّهِ = یا عَبْدُ اللَّهِ

یا + أُخْتُ هُرُونَ = یا أُخْتُ هُرُونَ

یا + رَبُّنَا = یا رَبُّنَا

نوٹ: عربی میں میم مشدد (مّ) بھی حرف ندا ہے لیکن

☆ منادی کے بعد آتا ہے

☆ صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے (اسلام سے پہلے بھی اور آج بھی)

اللَّهُ + مّ = اللَّهُمّ

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے آسمانوں اور زمین کے رب

۲۔ اے جیل کے دو ساتھیو

۳۔ اے میری قوم

۴۔ اے میرے بیٹو

۵۔ اے اسرائیل کے بیٹو

﴿ جملہ اسمیہ کو سوالیہ بنانا ﴾

سوال دو طرح کے ہوتے ہیں

☆ جن کا جواب ہاں یا ناں میں دیا جاسکے مثلاً ”کیا یہ قلم ہے“

☆ جن کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو مثلاً ”یہ کیا ہے“

پہلی قسم کے سوالوں کے لئے جملہ اسمیہ کے شروع میں ”ا“ یا ”ھَلْ“ لگا دیں ”ا“ یا ”ھَلْ“ کو حروف استفہام کہتے ہیں حروف استفہام کے جملہ اسمیہ پر داخل ہونے سے جملہ میں کوئی اعرابی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

ایا ھَلْ / زیدٌ صالحٌ (کیا زید نیک ہے)

ھَلِ الرَّجُلُ صالحٌ (کیا آدمی نیک ہے)

نوٹ: معرف بالاسم اسما پر فی الحال ”ا“ کی بجائے ”ھَلْ“ لگائیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

(۱) کیا زید نیک ہے؟

(۲) ہاں وہ نیک ہے

(۳) کیا دونوں لڑکیاں سچی ہیں؟

(۴) کیا استانیاں بیٹھی ہیں؟

(۵) کیا حامد زید کا لڑکا ہے؟

سوالات کی وہ قسم جس کے جواب میں وضاحت مطلوب ہو انکے لئے اسمائے استفہام استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اسمائے استفہام

۱- مَا (کیا What)

مَا هَذَا (یہ کیا ہے)

مَا اسْمُكَ (تیرا نام کیا ہے)

۲- مَنْ (کون Who)

مَنْ أَنْتَ (تو کون ہے)

مَنْ رَبُّكَ (تیرا رب کون ہے)

۳۔ کَيْفَ (کیا How)

کَيْفَ أَنْتَ (تو کیسا ہے)

کَيْفَ خَالِكَ (تیرا حال کیسا ہے)

۴۔ أَيْنَ (کہاں Where)

أَيْنَ أَخُوكَ (تیرا بھائی کہاں ہے)

أَيْنَ الْمَقْرُ (فرار کی جگہ کہاں ہے)

۵۔ ۶۔ مَتَى (کب When)

مَتَى نَصْرُ اللَّهِ (اللہ کی مدد کب آئے گی)

مَتَى هَذَا الْوَعْدُ (یہ وعدہ کب پورا ہوگا)

أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (قیامت کا دن کب آئے گا)

۷۔ أُنَى (کہاں سے، کیونکر Where from)

أُنَى لَكَ هَذَا (یہ تیرے لیے کہاں سے آیا؟)

أُنَى لَهُمُ الذِّكْرَى (ان کے لیے نصیحت کہاں؟)

۸۔ أَىُّ (کونسا Which)

أَىُّ شَيْءٍ (کوئی چیز)

أَىُّ الْفَرِيقَيْنِ (دو فریقوں میں سے کونسا)

أَيُّكُمْ (تم میں سے کون)

۹۔ كَمْ (کتنا، بہترے How many, How much)

دو طرح سے استعمال ہوتا ہے

(۱) كَمْ استفہامیہ:

جسکے بعد والا اسم واحد، مکررہ اور حالت نصب میں ہوتا ہے۔

كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنی کتابیں ہیں)

كَمْ سَنَةً عُمَرُكَ (تیری عمر کتنے سال ہے؟)

جسکے بعد والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے اور اس سے پہلے عام طور پر حرف جار "من" ہوتا ہے۔

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيِّ فِي الْأُولَيْنِ
كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ

اسمائے استفہام کے شروع میں حروف جارہ لگانے سے ان کے مفہوم میں حروف جارہ کی مناسبت سے کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔

۱۔ ل + مَا = لِمَا يَلِمُ (کیوں۔ کس لیے)

لِمَ أَنْتَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ

۲۔ فِی + مَا = فِيمَا (کس چیز میں)

فِيمَا أَنْتَ مَشْغُولٌ

۳۔ مِنْ + مَا = مِمَّا (کس چیز سے)

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۴۔ عَنْ + مَا = عَمَّا (کس چیز کی نسبت سے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

۵۔ لِي + مَن = لِمَنْ (کس کے لیے)

لِمَنْ هَذَا الْكِتَابُ

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

۶۔ مِنْ أَيْنَ (کہاں سے)

مِنْ أَيْنَ أَنْتَ

۷۔ إِلَى أَيْنَ (کہاں کو)

إِلَى أَيْنَ أَنْتَ ذَاهِبٌ

(کب تک)

۸۔ الی متی

الی متی أنت راجع

(کتے میں)

۹۔ بکم

بکم هذه البقرة

اسمائے موصولہ ﴿

اردو میں جو کام ”ج“ سے شروع ہونے والے الفاظ جو/ جس/ جہاں/ جوںسا وغیرہ جیسے الفاظ سے لیا جاتا ہے انگریزی اور عربی میں یہ کام دو طرح سے لیا جاتا ہے۔
انگریزی میں:

(۱) That اور Those کے اسمائے اشارہ کو استعمال کر کے جیسے

All that glitters is not Gold

(۲) Interrogative Nouns کو جملے کے درمیان میں لاکر

God helps those who help themselves

The book which i have read is very useful.

عربی میں:

(۱) اسمائے استفہام کے استعمال سے

لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعَبِيدَ

نوٹ: (زیادہ تر ”ما“ اور ”من“ استعمال ہوتے ہیں)

(۲) اور عربی زبان میں علیحدہ سے اسمائے موصولہ بھی وضع کیے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں

جمع	مثنیٰ		واحد	
	نصب/جر	رفع	مذکر	مؤنث
الَّذِينَ	الَّذِينَ	الَّذَانِ	الَّذِي	الَّتِي
الَّذِي	الَّتِي	الَّتَانِ	الَّتِي	الَّتِي

اسمائے موصولہ کے متعلق ضروری باتیں:

☆ اسمائے موصولہ مثنیٰ ہیں سوائے مثنیٰ کے

☆ اسم موصول چونکہ مبہم ہوتا ہے اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے

اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد ایک جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے جسے ”صلہ“ کہتے ہیں اسم موصول اور صلہ مل کر جملہ کا حصہ بنتے ہیں۔

الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَكَ كَاذِبٌ

(وہ شخص جو تیرے پاس ہے جھوٹا ہے)

اس جملے میں ”الَّذِي“ اسم موصول اور ”عِنْدَكَ“ اس کا صلہ ہے۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ وہ لڑکا جو مسجد میں ہے زید کا بھائی ہے

۲۔ وہ لڑکی جو محلہ کے سامنے ہے ذہین ہے

۳۔ وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں

۴۔ وہ کتاب جو میز پر ہے زید کی ہے

۵۔ وہ عورتیں جو گھر میں ہیں مومنات ہیں

یہ میرا گھر ہے۔ میرا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ اس میں ایک باغ ہے۔ میرا گھر وسیع ہے۔
 یہ میرا کمرہ ہے۔ اس میں ایک بڑا پنکھا ہے۔ یہ میرا پہنک، یہ میری کرسی اور یہ میری میز ہے۔ میری
 کتابیں میز پر ہیں۔ میرے کمرے میں ایک خوبصورت گھڑی ہے۔ میرا ایک بھائی ہے۔ اس کا نام
 اسامہ ہے۔ میری ایک بہن ہے۔ اس کا نام زہنبہ ہے۔ یہ میرے بھائی کا کمرہ اور وہ میری بہن کا
 کمرہ ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ بڑا اور میری بہن کا کمرہ چھوٹا ہے۔ میرے بھائی کا کمرہ میرے
 کمرے کے سامنے اور میری بہن کا کمرہ کچن کے سامنے ہے۔ میرے والدین اس بڑے کمرے
 میں ہیں۔ ہم سب مطمئن ہیں۔

سائے	آمام	کچن	مطبخ	بہن	اُخت
باغ	حدیثہ	مطمن	مطمنین	بڑا	گبنیر
پنک	سریز	خوبصورت	جھیل	چھوٹا	صغیر
میز	مکتب	پنکھا	مرزوخہ		
گھڑی	ساعہ	بھائی	آخ		

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن بتلاتا ہے وہ راہ جو بالکل سیدھی ہے۔ (بنی اسرائیل - ۹)

عربی سیکھیں

اور

قرآن سمجھیں

(عربی زبان کے بنیادی قواعد پر مبنی نوٹس)

(حصہ دوئم)

مرتب: عامر سہیل

وزن	وزن	مادہ
م و	ا	ع ب د
م و	ا	س ج د
م و	ا	ع ل م
م و	ا	ظ ل م
م و	ا	ح م د
م و	ا	ق ت ل

- ☆ عربی زبان میں مادے اور وزن کے نظام کو سمجھ لینے سے افعال کے استعمال کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔
- ☆ عربی زبان میں ۹۹ فیصد افعال ایسے ہیں جن کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں ثلاثی کہتے ہیں۔
- ☆ کسی فعل سے مختلف زمانوں کا مفہوم رکھنے والے مختلف الفاظ صیغے کہلاتے ہیں۔
- ☆ کسی فعل کے مختلف صیغوں کی تعداد اس زبان میں استعمال ہونے والی ضمیروں کے مطابق ہوتی ہے۔
- ☆ ضمائر تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) غائب کے ضمائر (۲) حاضر کے ضمائر (۳) متکلم کے ضمائر
- ☆ ضمیر کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں جبکہ عربی میں اسے فعل کی تصریف کہا جاتا ہے۔
- ☆ اردو میں فعل کی گردان بعض افعال میں مذکر اور مؤنث کے فرق کے ساتھ ہوتی ہے

مثلاً

وہ گئیں	وہ گئی	وہ گئے	وہ گیا
تم گئیں	تو گئی	تم گئے	تو گیا
ہم گئیں	میں گئی	ہم گئے	میں گیا

- ☆ جبکہ بعض افعال میں مذکر اور مؤنث یکساں رہتا ہے

مثلاً

انہوں نے مارا	اُس نے مارا
تم نے مارا	تو نے مارا
ہم نے مارا	میں نے مارا

☆ اردو کے برعکس انگریزی میں گردان متکلم سے شروع ہو کر غائب پر ختم ہوتی ہے

I Went We Went ☆

You Went

He Went They Went

☆ اردو اور انگریزی کی گردان کے ہر صیغے میں فعل کے ساتھ ایک ضمیر بھی لانی پڑتی ہے جبکہ عربی میں صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ ہر صیغے میں متعلقہ ضمیر چھپی ہوئی تصور کی جاتی ہے اور اسے صیغے کی بناوٹ سے سمجھا جاسکتا ہے۔

فعل ماضی اور جملہ فعلیہ ﴿﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے گزشتہ زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل ماضی کہلاتا ہے۔

فعل ماضی کی گردان

جمع	معنی	واحد		
فَعَلُوا	فَعَلُوا	فَعَلَ	مذکر	غائب
فَعَلْنَ	فَعَلْنَا	فَعَلْتَ	مؤنث	3rd Person
فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتَ	مذکر	حاضر
فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مذکر	مؤنث
			مؤنث	1st Person

مندرجہ بالا گردان کے ہر صیغے کا اردو میں ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا

فَعَلَ اُس (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلَا اُن (دو مذکر) نے کیا

فَعَلُوا اُن (سب مذکر) نے کیا

فَعَلْتَ اُس (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَا اُن (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْنَ اُن (سب مؤنث) نے کیا

فَعَلْتَ تو (ایک مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمَا تم (دو مذکر) نے کیا

فَعَلْتُمْ تم (سب مذکر) نے کیا

فَعَلْتِ تو (ایک مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُمَا تم (دو مؤنث) نے کیا

فَعَلْتُمْ (تم) سب مؤنث) نے کیا
 فَعَلْتُ (میں) مذکر/مؤنث) نے کیا
 فَعَلْنَا (ہم) دو یا سب مذکر/مؤنث) نے کیا

مادے اور وزن کے نظام کے سمجھ لینے کے بعد آپ کے سامنے فعل ماضی کا ایک وزن ”فَعَلَ“ آیا۔ اب ہم فعل ماضی کے دو اور اوزان ”فَعِلَ“ اور ”فَعُلَ“ کی گردان کریں گے۔ آپ نوٹ کریں گے کہ ان تینوں گردانوں میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔

جمع	مثنیٰ	واحد		
فَعَلُوا	فَعَلَا	فَعَلَ	مذکر	غائب
فَعَلْنَ	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مؤنث	3rd Person
فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُ	مذکر	حاضر
فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مذکر	مؤنث
			مؤنث	1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد		
فَعَلُوا	فَعَلَا	فَعَلَ	مذکر	غائب
فَعَلْنَ	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مؤنث	3rd Person
فَعَلْتُمْ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُ	مذکر	حاضر
فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	مذکر	مؤنث
			مؤنث	1st Person

عربی زبان میں کونسا مادہ فعل ماضی کے کس وزن پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ آپ کو لغت اور محاورے سے معلوم ہوگا۔ اب ہم تینوں اوزان پر آنے والے مختلف افعال کی پریکٹس کرتے ہیں۔ جو تین فہرستوں میں دیے گئے ہیں۔ ان تین فہرستوں میں موجود مواد کو ہم نے بنیاد بنا کر بہت سے نتائج نکالنے ہیں لہذا ان فہرستوں کو آپ نے اچھی طرح سمجھنا ہے اور یاد کرنا ہے۔

۱۔ فَعَلَ

۱۔ خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا
۲۔ جَعَلَ	اُس نے بنایا
۳۔ غَفَرَ	اُس نے بخشا
۴۔ صَبَرَ	اُس نے صبر کیا
۵۔ فَتَحَ	اُس نے کھولا
۶۔ عَبَدَ	اُس نے عبادت کی
۷۔ رَفَعَ	اُس نے بلند کیا
۸۔ حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا
۹۔ غَفَلَ	وہ غافل ہوا
۱۰۔ عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا
۱۱۔ سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا
۱۲۔ جَلَسَ	وہ بیٹھا
۱۳۔ ضَرَبَ	اُس نے مارا
۱۴۔ دَخَلَ	وہ داخل ہوا
۱۵۔ خَرَجَ	وہ نکلا
۱۶۔ ذَهَبَ	وہ گیا
۱۷۔ رَزَقَ	اُس نے عطا کیا
۱۸۔ ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا
۱۹۔ نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا
۲۰۔ رَجَعَ	وہ لوٹا
۲۱۔ بَلَغَ	وہ پہنچا

۲۲۔	جَهَدَ	اُس نے کوشش کی
۲۳۔	نَفَعَ	اُس نے نفع دیا
۲۴۔	نَظَرَ	اُس نے دیکھا
۲۵۔	نَزَلَ	وہ اترا
۲۶۔	صَدَقَ	اُس نے سچ کہا
۲۷۔	كَذَبَ	اُس نے جھوٹ کہا
۲۸۔	شَكَرَ	اُس نے شکر کیا
۲۹۔	تَقَصَّصَ	اُس نے کہی کی
۳۰۔	تَرَكَ	اُس نے چھوڑا

۲۔ فَعِيلٌ

۱۔	فَرِحَ	وہ خوش ہوا
۲۔	عَمِلَ	اُس نے عمل کیا
۳۔	عَلِمَ	اُس نے جانا
۴۔	ضَجِكَ	وہ ہنسا
۵۔	قَدِمَ	وہ آیا
۶۔	حَمِدَ	اُس نے حمد کی
۷۔	سَمِعَ	اُس نے سنا
۸۔	حَسِبَ	اُس نے گمان کیا
۹۔	شَرِبَ	اُس نے پیا
۱۰۔	حَفِظَ	اُس نے یاد کیا
۱۱۔	رَجَمَ	اُس نے رحم کیا
۱۲۔	رَكِبَ	وہ سوار ہوا
۱۳۔	شَهِدَ	اُس نے گواہی دی
۱۴۔	قَبِلَ	اُس نے قبول کیا
۱۵۔	مَرَضَ	وہ بیمار ہوا

۳۔ فَعْلٌ

- ۱۔ قَرُبَ وہ قریب ہوا
 ۲۔ بَعُدَ وہ دور ہوا
 ۳۔ كَرُمَ وہ باعزت ہوا
 ۴۔ ثَقُلَ وہ بھاری ہوا
 ۵۔ ضَعُفَ وہ کمزور ہوا

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہم نے ماضی کے جو تین اوزان پڑھے ہیں ان کی گردان میں استعمال ہونے والا ہر صیغہ ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے اور ہر صیغے میں ایک فاعل ضمیر کی صورت میں موجود ہے اور چھپا ہوا ہے۔ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے لہذا ہر صیغے میں چھپی ہوئی ضمیر بھی حالت رفع والی ضمیر ہوگی یعنی

عَبَدَ	میں	هُوَ
خَرَجَا	میں	هُمَا
سَجَدُوا	میں	هُمْ
شَرِبْتَ	میں	هِيَ
دَخَلْنَا	میں	هُمَا
ذَهَبْنَا	میں	هُنَّ
خَلَقْتَ	میں	أَنْتَ
مَرَضْنَا	میں	أَنْتُمَا
جَلَسْتُمْ	میں	أَنْتُمْ
ضَجَعْتَ	میں	أَنْتَ
فَرِحْنَا	میں	أَنْتُمَا
صَدَقْنَا	میں	أَنْتُنَّ
قَرُبْتُ	میں	أَنَا
نَصَرْنَا	میں	نَحْنُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اسم ظاہر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے اور ہم نے پڑھ لیا ہے کہ فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے

زید داخل ہوا	دَخَلَ زَيْدٌ
اللہ نے پیدا کیا	خَلَقَ اللَّهُ
ابراہیم نے مدد کی	نَصَرَ اِبْرَاهِيْمٌ
ایوب نے صبر کیا	صَبَرَ اَيُّوبُ
موسیٰ لکھے	خَرَجَ مُوسَى

جملہ فعلیہ کا اہم ترین قاعدہ:

جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا چاہے فاعل واحد ہو مثنیٰ ہو یا جمع ہو

کسی معلم نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمٌ
(کوئی سے) دو معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمَانِ
(کچھ) معلموں نے لکھا	كَتَبَ مُعَلِّمُونَ

البتہ جنس کا لحاظ رکھا جائے گا

(کسی) معلم نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَةٌ
(کوئی سی) دو معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَتَانِ
(کچھ) معلمات نے لکھا	كَتَبَتْ مُعَلِّمَاتٌ

فاعل اگر غیر عاقل (مذکر/ مؤنث) کی جمع مکرر ہو تو فعل مؤنث آئے گا

اُونٹ گئے	ذَهَبَتِ الْاَجْمَالُ
اُونٹیاں گئیں	ذَهَبَتِ النُّوْقُ

مندرجہ ذیل صورتوں میں فعل کا مذکر یا مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے

(۱) فاعل اگر عاقل (مذکر یا مؤنث) کی جمع مکرر ہو

مرد داخل ہوئے	يا	دَخَلَ الرَّجَالُ
عورتیں داخل ہوئیں	يا	دَخَلَتِ النِّسَاءُ

- (۲) قائل اگر اسم جمع (Collective Noun) ہو
 قوم غالب ہوئی غَلَبَ الْقَوْمُ یا غَلَبَتِ الْقَوْمُ
- (۳) قائل اگر غیر حقیقی مؤنث ہو
 سورج طلوع ہوا طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ
- (۴) قائل اگر چہ حقیقی مؤنث ہو لیکن فعل اور قائل کے درمیان فاصلہ ہو
 فاطمہ نے آج پڑھا قَرَأَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ یا قَرَأَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- زید گیا
- ۲- حامد نے مدد کی
- ۳- کسی گواہی دینے والے نے گواہی دی
- ۴- مسلمانوں نے سجدہ کیا
- ۵- تم نے ظلم کیا
- ۶- عورتیں کامیاب ہوئیں
- ۷- تم دونوں نے صبر کیا
- ۸- ہم نے شکر کیا
- ۹- محلمات بیٹھیں
- ۱۰- اللہ نے سنا
- ۱۱- (کچھ) مرد آئے
- ۱۲- وہ بیٹھے
- ۱۳- ابراہیم بیمار ہوا
- ۱۴- لڑکیوں نے پڑھا
- ۱۵- دو مسلمانوں نے مدد کی

﴿جملہ فعلیہ میں مفعول کا استعمال﴾

جس اسم پر فعل واقع ہو اسے مفعول کہتے ہیں۔ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت نہیں

ہوتی انہیں لازم افعال (Intransitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً زید گیا۔ حامد آیا

جبکہ کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں بات مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں متحدی افعال

(Transitive Verbs) کہتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے پانی پیا۔ حامد نے محمود کو مارا

ہم جانتے ہیں کہ جملہ فعلیہ میں فاعل حالت رفع میں ہوتا ہے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔ اور

ترتیب کے لحاظ سے عام طور پر فاعل کے بعد آتا ہے۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ بالا جملوں کا ترجمہ کچھ اس طرح ہوگا۔

لڑکے نے پانی پیا شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ

حامد نے محمود کو مارا ضَرَبَ حَامِدٌ مَحْمُودًا

نوٹ: اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کیلئے پہلے فعل، فاعل اور مفعول کا تعین کریں۔ پھر جملہ فعلیہ کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے

جملہ فعلیہ کی ترتیب کے مطابق ترجمہ کریں۔

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ اللہ نے زمین کو پیدا کیا
- ۲۔ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا
- ۳۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
- ۴۔ حامد نے محمود کی مدد کی
- ۵۔ زید نے دو لڑکوں کو مارا
- ۶۔ میں نے قرآن پڑھا
- ۷۔ مسلمانوں نے کافروں کو قتل کیا
- ۸۔ ہم نے قرآن سنا
- ۹۔ مسلمان نے گائے کو ذبح کیا
- ۱۰۔ نسیب نے سبقت یاد کیا
- ۱۱۔ دو لڑکیوں نے لڑکے کو مارا
- ۱۲۔ اللہ نے مومنوں سے وعدہ کیا

۱۳۔ ابراہیم نے اُسامہ کی مدد کی

۱۴۔ داؤد نے جالوت کو قتل کیا

۱۵۔ دو چوروں نے مال چرایا

کچھ متعدی افعال ایسے ہوتے ہیں جن کو بات پوری کرنے کے لیے دو مفعول کی ضرورت ہوتی ہے ایسے افعال الْمُتَعَدِي إِلَى مَفْعُولَيْنِ کہلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں دونوں مفعول حالت نصب میں استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ نے زمین کو ایک فرش بنایا جَعَلَ اللَّهُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

اللہ نے آسمان کو ایک چھت بنایا جَعَلَ اللَّهُ السَّمَاءَ بِنَاءً

حامد نے محمود کو ایک عالم گمان کیا حَسِبَ حَامِدٌ مَحْمُودًا عَالِمًا

جملہ فعلیہ میں اسم ضمیر بطور مفعول

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فاعل کی طرح مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آتا ہے۔ مثلاً حامد نے محمود کو مارا کی بجائے ہم کہیں کہ اُس نے اُس کو مارا تو اس جملہ میں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ضمیر کی صورت میں آیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے لہذا ضمیر بھی حالت نصب والی ہی استعمال کریں گے۔

اِس نے مارا ضَرَبَ

اِس نے اِس کو مارا ضَرَبَهُ

اِس نے اِن دو (مذکر) کو مارا ضَرَبَهُمَا

اِس نے اِن (سب مذکر) کو مارا ضَرَبَهُمْ

اِس نے اِس (مؤنث) کو مارا ضَرَبَهَا

اِس نے اِن دو (مؤنث) کو مارا ضَرَبَهُمَا

اِس نے اِن (سب مؤنث) کو مارا ضَرَبَهُنَّ

اِس نے تجھ (مذکر) کو مارا ضَرَبَكَ

اِس نے تم دو (مذکر) کو مارا ضَرَبَكُمَا

اِس نے تم (سب مذکر) کو مارا ضَرَبَكُمْ

اِس نے تجھ (مؤنث) کو مارا ضَرَبَكَ

اِس نے تم دو (مؤنث) کو مارا ضَرَبَكُمَا

اِس نے تم (سب مؤنث) کو مارا ضَرَبَكُنَّ

یائے متکلم کے مفعول آنے کی صورت میں یائے متکلم کی ماقبل کسرہ کی demand پوری کرنے کے لیے فعل اور یائے متکلم کے درمیان ایک نون لایا جاتا ہے جسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ فعل چونکہ یائے متکلم کی زیر والی demand پوری نہیں کرتا لہذا اس نون وقایہ کو زبردے دی جاتی ہے۔

اس نے مجھ (مذکر مؤنث) کو مارا ضَرَبَنِیْ

اس نے ہم (دو سب مذکر مؤنث) کو مارا ضَرَبْنَا

فعل ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں آنے والا الف لکھنے میں نہیں آتا۔

انہوں نے حامد کو مارا ضَرَبُوا حَامِدًا

انہوں نے اُس کو مارا ضَرَبُوهُ

فعل ماضی کے جمع مذکر حاضر کے صیغے کے بعد اگر ضمیر بطور مفعول آئے تو جمع مذکر حاضر کے صیغے کے آخر میں آنے والا "تَمْ" "تُمُو" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تم (سب) نے حامد کو مارا ضَرَبْتُمْ حَامِدًا

تم (سب) نے اُس کو مارا ضَرَبْتُمُوهُ

جملہ فعلیہ میں فاعل اگر اسم ظاہر ہو اور مفعول اسم ضمیر ہو تو جملہ فعلیہ کی تاریل ترتیب بدل جاتی ہے اور مفعول فاعل سے پہلے فعل ہی کے ساتھ متصل (attach) ہو کر آتا ہے۔

حامد نے اس کو مارا ضَرَبَهُ حَامِدٌ

حامد نے تجھ (مذکر) کو مارا ضَرَبَكَ حَامِدٌ

حامد نے مجھے مارا ضَرَبَنِیْ حَامِدٌ

بعض اوقات جملہ فعلیہ میں فعل، فاعل اور مفعول کے علاوہ بھی کچھ اجزاء ہوتے ہیں انہیں متعلق فعل کہا جاتا ہے۔ فعل لازم ہونے کی صورت میں انہیں فاعل کے بعد اور فعل معتدی ہونے کی صورت میں انہیں مفعول کے بعد لایا جاتا ہے مثلاً

زید کرسی پر بیٹھا جَلَسَ زَيْدٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ

فاطمہ گھر میں داخل ہوئی دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فِي الْبَيْتِ

ابراہیم مسجد سے گھر کی طرف گیا ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ مِنَ الْمَسْجِدِ اِلَى الْبَيْتِ

اسامہ نے ابراہیم کو کوڑے سے مارا ضَرَبَ اَسَامَةُ اِبْرَاهِيْمَ بِالسُّوْطِ

﴿جملہ فعلیہ میں مرکبات کا استعمال﴾

بعض مرتبہ جملہ فعلیہ میں فاعل مرکب کی صورت میں استعمال ہوتا ہے تو کبھی مفعول اور کبھی دونوں مثلاً

(فاعل بطور مرکب)	فَرِحَ أَخُو حَامِدٍ	حامد کا بھائی خوش ہوا
(مفعول بطور مرکب)	ضَرَبَ زَيْدٌ "أَخَا حَامِدٍ"	زید نے حامد کے بھائی کو مارا
(فاعل اور مفعول دونوں مرکب)	قَرَأَ إِمَامُ الْمَسْجِدِ خُطْبَةً طَوِيلَةً	مسجد کے امام نے ایک طویل خطبہ پڑھا

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ عظیم اللہ نے سچ کہا
- ۲۔ تیرے رب نے مدد کی
- ۳۔ محمود کے دونوں لڑکے بیمار ہو گئے
- ۴۔ لوگوں نے خطیب کا کلام سنا
- ۵۔ اللہ نے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیا
- ۶۔ سکول کے چوکیدار نے سکول کا دروازہ کھولا
- ۷۔ اس سکول کے لڑکے نے اُس سکول کے لڑکے کو مارا
- ۸۔ میرا دوست ہنسا
- ۹۔ میں نے اپنے دوست کی مدد کی
- ۱۰۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا
- ۱۱۔ اللہ نے ہماری مدد کی
- ۱۲۔ تو نے اُس کو مارا
- ۱۳۔ تم (سب مؤنث) نے اُس (مذکر) کی مدد کی
- ۱۴۔ تم دونوں نے حامد کا قلم چرایا
- ۱۵۔ زید کے بھائی نے تم دونوں کو طلب کیا
- ۱۶۔ مسلمانوں نے گائے کو ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا
- ۱۷۔ دو چور گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مال چرایا
- ۱۸۔ موسیٰ اپنی قوم کی طرف لوٹے

- ۱۹۔ تیرے لڑکے نے مجھے مارا
- ۲۰۔ حامد اور محمود مدرسہ میں آئے اور اپنا سبق یاد کیا
- ۲۱۔ فاطمہ اور زینب گھر میں داخل ہوئیں اور انہوں نے کھانا کھایا
- ۲۲۔ کچھ مرد آئے، وہ بیٹھے پھر چلے گئے
- ۲۳۔ تم (سب) نے چھوٹے لڑکے کو مارا
- ۲۴۔ اللہ نے موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا
- ۲۵۔ ابراہیم کے چھوٹے لڑکے نے زید کے بڑے لڑکے کو مارا

فعل کے ساتھ صلہ Preposition کا استعمال

انگریزی زبان کے حوالے سے ہم جانتے ہیں کہ Verb کے ساتھ Preposition کا استعمال Verb کے مفہوم کو بدل دیتا ہے مثلاً

دینا	To give
ترک کر دینا	To give up

اسی طرح

دیکھنا	To look
تلاش کرنا	To look for
دیکھ بھال کرنا	To look after
غور کرنا	To look into

اور

توڑنا	To break
پھیل جانا	To break out

اور

برداشت کرنا	To bear
تصدیق کرنا	To bear out

عربی زبان میں اس مقصد کے لیے حروف جارہ استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ”صلہ“ کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے بدلنے سے فعل کے معنی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کس فعل کے ساتھ کون سا صلہ کیا معنی دیتا ہے؟ اس کے لیے کوئی لگے بندھے اصول نہیں ہوتے یہ سب اہل زبان کے محاورے کے مطابق ہوتا ہے۔ مطالعے کی کثرت اور عربی لغت (Dictionary) اس سلسلے میں ہمیں مدد دیں گے۔

بعض افعال اور ان کے ساتھ مختلف صلوں کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

وہ گیا	ذہب
وہ لے گیا	ذہب ب
(اللہ ان کا نورے گیا)	ذہب اللہ بنورہم

نَزَلَ نَزَلَ ب
وہ اُتارا اُس نے اُتارا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ

فعل سَجَدَ کے ساتھ ”س“ کا صلہ ضرور استعمال ہوتا ہے
اُس نے اللہ کو سجدہ کیا سَجَدَ لِلَّهِ
تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ لِآدَمَ
فعل غَفَرَ بھی ”س“ کے صلے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے
اللہ نے زید کو بخش دیا غَفَرَ اللَّهُ لِزَيْدٍ

فعل شَكَرَ بغیر صلہ کے بھی استعمال ہوتا ہے ”س“ کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور شاذ ”ب“ کے صلے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

اُس نے اللہ کا شکر ادا کیا شَكَرَ اللَّهُ ، شَكَرَ لِلَّهِ ، شَكَرَ بِاللَّهِ
فعل أَمَرَ (اس نے حکم دیا) کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

(۱) جسے حکم دیا جائے
(۲) جو حکم دیا جائے

پہلا مفعول بغیر صلہ کے استعمال ہوتا ہے جبکہ دوسرے مفعول کے ساتھ ”ب“ کا صلہ استعمال ہوتا ہے۔
میرے رب نے مجھے نماز کا حکم دیا أَمَرَ نَبِيَّ رَبِّي بِالصَّلَاةِ

فعل ضَرَبَ مارنا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسکے مختلف استعمالات درج ذیل ہیں

- ۱- ضَرَبَ مَثَلًا مثال بیان کرنا
- ۲- ضَرَبَ فِي الْأَرْضِ تجارت یا جنگ کے لیے سفر کرنا
- ۳- ضَرَبَ عَنْ إِعْرَاضٍ كَرْنَا اعراض کرنا
- ۴- ضَرَبَ عَلَى تَهْوِطٍ دِينًا- مسلط کر دینا

﴿ فعل ماضی میں نفی کے معنی پیدا کرنا ﴾

فعل ماضی پر مانگا دینے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً

زید خوش ہوا	فَرِحَ زَيْدٌ
زید خوش نہیں ہوا	مَا فَرِحَ زَيْدٌ
میں نے زید کو نہیں مارا	مَا ضَرَبْتُ زَيْدًا

عربی میں ترجمہ کریں

- | | |
|-------------------------------------|----------|
| ۱۔ لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا | (قَرَأَ) |
| ۲۔ زید نے تمہاری کتاب نہیں چرائی | (سَرَقَ) |
| ۳۔ اسے اس کے مال نے نفع نہیں دیا | (نَفَعَ) |
| ۴۔ زید مسجد سے نہیں لوٹا | (رَجَعَ) |
| ۵۔ یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا | (قَتَلَ) |
| ۶۔ انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا | |
| ۷۔ تم (سب) نے آج قرآن نہیں پڑھا | |
| ۸۔ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہوئی | (رَبِحَ) |
| ۹۔ زینب نے فاطمہ کی مدد نہ کی | (نَصَرَ) |
| ۱۰۔ لڑکے نے پانی نہ پیا | (شَرَبَ) |

﴿جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانا﴾

جملہ فعلیہ کو سوالیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں حروف استفہام یا اسمائے استفہام کا استعمال کیا جاتا ہے

فَتَحَّتِ النَّبَاتُ	تو نے دروازہ کھولا
أَفَتَحَّتِ النَّبَاتُ	کیا تو نے دروازہ کھولا؟
لَا مَا فَتَحَّتِ النَّبَاتُ	نہیں! میں نے نہیں دروازہ کھولا
لِمَ ضَرَبْتَ زَيْدًا	تو نے زید کو کیوں مارا؟

عربی میں ترجمہ کریں

- (۱) کیا تم (سب مؤنث) نے آج قرآن پڑھا؟
- (۲) ہاں ہم نے آج قرآن پڑھا
- (۳) کیا تو (مؤنث) نے اپنا کھانا کھالیا؟
- (۴) ہاں میں نے اپنا کھانا کھالیا
- (۵) تو نے مجھے کیوں مارا؟
- (۶) تیرا بھائی کہاں گیا؟
- (۷) تمہارے ابولا ہور سے کب آئے؟
- (۸) اے فاطمہ! تجھے کس نے پیدا کیا؟
- (۹) اے لوگو! آسمانوں اور زمیں کو کس نے پیدا کیا؟
- (۱۰) اے کافرو! تم نے اللہ کا کیونکر انکار کیا

﴿ فعل ماضی کے ساتھ قَدْ کا استعمال ﴾

فعل ماضی پر حرف ” قَدْ “ کے داخل ہونے سے یا تو اُس میں

(۱) تاکید اور فی الواقع ہونے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے یا

(۲) ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں

- قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ

- قَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

- قَدْ سَمِعَ اللَّهُ

کبھی مزید تاکید کے لیے ” قَدْ “ پر لام تاکید کا اضافہ کیا جاتا ہے

- لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ

- لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ماضی قریب کا مفہوم:

- قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ

لڑکا ڈر گیا ہے

- قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ

ہم نے دودھ پی لیا ہے

- قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

سورج طلوع ہو چکا ہے

- قَدْ نَجَحَ زَيْدٌ فِي الْأَمْتِحَانِ

زید امتحان میں پاس ہو گیا ہے

- قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيبَةِ

مسلمان (مؤنث) نے مصیبت پر صبر کر لیا ہے

فعل ماضی مجہول

ہم جانتے ہیں کہ کوئی بھی فعل فاعل کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ البتہ بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں مفہوم مکمل کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں۔ لیکن ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور وہ اسم ضمیر یا اسم ظاہر کی شکل میں موجود ہوتا ہے ایسا فعل ”فعل معروف“ یا ”فعل معلوم“ کہلاتا ہے یعنی ایسا فعل جس کا فاعل جانا پہچانا ہو یا معلوم ہو مثلاً

شَرِبَ الْمَاءَ اُس نے پانی پیا (فاعل اسم ضمیر کی صورت میں)
شَرِبَ الْوَلَدُ الْمَاءَ لڑکے نے پانی پیا (فاعل اسم ظاہر کی صورت میں)

بعض مرتبہ فعل کا فاعل مذکور نہیں ہوتا یعنی معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا فعل ”فعل مجہول“ کہلاتا ہے مثلاً پانی پیا گیا۔
فعل ماضی کا مجہول بنانا نہایت آسان ہے۔ ماضی معروف کے تین اوزان ہم پڑھ چکے ہیں فَعَلَ - فَعِلَ اور فَعَّلَ
ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے ”فَعِلَ“

جمع	مثنیٰ	واحد		
فَعِلُوا	فَعِلَا	فَعِلَ	مذکر	غائب
فَعِلْنَ	فَعِلْتَا	فَعِلْتُ	مؤنث	3rd Person
فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتُ	مذکر	حاضر
فَعِلْتُمْ	فَعِلْتُمَا	فَعِلْتِ	مؤنث	2nd Person
	فَعِلْنَا	فَعِلْتُ	مذکر	متکلم
			مؤنث	1st Person

کسی بھی مادے کو ”فَعِلَ“ کے وزن پر لے آئیں۔ مثلاً

نَصَرَ سے نَصِرَ

قَتَلَ سے قَتِلَ

شَرِبَ سے شَرِبَ

مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا status دے دیں یعنی حالت رفع میں لے آئیں

پانی پیا گیا شَرِبَ الْمَاءَ

۱۔ فعل مجہول صرف متعدی افعال سے بنے گا

۲۔ فعل مجہول میں چونکہ فاعل مذکور نہیں ہوتا بلکہ اسکی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے لہذا مفعول کو فاعل کی غیر موجودگی میں فاعل کا

Status دے دیا جاتا ہے یعنی وہ حالت رفع میں آجاتا ہے۔ اسے گرامر کی اصطلاح میں مَفْعُولٌ "مَا لَمْ يُسَمَّ

فَاعِلُهُ" یعنی "وہ مفعول جس کے فاعل کا نام نہ لیا گیا ہو" کہتے ہیں۔ اور اُسے آسانی کی خاطر نائب الفاعل کہہ دیا جاتا ہے

۳۔ نائب الفاعل کے جملہ میں مذکور نہ ہونے کی صورت میں مجہول صیغہ میں موجود ضمیریں ہی نائب الفاعل ہوتی ہیں۔ مثلاً

ضُرِبَ میں هُوَ

قُتِلَا میں هُمَا

نُصِرُوا میں هُمْ

سُطِحَتْ میں هِيَ

ضُرِبْتَ میں أَنْتَ

طَلِبْتُ میں أَنَا

نُصِرْنَا میں نَحْنُ

۴۔ دو مفعول والے متعدی افعال کے لیے جب مجہول کا صیغہ آتا ہے تو پہلا مفعول قاعدے کے مطابق نائب الفاعل بن کر

حالت رفع میں آتا ہے۔ لیکن دوسرا مفعول بدستور حالت نصب میں ہی رہتا ہے مثلاً

محمود کو عالم گمان کیا گیا حُسِبَ مُحَمَّدٌ عَالِمًا

عربی میں ترجمہ کریں

۹۔ رزق پھیلا دیا گیا

۱۰۔ رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا گیا

۱۔ حامد کو مارا گیا

۲۔ زید کو طلب کیا گیا

۳۔ دو لڑکوں کی مدد کی گئی

۴۔ کافر قتل کیے گئے

۵۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجا گیا

۶۔ میری مدد کی گئی

۷۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

۸۔ دروازہ بند کیا گیا

﴿ جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کرنا ﴾

فعل سے شروع ہونے والا جملہ، جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔ جملہ فعلیہ کی نارمل ترتیب میں سب سے پہلے فعل، پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ اگر ہم فاعل کو فعل سے پہلے آئیں تو وہ جملہ فعلیہ نہیں رہتا بلکہ جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ اور پھر جملہ اسمیہ کے قواعد مطابق فعل (خبر) عدد اور جنس دونوں پہلوؤں سے فاعل (مبتداء) کے مطابق آتا ہے۔

خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ (جملہ فعلیہ)

اللَّهُ خَلَقَ الْأَرْضَ (جملہ اسمیہ)

مبتدا + خبر (جملہ فعلیہ) = جملہ اسمیہ

دَخَلَ الْمُعَلِّمُ	ع	الْمُعَلِّمُ دَخَلَ
دَخَلَ الْمُعَلِّمَانِ	ع	الْمُعَلِّمَانِ دَخَلَا
دَخَلَ الْمُعَلِّمُونَ	ع	الْمُعَلِّمُونَ دَخَلُوا
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَةُ	ع	الْمُعَلِّمَةُ دَخَلَتْ
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	ع	الْمُعَلِّمَتَانِ دَخَلَتَا
دَخَلَتِ الْمُعَلِّمَاتُ	ع	الْمُعَلِّمَاتُ دَخَلْنَ
دَخَلَ	ع	هُوَ دَخَلَ
دَخَلَا	ع	هُمَا دَخَلَا
دَخَلُوا	ع	هُمْ دَخَلُوا
دَخَلَتْ	ع	هِيَ دَخَلَتْ
دَخَلَتْ	ع	أَنْتِ دَخَلْتِ
دَخَلْتِ	ع	أَنْتِ دَخَلْتِ
دَخَلْتُ	ع	أَنَا دَخَلْتُ
دَخَلْنَا	ع	نَحْنُ دَخَلْنَا

- ۱۔ جَلَسَ الْوَلَدَانِ أَمَامَ الْمُعَلِّمِ
- ۲۔ نَصَرَ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَانَهُمْ
- ۳۔ شَرِبَ الْوَلَدُ اللَّبَنَ
- ۴۔ أَكَلَ الْمُسَافِرُونَ الطَّعَامَ
- ۵۔ كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلَى أَخِي
- ۶۔ هَلْ ضَرَبْتَ حَامِدًا
- ۷۔ أَفَعَلْتَ هَذَا يَا إِبْرَاهِيمُ
- ۸۔ سَمِعَ النَّاسُ كَلَامَ الْخَطِيبِ
- ۹۔ دَخَلَ الْوَلَدُ الْبَنَاتِ فِي الْمَسْجِدِ
- ۱۰۔ خَرَجَ فَاطِمَةُ وَرَئِنَبُ وَحَامِدٌ مِنَ الْبَيْتِ
- ۱۱۔ رَجَعَتِ الْبَنَاتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ
- ۱۲۔ طَلَبَ الْمُدِيرُ الطُّلَابَ
- ۱۳۔ دَخَلَ السَّارِقَانِ فِي الْبَيْتِ
- ۱۴۔ لَمْ ضَرَبْتُمُونِي
- ۱۵۔ أَيْنَ ذَهَبَ زَيْدٌ

﴿ فعل مضارع ﴾

وہ فعل جس میں کسی کام کے موجودہ یا آنے والے زمانے میں کرنے یا ہونے کا مفہوم ہو فعل مضارع کہلاتا ہے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے ایک ہی فعل استعمال ہوتا ہے جسے فعل مضارع کہتے ہیں۔

فعل مضارع کی چار علامات ہیں (ی - ت - ا - ن) جن میں سے "ا" صرف واحد متکلم اور "ن" صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ "ی" چار صیغوں میں استعمال ہوتی ہے جن میں سے تین مذکر غائب کے صیغے ہیں جبکہ ایک مؤنث غائب کا باقی آٹھ صیغوں میں علامت مضارع "ت" استعمال ہوتی ہے۔

فعل ماضی معروف کی طرح فعل مضارع معروف کے بھی تین وزن ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) يَفْعَلُ

(۲) يَفْعِلُ

(۳) يَفْعَلُ

﴿ فعل مضارع کی گردان ﴾

۱۔ يَفْعَلُ

جمع	مثنیٰ	واحد		
يَفْعَلُونَ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُ	مذکر	غائب
يَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مذکر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلَيْنِ	مؤنث	2nd Person
		أَفْعَلُ	مذکر	متکلم
		تَفْعَلُ	مؤنث	1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد		
یَفْعَلُونَ	یَفْعَلَانِ	یَفْعَلُ	مذکر	غائب
یَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مذکر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلَيْنِ	مؤنث	2nd Person
تَفْعَلُ		أَفْعَلُ	مذکر مؤنث	محکم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد		
یَفْعَلُونَ	یَفْعَلَانِ	یَفْعَلُ	مذکر	غائب
یَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْعَلُونَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُ	مذکر	حاضر
تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلَيْنِ	مؤنث	2nd Person
تَفْعَلُ		أَفْعَلُ	مذکر مؤنث	محکم 1st Person

وہ افعال جن کا ماضی ”فَعَلَ“ کے وزن پر آتا ہوا لازمی نہیں ہوتا کہ ان کا مضارع بھی عین کلمہ کی زبر یعنی ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر ہی آئے۔ وہ ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر بھی آسکتا ہے اور ”يَفْعَلُ“ کے وزن پر بھی یہ سب اہل زبان کے استعمال سے ہی معلوم ہوتا ہے ہم نے ماضی کے اوزان کی جو تین فہرستیں بنائیں تھیں ان تینوں فہرستوں میں استعمال ہونے والے افعال کے مضارع جس جس وزن پر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1)

۱۔	خَلَقَ	اُس نے پیدا کیا	يَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے/ کرے گا
۲۔	جَعَلَ	اُس نے بنایا	يَجْعَلُ	وہ بناتا ہے/ بنائے گا
۳۔	غَفَرَ	اُس نے بخشا	يَغْفِرُ	وہ بخشا ہے/ بخشے گا
۴۔	صَبَرَ	اُس نے صبر کیا	يَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے/ کرے گا
۵۔	فَتَحَ	اُس نے کھولا	يَفْتَحُ	
۶۔	عَبَدَ	اُس نے عبادت کی	يُعْبُدُ	
۷۔	رَفَعَ	اُس نے بلند کیا	يَرْفَعُ	
۸۔	حَشَرَ	اُس نے اکٹھا کیا	يَحْشُرُ	
۹۔	عَفَلَ	وہ غافل ہوا	يَغْفُلُ	
۱۰۔	عَقَلَ	اُس نے عقل سے کام لیا	يَعْقِلُ	
۱۱۔	سَجَدَ	اُس نے سجدہ کیا	يَسْجُدُ	
۱۲۔	جَلَسَ	وہ بیٹھا	يَجْلِسُ	
۱۳۔	ضَرَبَ	اُس نے مارا	يَضْرِبُ	
۱۴۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا	يَدْخُلُ	
۱۵۔	خَرَجَ	وہ نکلا	يَخْرُجُ	
۱۶۔	ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ	
۱۷۔	رَزَقَ	اُس نے عطا کیا	يَرْزُقُ	
۱۸۔	ظَلَمَ	اُس نے ظلم کیا	يَظْلِمُ	
۱۹۔	نَجَحَ	وہ کامیاب ہوا	يَنْجَحُ	
۲۰۔	رَجَعَ	وہ لوٹا	يَرْجِعُ	

يَبْلُغُ	وہ پہنچا	بَلَغَ	۲۱-
يَجْهَدُ	اُس نے کوشش کی	جَهَدَ	۲۲-
يَنْقَعُ	اُس نے نفع دیا	نَقَعَ	۲۳-
يَنْظُرُ	اُس نے دیکھا	نَظَرَ	۲۴-
يَنْزِلُ	وہ اترا	نَزَلَ	۲۵-
يَصْدُقُ	اُس نے سچ کہا	صَدَقَ	۲۶-
يَكْذِبُ	اُس نے جھوٹ کہا	كَذَبَ	۲۷-
يَشْكُرُ	اُس نے شکر کیا	شَكَرَ	۲۸-
يَنْقُصُ	اُس نے کمی کی	نَقَصَ	۲۹-
يَتْرُكُ	اُس نے چھوڑا	تَرَكَ	۳۰-

(۲)

يَفْرَحُ	وہ خوش ہوا	فَرِحَ	۱-
يَعْمَلُ	اُس نے عمل کیا	عَمِلَ	۲-
يَعْلَمُ	اُس نے جانا	عَلِمَ	۳-
يَضْحَكُ	وہ ہنسا	ضَحِكَ	۴-
يَقْدِمُ	وہ آیا	قَدِمَ	۵-
يَحْمَدُ	اُس نے حمد کی	حَمَدَ	۶-
يَسْمَعُ	اُس نے سنا	سَمِعَ	۷-
يَحْسِبُ	اُس نے گمان کیا	حَسِبَ	۸-
يَشْرَبُ	اُس نے پیا	شَرَبَ	۹-
يَحْفَظُ	اُس نے یاد کیا	حَفِظَ	۱۰-
يَرْحَمُ	اُس نے رحم کیا	رَحِمَ	۱۱-
يَرْكَبُ	وہ سوار ہوا	رَكَبَ	۱۲-
يَشْهَدُ	اُس نے گواہی دی	شَهِدَ	۱۳-
يَقْبَلُ	اُس نے قبول کیا	قَبِلَ	۱۴-

يَمْرُضُ	وہ بیمار ہوا	مَرَضَ	۱۵۔
		(۳)	
يَقْرُبُ	وہ قریب ہوا	قَرُبَ	۱۔
يَبْعُدُ	وہ دور ہوا	بَعُدَ	۲۔
يَكْرُمُ	وہ باعزت ہوا	كَرُمَ	۳۔
يَثْقُلُ	وہ بھاری ہوا	ثَقُلَ	۴۔
يَضْعَفُ	وہ کمزور ہوا	ضَعَفَ	۵۔

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱۔ ہم صبر کرتے ہیں
- ۲۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں
- ۳۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں
- ۴۔ میں اللہ کا ذکر کرتا ہوں
- ۵۔ مسلمان گائے کو ذبح کریں گے
- ۶۔ اللہ ہمیں رزق دیتا ہے
- ۷۔ اللہ اسلام کے لیے ہمارا سینا کھول دے گا
- ۸۔ اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے
- ۹۔ کافر مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں
- ۱۰۔ ان کے پاؤں گواہی دیں گے

فعل مضارع کو متغی بنانا:

فعل مضارع سے پہلے عام طور پر ”لا“ لگانے سے مضارع متغی بن جاتا ہے مثلاً

وہ نہیں لکھتا / لکھے گا لَا يَكْتُبُ

تم صبر نہیں کرتے / کرو گے لَا تَصْبِرُ

مسلمان کافروں کی مدد نہیں کرتے لَا يَنْصُرُ الْمَسْلُومُونَ الْكَافِرِينَ

فعل مضارع کو حال کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے لام مفتوح ”ن“ لگانے سے مضارع صرف حال کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے مثلاً

وہ مدد کرتا ہے لَيَنْصُرُ

وہ لکھتا ہے لَيَكْتُبُ

فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا:

فعل مضارع سے پہلے سین مفتوح ”سین“ یا ”سَنَوْف“ لگانے سے مضارع مستقبل کے لیے مخصوص ہو جاتا ہے۔ مثلاً

وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا سَيَنْصُرُ

تم جلدی جان لو گے سَنَوْفَ تَعْلَمُونَ

﴿ مضارع مجہول ﴾

جس طرح ماضی مجہول کا ایک ہی وزن تھا۔
 اسی طرح مضارع مجہول کا بھی ایک ہی وزن ہے۔

يُنْصَرُ سے يَنْصُرُ
 يَقْبَلُ سے يَقْبَلُ
 يُضْرَبُ سے يُضْرَبُ

فعل مجہول کے بارے میں تفصیل سے گفتگو ہم ماضی مجہول کے سبق میں کر چکے ہیں۔

درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱۔ وہ قتل کیا جاتا ہے
- ۲۔ انھیں رزق دیا جاتا ہے
- ۳۔ تم (سب) لوٹائے جاؤ گے
- ۴۔ آج مسجد کا دروازہ کھولا جائے گا
- ۵۔ اُس (مؤنٹ) سے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی
- ۶۔ وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں
- ۷۔ تم (سب) سے سوال نہیں کیا جائے گا
- ۸۔ اس پر رحم نہیں کیا جائے گا
- ۹۔ مجرم قیامت کے روز اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے
- ۱۰۔ یہ کتاب عنقریب پڑھ لی جائے گی

﴿ ابوابِ ثلاثی مجرد ﴾

ہم جانتے ہیں کہ جن افعال کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں ثلاثی کہتے ہیں اور ایسے افعال کی تعداد تقریباً ۹۹ فیصد ہے۔
جن افعال کا مادہ چار حروف پر مشتمل ہوتا ہے انہیں رباعی کہتے ہیں اور یہ تعداد میں بہت کم ہیں۔

فعل کے مادے کے حروف کا پتہ ہمیں ماضی کے پہلے صیغے سے لگتا ہے۔ ثلاثی میں اگر ماضی کے پہلے صیغے میں حروف مادہ کے علاوہ کوئی اضافی حرف ہو تو اسے ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں اور اگر صرف مادے کے ہی تین حروف ہوں تو وہ ثلاثی مجرد کہلاتا ہے۔

ہم نے ماضی معروف کے تین وزن پڑھے ہیں۔ فَعَلَ . فَعِلَ . فَعُلَ

اور مضارع معروف کے بھی تین ہی وزن پڑھے ہیں۔ یَفْعَلُ . یَفْعِلُ . یَفْعُلُ

ماضی اور مضارع کے تینوں اوزان میں فرق صرف عین کلمہ کی حرکت کا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو افعال ماضی میں عین کلمہ کی جس حرکت سے استعمال ہوں وہ مضارع میں بھی عین کلمہ کی اسی حرکت سے لازماً استعمال ہوں گے۔

افعال کی دی گئی گزشتہ فہرستوں پر غور کر کے ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ جب پیش والا ہو تو مضارع میں بھی وہ لازماً پیش والا ہوتا ہے۔

مثلاً كَرُمَ يَكْرُمُ

۲۔ ماضی میں عین کلمہ جب زیر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر والا بھی ہو سکتا ہے اور زیر والا بھی

مثلاً سَمِعَ يَسْمَعُ

حَسِبَ يَحْسِبُ

۳۔ ماضی میں عین کلمہ جب زبر والا ہو تو مضارع میں وہ زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات والا ہو سکتا ہے۔

مثلاً فَتَحَ يَفْتَحُ

ضَرَبَ يَضْرِبُ

نَصَرَ يَنْصُرُ

علمائے لغت نے جب ثلاثی مجرد کے تمام افعال پر غور کیا تو انھیں ماضی اور مضارع کے مندرجہ بالا چھ Combinations ہی نظر آئے۔ پھر انھوں نے مندرجہ بالا چھ افعال کو ہی بنیاد بنا کر ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ترتیب دے دیے۔ پھر مزید آسانی کی خاطر ہر باب کے نام کا پہلا حرف اس کی علامت، اس کی پہچان بن گیا مثلاً

(۱)	كَزَمَ	يَكْزِمُ	(ك)
(۲)	نَصَرَ	يَنْصُرُ	(ن)
(۳)	فَتَحَ	يَفْتَحُ	(ف)
(۴)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	(ض)
(۵)	سَمِعَ	يَسْمَعُ	(س)
(۶)	حَسِبَ	يَحْسِبُ	(ح)

ثلاثی مجرد کے چھ ابواب معلوم ہونے کا ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اگر ہمارے پاس تین حروف پر مشتمل مادہ ہو اور باب کا نام معلوم ہو تو ہم اس باب کی مدد سے اس مادے کا ماضی اور مضارع بنا سکتے ہیں مثلاً (د خ ل) ایک مادہ ہے اب ہمیں نہیں معلوم کہ اس مادے سے ماضی کس وزن پر بنانا ہے اور مضارع کس وزن پر۔ لیکن اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ (د خ ل) مادہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ (یا ن) سے استعمال ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر (د خ ل) مادے سے مقررہ باب کا استعمال کرتے ہوئے مطلوبہ صیغے (دَخَلَ يَدْخُلُ) بنا لیں گے۔

- ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ کوئی مادہ کس باب سے استعمال ہوتا ہے؟ اس کے لیے ہمیں عربی لغت (Dictionary) کی ضرورت پڑے گی۔

- عربی لغت میں مادہ کے ساتھ باب کا نام ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) مادہ کے ساتھ بریکٹ میں باب کی علامت لکھ دی جاتی ہے جیسے

علم (س) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

(۲) ماضی کا صیغہ عین کلمہ کی حرکت کے ساتھ لکھ کر بریکٹ میں مضارع کی عین کلمہ کی حرکت لکھ دی جاتی ہے مثلاً

علم (_) جس سے مراد عَلِمَ يَعْلَمُ ہے

ماضی اور مضارع	باب	مادہ	ماضی اور مضارع	باب	مادہ
	(ن)	نظر		(ن)	سجد
	(س)	ضحک		(ن)	کتب
	(ن)	دخل		(ن)	خرج
	(ف)	رفع		(ن)	رزق
	(س)	فرح		(س)	علم
	(س)	حسب		(س)	تبع
	(ف)	ذبح		(ض)	غفر
	(ن)	عبد		(ض)	ملك
	(ن)	صدق		(ف)	قطع
	(ف)	ذهب		(ف)	منع
	(س)	حفظ		(ض)	صبر
	(ن)	ذكر		(س)	قبل
	(ح)	نعم		(ض)	نزل
	(ن)	غفل		(ف)	شقع
	(ن)	ترك		(س)	شهد
	(س)	جمل		(ك)	ضعف
	(ض)	رجع		(ض)	كسر
	(س)	عمل		(س)	حمد
	(ن)	طلب		(ن)	حكم
	(س)	رحم		(ك)	كبر
	(ن)	تقص		(س)	ركب

عربی میں ترجمہ کریں

۱۔ اے فاطمہ ! کیا تو جانتی ہے تجھے کس نے پیدا کیا؟
ہاں ! میں جانتی ہوں اللہ نے مجھے پیدا کیا

جاننا مادہ (ع ل م) باب (س)
پیدا کرنا مادہ (خ ل ق) باب (ن)

۲۔ اے لڑکے ! کیا تو جانتا ہے زید کہاں گیا؟
میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا

جاننا مادہ (ذ ہ ب) باب (ف)

۳۔ ۱۔ یٰھینا اللہ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے

دیکھنا مادہ (ن ظ ر) باب (ف)

۲۔ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

وہ جانتا ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور

وہ جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

نکلتا مادہ (خ ل ج) باب (ن)
نازل ہونا مادہ (ن ز ل) باب (ض)

۵۔ کیا تم (سب) عربی زبان سمجھتے ہو؟

سمجھنا مادہ (ف ہ م) باب (س)

﴿غیر صحیح افعال﴾

عربی زبان میں حروف مادہ کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے

۱۔ صحیح فعل

۲۔ غیر صحیح فعل

کسی فعل کے حروف مادہ میں یعنی فاء، عین یا لام کلمہ میں سے کسی جگہ پر اگر حمزہ آجائے، ایک ہی حرف دوسرے آجائے یا حرف علت (یعنی و اور ی میں سے کوئی حرف) آجائے تو وہ فعل غیر صحیح فعل کہلاتا ہے۔

غیر صحیح فعل کی درج ذیل اقسام ہیں

۱۔ **مَهْمُوز**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی جگہ حمزہ آجائے

مثلاً أَمَرَ - سَتَلَّ - قَرَأَ

۲۔ **مُضَاعَف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں کسی حرف کی تکرار ہو

مثلاً فَرَزَ - تَبَّتْ - خَضَضَ

۳۔ **مِثَال**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں فاکلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً وَجَدَ - وَعَدَ - يَسْتَرُ

۴۔ **أَجُوف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں عین کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً قَوْلٌ - خَوْفٌ - بَيْعٌ

۵۔ **نَاقِص**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں لام کلمہ کی جگہ حرف علت (و/ی) آجائے

مثلاً دَعَوْا - تَلَّوْا - هَدَى

۶۔ **لَفِيْف**: ایسا فعل جس کے حروف مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائے

مثلاً وَقَى - خَبَى - رَوَى

کسی فعل کے غیر صحیح ہونے کی صورت میں فعل کی گردان میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ کہیں تبدیلی کم ہوتی ہے کہیں زیادہ لیکن ہر تبدیلی ایک قاعدہ کے تحت ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگوں نے غیر صحیح افعال میں ہونے والی تبدیلیوں کے جس طرح قواعد مرتب کیئے واقعی وہ قابل تحسین ہیں۔ آئندہ آنے والے اسباق میں ضروری قواعد کو آسان کر کے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی اور مزید قواعد مطالعے میں اضافے کے ساتھ معلوم ہوتے جائیں گے۔ اس وقت تک ہم نے صرف ثلاثی مجرد ابواب پڑھے ہیں لہذا غیر صحیح افعال کے قواعد بھی فی الحال ثلاثی مجرد ابواب کی حد تک ہی سمجھیں گے۔

﴿مہموز﴾

جس فعل کے حروف مادہ میں کسی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز کہتے ہیں۔

اگر فاء کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں مثلاً اَمْرٌ - اَكْلٌ - اَخَذَ

اگر عین کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز العین کہتے ہیں مثلاً سَنَدٌ - يَنْسُ

اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ آجائے تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں مثلاً قَرَأَ

مہموز الفاء میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں جبکہ مہموز العین اور مہموز اللام میں بہت کم۔ مہموز الفاء میں اگر کسی لفظ میں دو ہمزہ اکٹھے ہو جائیں اس طرح کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے ہمزے کی حرکت کے موافق حرف میں لازماً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مثلاً اَمْرٌ سے اُمْرٌ
اَكْلٌ سے اُكْلٌ

اگر کسی لفظ میں ساکن ہمزہ سے پہلے کوئی اور حرف (ہمزہ کے علاوہ) متحرک ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

رَأْسٌ سے رَأْسٌ
ذَنْبٌ سے ذَنْبٌ
مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنٌ

نوٹ: ہم نے اب تک ثلاثی مجرد کے ۶ ابواب پڑھے ہیں ان ابواب کے مضارع میں ^{صرف} واحد متکلم کے صیغے میں یہ Situation واقع ہوتی ہے لہذا قاعدہ بھی صرف وہیں استعمال ہوگا

میں اسے حکم دیتا ہوں اَمْرُهُ

﴿مَضَاعِف﴾

ایسے اسماء و افعال جن کے حروف مادہ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آجائے۔ انہیں مضاعف کہتے ہیں۔
ایک ہی حرف کے دو مرتبہ آنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

- (۱) جب فا اور عین کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "بَبْر"
- (۲) جب فا اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "بُلُلْتُ"
- (۳) جب عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً "مَدَّد"

اس سبق میں ہم صرف تیسری صورت کے متعلق پڑھیں گے۔ یعنی وہ صورت جب حروف مادہ کا عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو مثلاً

(م د د) (ق ص ص) (ض ر ر) (د ع ع)

(ف ر ر) (ت ب ب) (م س س)

عین اور لام کلمہ کے حروف کے لیے ہم "مثلین" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ جن میں عین کلمہ مثل اول اور لام کلمہ مثل ثانی ہوگا۔ ایسی صورت میں کبھی مثلین کا ادغام کیا جائے گا اور کبھی نہیں۔

ادغام کی آئیڈیل صورت:

مثل اول ساکن اور مثل ثانی متحرک

مثل اول اگر ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کریں گے۔

مثل اول کو ساکن کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) مثل اول کی حرکت ماقبل منتقل کر کے (اگر ماقبل ساکن ہو) ورنہ

(۲) مثل اول کو زبردستی ساکن کر دیں گے یعنی حرکت ختم کر دیں گے۔

مثل ثانی اگر متحرک نہ ہو تو اسے متحرک نہیں کریں گے اور اس صورت میں ادغام نہیں ہوگا۔

مضاعف ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

- ۱- نَضَرَ يَنْضُرُ مثلاً ضَرَرَ يَضُرُّ سے ضَرُّ يَضُرُّ
- ۲- ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً فَرَرَ يَفِرُّ سے فَرُّ يَفِرُّ
- ۳- سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً مَسِسَ يَمْسَسُ سے مَسُّ يَمْسَسُ

ض ر ر (ن) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

د ع (ن) يَدْعُ الْيَتِيمَ

ح ض ض (ن) وَلَا يَخْضُ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ

ت ب ب (ن) تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

ق م م (ن) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ

م ن ن (ن) قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

ف ر (ض) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ

م م م (س) وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ

﴿ مِثَال ﴾

حروف مادہ میں فاکلہ اگر حرف علت یعنی ”و“ یا ”ی“ ہو تو اس فعل کو مثال کہتے ہیں۔

فاکلہ اگر ”و“ ہو تو مثال واوی مثلاً (و ج د) (و ع د) (و ذ ر)
 اگر ”ی“ ہو تو مثال یائی مثلاً (ی ق ن) (ی س ر) (ی ء س)
 مثال واوی میں تبدیلیاں زیادہ ہوتی ہیں اور مثال یائی میں تبدیلیاں کم

مثال واوی:

- مثال واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے استعمال نہیں ہوتا

- مثال واوی میں تبدیلی صرف مضارع معروف میں ہوتی ہے

- تبدیلی صرف ۳ ابواب میں ہوتی ہے۔

(۱)	فَتَحَ	يَفْتَحُ
(۲)	ضَرَبَ	يَضْرِبُ
(۳)	حَسِبَ	يَحْسِبُ

تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ مضارع معروف میں ”و“ گر جاتا ہے

مثلاً	و ه ب (ف)	وَهَبَ	يَهَبُ	(عطا کرنا)
	و ل ج (ض)	وَلَجَ	يَلِجُ	(داخل ہونا)
	و ر ث (ح)	وَرِثَ	يَرِثُ	(وارث ہونا)

مثال یائی:

مثال یائی ثلاثی مجرد کے ابواب (ن) اور (ح) سے استعمال نہیں ہوتا

ی س ر (ض)	يَسْرُ	يَسْرُ	يَسْرُ	(آسان ہونا)
ی ن ع (ف)	يَنْعُ	يَنْعُ	يَنْعُ	(میوے کا پکنا)
ی ت م (س)	يَتَمُّ	يَتَمُّ	يَتَمُّ	(یتیم ہونا)
ی ق ظ (ك)	يَقْظُ	يَقْظُ	يَقْظُ	(جاگنا)

مثال کے چند اور قواعد:

(۱) "و" ساکن کے ماقبل اگر کسرہ (زیر) ہو تو "و" کو "ی" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

(۲) "ی" ساکن کے ماقبل ضمہ (پیش) ہو تو "ی" کو "و" میں بدل دیتے ہیں۔

مثلاً وصل (افعال) سے مصدر اَوْضَالُ بنتا ہے۔

اَوْضَالُ سے اِيضَالُ

اور یقین (افعال) سے مصدر یُتَقِنُ بنتا ہے۔

یُنَقِّنُ سے یُوقِنُ

وج د (ض) وَوَجَدَكَ غَانِلًا

وَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحَضَّرًا

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ

وزر (ف) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى

ولج (ض) يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا

وع د (ض) الشَّيْطَانُ يَجْعَلُكُمُ الْفُقَرَاءَ

وع ظ (ض) وَهُوَ يَعِظُهُ

ورث (ح) إِنَّا نَخْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا

وَوَرِثَ سُلَيْمَنُ دَاوُدَ

وزر (ف) وَتَذَرُونَ الْأَجْرَةَ

دھب (ف) وَيَهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَا وَيَهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

یءس (س) لَا يَلْبَسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

﴿اَجْوَف﴾

حروف مادہ میں عین کلمہ اگر حرف علت یعنی ”و“ یا ”ی“ ہو تو اس فعل کو اجوف کہتے ہیں۔
 عین کلمہ اگر ”و“ ہو تو اجوف واوی مثلاً (ق و ل) (ک و ن) (غ و ف)
 اگر ”ی“ ہو تو اجوف یائی مثلاً (ب ی ع) (ز ی ذ) (ش ی ء)
 اجوف واوی فریادہ تردد ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱- نَصَرَ يَنْصُرُ

۲- سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف یائی فریادہ تردد ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲- سَمِعَ يَسْمَعُ

اجوف کے قواعد کا تعلق تین Situations کے ساتھ ہے۔ فعل کی گردان میں جہاں جو Situation واقع ہوگی اسی کے مطابق قاعدہ استعمال ہوگا۔

ما قبل	حرف علت	ما بعد
(۱) فتحہ	متحرک	متحرک
(۲) ساکن	متحرک	متحرک
(۳) فتحہ یا ساکن	متحرک	ساکن

قاعدہ نمبر (۱) حرف علت متحرک ہو، ما قبل فتحہ ہو اور ما بعد بھی متحرک ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف واوی	اجوف یائی
قَوْلَ سے قَالِ	زَيْدَ سے زَادَ
خَوْفًا سے خَافَ	شَيْءًا سے شَاءَ

قاعدہ نمبر (۲) حرف علت متحرک ہو، ما قبل ساکن ہو اور مابعد متحرک ہو تو حرف علت اپنی حرکت ما قبل کو منتقل کر کے خود اس حرکت کے موافق حرف میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً

اجوف یاوی		اجوف داوی	
يَزِيدُ	سے	يَقُولُ	سے
يَشَاءُ	سے	يَخَافُ	سے

قاعدہ نمبر (۳ الف) حرف علت متحرک ہو، ما قبل فتح یا ساکن ہو لیکن مابعد ساکن ہو تو حرف علت قاعدہ نمبر (۱) یا قاعدہ نمبر (۲) کی Application کے بعد ڈراپ ہو جاتا ہے۔ پھر

قاعدہ نمبر (۳ ب) کے تحت فاکلمہ کی حرکت کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ فاکلمہ کی حرکت تبدیل کی جائے یا نہیں۔ اصول یہ ہے کہ اگر فاکلمہ کی حرکت اصلی ہے تو وہ لازماً تبدیل ہوگی اور اگر منتقل ہو کر آئی ہے تو تبدیل نہیں ہوگی۔ تبدیل ہونے کی صورت میں باب (ن) اور (ک) میں پیش آتی ہے باقی میں زیر۔ جبکہ اجوف یاوی میں زیر ہی آتی ہے۔ مثلاً

اجوف یاوی		اجوف داوی	
زِيدُنْ	سے	قَوْلُنْ	سے
شَيْئُنْ	سے	خَوْفُنْ	سے
يَشَيْئُنْ	سے	يَقَوْلُنْ	سے
يَزِيدُنْ	سے	يَخَوْفُنْ	سے

قاعدہ (۳ ب) کا اطلاق اجوف کے ثلاثی مجرد ابواب میں ہی ہوتا ہے۔

- نوٹ: (۱) اجوف کے قاعدہ غیر (۳ ب) کا اطلاق ثلاثی مزید فیہ ابواب میں نہیں ہوتا
 (۲) اجوف کے قواعد کا اطلاق اسم اللہ، اسم التفضیل، الوان و عیوب اور افعال تعجب میں نہیں ہوتا
 (۳) اجوف میں مجہول ”فیل“ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے۔

قَوْلٌ	سے	قِيلَ
سَوْقٌ	سے	سُوقٌ
جِيءٌ	سے	جِيءٌ

قول (ن) وَأَذَقْنَا لِمَلِئِكَةٍ وَأَذَقْنَا لِمَلِئِكَةٍ

يَوْمَ نَقُولُ لِيَجْهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

وَأَذَقْنَا لَهُمْ

قوم (ن) يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلِئِكَةُ صَفًا

فَدَقَامَتِ الصَّلَاةُ

كون (ن) يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ

عوز (ن) أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

سوق (ن) وَسَيْقُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُرْمًا

خوف (س) وَلِيْمَنُ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ

زى و (ض) فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرْضًا

زادتهم إيمانًا

جى و (ض) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا

وجاء يومئذ بجهنم

شىء (س) إِنْ شَاءَ اللَّهُ

نَصَرَ يَنْصُرُ

مادہ: قول (ن)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
قَالُوا	قَالَا	قَالَ	مذکر	غائب
قُلْنَ	قَالَتَا	قَالَتْ	مؤنث	3rd Person
قُلْتُمْ	قُلْتُمَا	قُلْتَ	مذکر	حاضر
قُلْتُنَّ	قُلْتُمَا	قُلْتِ	مؤنث	2nd Person
قُلْنَا	قُلْنَا	قُلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَقُولُونَ	يَقُولَانِ	يَقُولُ	مذکر	غائب
يَقُلْنَ	تَقُولَانِ	تَقُولُ	مؤنث	3rd Person
تَقُولُونَ	تَقُولَانِ	تَقُولُ	مذکر	حاضر
تَقُلْنَ	تَقُولَانِ	تَقُولِينَ	مؤنث	2nd Person
نَقُولُ	نَقُولُ	أَقُولُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

سَمِعَ يَسْمَعُ

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
خَافُوا	خَافَا	خَافَ	مذکر	غائب
خِيفُوا	خِيفَا	خِيفَ	مؤنث	3rd Person
خِيفُوا	خِيفَا	خِيفَ	مذکر	حاضر
خِيفُوا	خِيفَا	خِيفَ	مؤنث	2nd Person
خِيفُوا	خِيفَا	خِيفَ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَخَافُونَ	يَخَافَانِ	يَخَافُ	مذکر	غائب
يَخَافُونَ	يَخَافَانِ	يَخَافُ	مؤنث	3rd Person
يَخَافُونَ	يَخَافَانِ	يَخَافُ	مذکر	حاضر
يَخَافُونَ	يَخَافَانِ	يَخَافُ	مؤنث	2nd Person
يَخَافُونَ	يَخَافَانِ	يَخَافُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

ضَرْبَ يَضْرِبُ

مادہ: ب ی ع (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
بَاعُوا	بَاعَا	بَاعَ	مذکر	غائب
بَعْنُ	بَاعَتَا	بَاعَتْ	مؤنث	3rd Person
بِعْتُمُ	بِعْتَمَا	بِعْتَا	مذکر	حاضر
بِعْتُنَّ	بِعْتَمَا	بِعْتَا	مؤنث	2nd Person
بِعْنَا		بِعْتَا	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَبِيعُونَ	يَبِيعَانِ	يَبِيعُ	مذکر	غائب
يَبِيعْنَ	تَبِيعَانِ	تَبِيعُ	مؤنث	3rd Person
تَبِيعُونَ	تَبِيعَانِ	تَبِيعُ	مذکر	حاضر
تَبِيعْنَ	تَبِيعَانِ	تَبِيعِينَ	مؤنث	2nd Person
نَبِيعُ		أَبِيعُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

سَمِعَ يَسْمَعُ

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
سَاءُوا	سَاءَا	سَاءَ	مذکر	غائب
سِئِنَ	سَاءَتَا	سَاءَتْ	مؤنث	3rd Person
سِئْتُمْ	سِئْتُمَا	سِئْتُ	مذکر	حاضر
سِئْتِنَّ	سِئْتُمَا	سِئْتِ	مؤنث	2nd Person
سِئْنَا		سِئْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَسَاءُونَ	يَسَاءَانِ	يَسَاءُ	مذکر	غائب
يَسِئْنَ	تَسَاءَانِ	تَسَاءُ	مؤنث	3rd Person
تَسَاءُونَ	تَسَاءَانِ	تَسَاءُ	مذکر	حاضر
تَسِئْنَ	تَسَاءَانِ	تَسَائِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَسَاءُ		أَسَاءُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

گان - يَكُونُ کے استعمالات

- گان کے معنی ہیں۔ وہ تھا

- يَكُونُ کے معنی ہیں۔ وہ ہو گا یا ہو جائے گا

گان عموماً ماضی کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے اور يَكُونُ عموماً صرف مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حال کے لیے زیادہ تر جملہ اسمیہ استعمال کیا جاتا ہے مثلاً

- زید بیمار ہے (جملہ اسمیہ)

- زید بیمار تھا (گان استعمال کریں گے)

- زید بیمار ہو جائے گا (يَكُونُ استعمال کریں گے)

جملہ اسمیہ پر گان کے داخل ہونے سے جملہ اسمیہ کی خبر حالت نصب میں چلی جاتی ہے۔ مندرجہ بالا جملوں کی عربی کچھ اس طرح ہوگی

- زید بیمار ہے "مَرِيضٌ"

- زید بیمار تھا "كَانَ زَيْدٌ مَرِيضًا"

- زید بیمار ہو جائے گا "يَكُونُ زَيْدٌ مَرِيضًا"

گان دراصل ایک فعل ناقص ہے۔ فعل ناقص اس فعل کو کہا جاتا ہے جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر بھی مفہوم واضح نہ کرے۔

جاءَ زَيْدٌ "زید آیا" مفہوم مکمل

ضَرَبَ زَيْدٌ "زید نے مارا" مفہوم مکمل

كَانَ زَيْدٌ "زید تھا" مفہوم نامکمل

مفہوم نامکمل اور واضح کرنے کے لیے مفعول کی ضرورت ہوتی ہے۔ گان کا فاعل دراصل گان کا اسم اور گان کا مفعول گان کی خبر

کہلاتے ہیں اور گان کی خبر حالت نصب میں ہوتی ہے۔ فاعل

گان اگرچہ فعل ناقص ہے لیکن اس پر فعل کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے یعنی فعل اگر اسم ظاہر ہے تو فعل ہمیشہ واحد آئے گا خواہ فاعل واحد ہو مثنیٰ ہو یا جمع ہو۔

كَانَتِ الْمُعَلِّمَةُ قَائِمَةً

كَانَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا

كَانَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ قَائِمَتَيْنِ

كَانَ الْمُعَلِّمَانِ قَائِمَيْنِ

كُنْتُ قَائِمًا

كُنْتُ قَائِمَةً

كَانَ قَائِمًا

كُنَّا قَائِمِينَ

كُنْتُمْ قَائِمَتَيْنِ

كَانَا قَائِمِينَ

كُنْتُمْ قَائِمِينَ

كَانُوا قَائِمِينَ

كُنْتُ قَائِمَةً

كَانَتْ قَائِمَةً

كُنْتُمْ قَائِمَتَيْنِ

كَانَتَا قَائِمَتَيْنِ

كُنْتُنَّ قَائِمَاتٍ

كُنَّ قَائِمَاتٍ

كَانَ اور يَكُونُ فعل کے ساتھ بھی استعمال ہوتے ہیں فعل کے ساتھ استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ كَانُ + ماضی = ماضی بعید

كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا)

كَانَ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۲۔ كَانُ + مضارع = ماضی استمراری

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا)

كَانَ اور فعل (مضارع) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

۳۔ يَكُونُ + ماضی = ماضی شکیہ

يَكُونُ كَتَبَ (اس نے لکھا ہوگا)

يَكُونُ اور فعل (ماضی) دونوں کی گردان ساتھ چلے گی

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطُّعَامَ

کچھ آفاقی صداقتیں (Universal truths) ہوتی ہیں جو زمانے سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ ماضی میں بھی وہی صداقت، حال میں بھی وہی صداقت اور مستقبل میں بھی وہی صداقت۔ زبانوں کا مسئلہ ہے کہ کوئی ایسا لفظ، فعل یا اسم نہیں ہے جو تینوں زمانوں پر بیک

وقت حاوی ہو۔ اس لئے مجبوراً ہرزبان میں ایسی آفاقی صداقت کو بیان کرنے کے لیے کسی ایک مخصوص زمانہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔
اردو میں اس کا اظہار زمانہ حال سے کرتے ہیں جبکہ عربی میں ماضی سے۔

كَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)
كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)
كَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَدُولًا (شیطان انسان کا دشمن ہے)

﴿ ناقص ﴾

حروف مادہ میں لام کلمہ اگر حرف علت یعنی "و" یا "ی" ہو تو اس فعل کو ناقص کہتے ہیں۔

لام کلمہ اگر "و" ہو تو ناقص واوی	مثلاً	(د ع و)	(ت ل و)	(ر ض و)
اگر "ی" ہو تو ناقص یائی	مثلاً	(ھ د ی)	(س ع ی)	(ن س ی)

ناقص واوی زیادہ تر دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- نَصَرَ يَنْصُرُ	مثلاً	دَعَوُ يَدْعُوُ
۲- سَمِعَ يَسْمَعُ	مثلاً	رَضُوَ يَرْضُوُ

ناقص یائی زیادہ تر تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ يَضْرِبُ	مثلاً	هَدَى يَهْدِي
۲- فَتَحَ يُفْتَحُ	مثلاً	سَعَى يَسْعَى
۳- سَمِعَ يَسْمَعُ	مثلاً	نَسِيَ يَنْسِي

ناقص کے قواعد:

(۱) حرف علت متحرک ہو اور ما قبل فتح ہو تو حرف علت الف میں تبدیل ہو جاتا ہے ناقص واوی میں اسے الف یعنی "ا" اور

ناقص یائی میں اسے الف مقصوری یعنی "ی" کی صورت میں لکھتے ہیں مثلاً

دَعَوُ سے دَعَا هَدَى سے هَدَى

الف مقصوری کے بعد اگر کوئی ضمیر مفعول کے طور پر آ جائے تو اس الف مقصوری کو بھی الف کی صورت میں ہی لکھتے ہیں مثلاً

عَصَى + هُ = عَصَاهُ

(۲) ناقص کا حرف علت اور صیغے کا حرف علت اکٹھے ہو جائیں تو ناقص کا حرف علت گر جاتا ہے پھر اگر ما قبل حرف پر زبر ہو تو وہ برقرار

رہتا ہے ورنہ صیغے کے حرف علت کی مناسبت سے حرکت لگائی جاتی ہے مثلاً

دَعَوُوا	سے	دَعَوَا	سے	نَسُوا
يَدْعُوْنَ	سے	يَدْعُوْنَ	سے	يَنْسُوْنَ
تَدْعُوْنَ	سے	تَدْعُوْنَ	سے	تَنْسُوْنَ
		هَدُوا	سے	هَدُوا

يَهْدِيُونَ سے يَهْدُونَ

تَهْدِيْنَ سے تَهْدِين

(۳) اور ما بعد ساکن ہونے پر حرف علت متحرک ہوا قبل فتح ہلکا حرف علت گر جاتا ہے مثلاً

دَعَوْتُ سے دَعَيْتُ هَدَيْتُ سے هَدَيْتُ

(۴) فعل ماضی میں پانچواں صیغہ یعنی ماضی مؤنث غائب کا صیغہ چوتھے صیغے یعنی واحد مؤنث غائب کے صیغے سے بنتا ہے مثلاً

دَعْتُ سے دَعَتَا هَدَيْتُ سے هَدَيْتَا

(۵) مضموم واو سے پہلے پیش ہو تو واو ساکن ہو جاتی ہے مثلاً

يَذْعُو سے يَذْعُوْ

مضموم یاء سے پہلے زیر ہو تو یاء ساکن ہو جاتی ہے

يَهْدِي سے يَهْدِيْ

(۶) کسی لفظ کے آخر میں آنے والی واو ”و“ (جو عموماً ناقص واوی کلام کلمہ ہوتا ہے) کے ماقبل کسرہ ہو تو ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل

کر دیتے ہیں مثلاً

رَضُو سے رَضِيْ

(۷) جب ”و“ کسی لفظ میں تین حروف یا اس کے بھی بعد واقع ہو اور اس کے ماقبل ضمّہ نہ ہو تو بھی ”و“ کو ”ی“ میں تبدیل کر

دیتے ہیں مثلاً

يَرْضُو سے يَرْضِيْ

نوٹ: قاعدہ نمبر ۶ اور ۷ کا اطلاق زیادہ تر ماضی مجہول اور مضارع مجہول پر ہوتا ہے۔

دَعُو (ن) يَا رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا

رَضُو (س) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

هَدِي (ض) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

سَعِي (ف) يَوْمَ تَرٰى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبَاَيْمَانِهِمْ

نَسِي (س) وَنَسِي خَلْقَهُ

نَصَرَ يَنْصُرُ

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
دَعَوَا	دَعَوَا	دَعَا	مذکر	غائب
دَعَوْنَ	دَعَتَا	دَعَتْ	مؤنث	3rd Person
دَعَوْتُمْ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتَ	مذکر	حاضر
دَعَوْتُنَّ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتِ	مؤنث	2nd Person
دَعَوْنَا		دَعَوْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَدْعُونَ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوُ	مذکر	غائب
يَدْعُونَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوُ	مؤنث	3rd Person
تَدْعُونَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوُ	مذکر	حاضر
تَدْعُونَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعِينَ	مؤنث	2nd Person
نَدْعُوُ		أَدْعُوُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: رخص (س)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
رَضُوا	رَضِيَا	رَضِيَ	مذکر	غائب
رَضِيْن	رَضِيْتَا	رَضِيْتُ	مؤنث	3rd Person
رَضِيْتُمْ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُ	مذکر	حاضر
رَضِيْتُنَّ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُ	مؤنث	2nd Person
رَضِيْنَا		رَضِيْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَرْضُونَ	يَرْضِيَانِ	يَرْضِي	مذکر	غائب
يَرْضِيْنَ	تَرْضِيَانِ	تَرْضِي	مؤنث	3rd Person
تَرْضُونَ	تَرْضِيَانِ	تَرْضِي	مذکر	حاضر
تَرْضِيْنَ	تَرْضِيَانِ	تَرْضِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَرْضِي		أَرْضِي	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

ضَرْبَ يَضْرِبُ مادہ: ج ب و (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
جَبَّوْا	جَبَّوَا	جَبَا	مذکر	غَائِب
جَبَّوْنَ	جَبَّتَا	جَبَّتْ	مؤنث	3rd Person
جَبَّوْتُمْ	جَبَّوْتُمَا	جَبَّوْتُ	مذکر	حَاضِر
جَبَّوْتُنَّ	جَبَّوْتُمَا	جَبَّوْتِ	مؤنث	2nd Person
جَبَّوْنَا		جَبَّوْتُ	مذکر مؤنث	مؤکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَجْبُونُ	يَجْبِيَانِ	يَجْبِيُ	مذکر	غَائِب
يَجْبِيْنَ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيُ	مؤنث	3rd Person
تَجْبُونُ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيُ	مذکر	حَاضِر
تَجْبِيْنَ	تَجْبِيَانِ	تَجْبِيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَجْبِيُ		أَجْبِيُ	مذکر مؤنث	مؤکلم 1st Person

فَتْحٌ يَفْتَحُ

مادہ: س ع ی (ف)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
سَعَوْا	سَعِيَا	سَعَى	مذكر	غائب
سَعَيْنَ	سَعَتَا	سَعَتْ	مؤنث	3rd Person
سَعَيْتُمْ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتَ	مذكر	حاضر
سَعَيْتُنَّ	سَعَيْتُمَا	سَعَيْتِ	مؤنث	2nd Person
سَعَيْنَا		سَعَيْتُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَسْعُونَ	يَسْعِيَانِ	يَسْعَى	مذكر	غائب
يَسْعَيْنَ	تَسْعِيَانِ	تَسْعَى	مؤنث	3rd Person
تَسْعُونَ	تَسْعِيَانِ	تَسْعَى	مذكر	حاضر
تَسْعَيْنَ	تَسْعِيَانِ	تَسْعَيْنَ	مؤنث	2nd Person
نَسْعَى		أَسْعَى	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

سَمِعَ يَسْمَعُ

مادہ: ن سرى (س)

جمع	مثنى	واحد	ماضى	
نَسُوا	نَسِيَا	نَسِيَ	مذكر	غائب
نَسِينِ	نَسِيَتَا	نَسِيْتُ	مؤنث	3rd Person
نَسِيْتُمْ	نَسِيْتُمَا	نَسَيْتَ	مذكر	حاضر
نَسِيْتُنَّ	نَسِيْتُمَا	نَسَيْتِ	مؤنث	2nd Person
	نَسِينَا	نَسَيْتُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

جمع	مثنى	واحد	مضارع	
يُنْسُونَ	يُنْسِيَانِ	يُنْسِي	مذكر	غائب
يُنْسِينَ	تُنْسِيَانِ	تُنْسِي	مؤنث	3rd Person
تُنْسُونَ	تُنْسِيَانِ	تُنْسِي	مذكر	حاضر
تُنْسِينَ	تُنْسِيَانِ	تُنْسِينَ	مؤنث	2nd Person
	نُنْسِي	أُنْسِي	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

ضَرَبَ يَضْرِبُ

مادہ: حودی (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
هَدَوْا	هَدَيَا	هَدَى	مذکر	غائب
هَدَيْنَ	هَدَتَا	هَدَتْ	مؤنث	3rd Person
هَدَيْتُمْ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتَ	مذکر	حاضر
هَدَيْتُنَّ	هَدَيْتُمَا	هَدَيْتِ	مؤنث	2nd Person
	هَدَيْنَا	هَدَيْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَهْدُونَ	يَهْدِيَانِ	يَهْدِي	مذکر	غائب
يَهْدِينِ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِي	مؤنث	3rd Person
تَهْدُونَ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِي	مذکر	حاضر
تَهْدِينِ	تَهْدِيَانِ	تَهْدِينِ	مؤنث	2nd Person
	نَهْدِي	أَهْدِي	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

﴿ لَفِيف ﴾

حروف مادہ میں اگر دو جگہ پر حرف علت آجائے تو اس فعل کو لفیف کہتے ہیں۔ مثلاً (وق ی) - (س و ی) - (ح ی ی) لفیف کی دو اقسام ہیں۔

(۱) لفیف مفروق: جب دونوں حروف علت کے درمیان کوئی اور حرف آجائے تو اسے لفیف مفروق کہتے ہیں
مثلاً (وق ی) (وف ی) (ول ی)

(۲) لفیف مقرون: جب دونوں حروف علت ساتھ ساتھ واقع ہوں تو اسے لفیف مقرون کہتے ہیں
مثلاً (ر و ی) (ھ و ی) (ح ی ی)

لفیف مفروق

- ثلاثی مجرد کے تین ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲- سَمِعَ يَسْمَعُ

۳- حَسِبَ يَحْسِبُ

- لفیف مفروق = مثال + ناقص

مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱- وق ی (ض) وَقَى يُوَقِي

وقى يوقى

۲- وھ ی (س) وَهَى يُوْهِى

وهى يوهى

۳- ول ی (ح) وَلَى يُوْلِي

ولى يولى

- فاعلمہ پر ہمیشہ ”و“ اور لام کلمہ پر ”ی“ آتا ہے

لفیف مقرون

- ثلاثی مجرد کے دو ابواب سے استعمال ہوتا ہے

۱- ضَرَبَ يَضْرِبُ

۲- سَمِعَ يَسْمَعُ

- لفیف مقرون = اجوف + ناقص

صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہوگا

۱- ر و ی (ض) رَوَى يَرْوِي

روى يروى

۲- ح ی ی (س) حَبِيَّ يَخْبِي

خبى يخبى

- عین کلمہ پر ”و“ اور لام کلمہ پر ”ی“ آتا ہے

نوٹ: (۱) فاوورین کلمہ پر حروف علت کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں اور اگر ہیں تو ان سے فعل استعمال نہیں ہوتا

مثلاً "وَيْلٌ - يَوْمٌ"

(۲) بعض اوقات لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے۔ مثلاً (ح ی ی) - (ع ی ی)

ایسی صورت میں مثلین کا ادغام کرنا یا ناکرنا دونوں جائز ہیں

ح ی ی (س) حَبِيْبٌ يَحْيِيْ يَٰ حَيُّ (زندہ ہونا)

ع ی ی (س) عَبِيْبٌ يَعْنِيْ يَٰ عَيْ (تھک جانا)

موت (ن) ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيِي

ح ی ی (س) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيِي

ع ی ی (س) اَفْعَيْتَنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ

﴿ ابواب ثلاثی مزید فیہ ﴾

ہم جانتے ہیں کہ فعل ثلاثی مجرد سے مراد تین حروف پر مشتمل مادے کا ایسا فعل ہے جسکے اصلی حروف میں مزید کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو۔ کسی فعل کے مادے کے اصلی حروف معلوم کرنے کے لیے ہمیں فعل ماضی کے پہلے صیغے کی طرح رجوع کرنا پڑتا ہے کیونکہ ثلاثی مجرد افعال کے ماضی کے پہلے صیغے میں ہمیں صرف مادے کے ہی تین حروف ملتے ہیں۔ اگر ثلاثی مجرد افعال میں مادے کے حروف کے ساتھ ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا جائے تو وہ فعل ثلاثی مجرد نہیں رہتا بلکہ ثلاثی مزید فیہ بن جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد افعال کے چھ ابواب ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم ثلاثی مزید فیہ افعال کے آٹھ ابواب کا مطالعہ کریں گے۔

- ثلاثی مزید فیہ کے ماضی کے پہلے صیغے میں زائد حروف کا اضافہ یا تو ناقصہ سے پہلے ہوتا ہے یا فا اور عین کلمہ کے درمیان ہوتا ہے۔ کسی باب میں ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے کسی میں دو کا اور کسی میں تین کا۔

- ایک مادہ ثلاثی مجرد کے باب سے ثلاثی مزید فیہ کے باب میں آتا ہے تو اسکے مفہوم میں بھی تبدیل واقع ہوتی ہے یہ تبدیلی اس باب کی خصوصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر باب کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں ہم ہر باب کی صرف ایک اہم خصوصیت کا مطالعہ کریں گے باقی خصوصیات ہمیں مطالعے میں اضافے کے ساتھ ساتھ معلوم ہونگی

ثلاثی مجرد ابواب کے مصدر کا پتہ ہمیں یا تو ڈکشنری سے چلتا ہے یا پھر اہل زبان سے سکر۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ ابواب کے نام ہی ان ابواب کے مصدر ہوتے ہیں اور ثلاثی مزید فیہ ابواب کے مصدر ہمیں باب کے معنی بتانے میں اہم کردار ادا کریں گے کیونکہ تقریباً سب الفاظ عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں جو ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں۔
ثلاثی مزید فیہ کے درج ذیل آٹھ ابواب ہم نے پڑھنے ہیں:-

- ۱- اَفْعَال
- ۲- تَفْعِيل
- ۳- مُفَاعَلَه
- ۴- تَفَعُّل
- ۵- تَفَاعُل
- ۶- اِفْتِعَال
- ۷- اِنْفِعَال
- ۸- اِسْتِفْعَال

﴿اَفْعَالٌ﴾

اس باب کے نام کے وزن پر استعمال ہونے والے بہت سے الفاظ ہم اردو زبان میں استعمال کرتے ہیں مثلاً

اَقْرَارٌ	اِنْكَارٌ	اِخْرَاجٌ	اِكْرَامٌ
اِسْلَامٌ	اِنْصَافٌ	اِنْفَاقٌ	اِدْغَامٌ
اِرْسَالٌ	اِسْرَافٌ	اِخْتِسانٌ	اِنْذَارٌ
اِعْرَاضٌ	اِصْلَاحٌ	اِنْعَامٌ	اِفْهَامٌ
	اِفْعَالًا	يُفْعِلُ	اَفْعَلٌ

یہ باب فعل لازم کو متعدی بنانے کے کام آتا ہے۔ خصوصیت :-

(ارتنا)	يُنزِلُ	نَزَلَ	(ض)	نزل	مثلاً
(اتارتا)	يُنزِلُ	أَنْزَلَ	(افعال)		
(کلنا)	يَخْرُجُ	خَرَجَ	(ن)	خرج	
(نکلنا)	يُخْرِجُ	أَخْرَجَ	(افعال)		
(داخل ہونا)	يَدْخُلُ	دَخَلَ	(ن)	دخل	
(داخل کرنا)	يُدْخِلُ	أَدْخَلَ	(افعال)		
(نازل کرنا)	اَنْزَالًا	يُنزِلُ	أَنْزَلَ	نزل	

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

رسل أرسل يرسل إرسالاً (بھیجا)

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

نعم أنعم ينعم إنعاماً (انعام کرنا)

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

يَبْنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

خ ر ج أَخْرَجَ يُخْرِجُ أَخْرَاجًا (نكالا)
 اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاءُ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى
 الظُّلُمَاتِ . أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ن ذ ر أَنْذَرَ يُنذِرُ أَنْذَارًا (خبردار کرنا)
 إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا
 إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلْتَظِي

ن ف ق أَنْفَقَ يُنْفِقُ انْفَاقًا (خرچ کرنا)
 وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
 وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ

ط ع م أَطْعَمَ يُطْعِمُ اطْعَامًا (کھلانا)
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

د خ ل ادْخَلَ يُدْخِلُ ادْخَالًا (داخل کرنا)
 وَأَدْخَلْنَا هُمْ فِي رَحْمَتِنَا
 يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ

ب ل غ أَبْلَغَ يُبْلِغُ ابْلَاغًا (پہنچانا)
 لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي

ف ل ح أَفْلَحَ يُفْلِحُ افْلَاحًا (فلح پانا)
 قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

م م ن آمَنَ يُؤْمِنُ ائِمَانًا (ایمان لانا)
 آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَرُسُلِهِ
 يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ

ح ب ب	أَحَبُّ	يُحِبُّ	إِخْبَانًا	(محبت کرنا)
	مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَأَخْبَنِي بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ			
و ل ج	أَوْلَجُ	يُؤَلِّجُ	إِيْلًا جَا	(داخل کرنا)
	يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ			
ی ق ت	أَيَقِنُ	يُوقِنُ	إِيْقَانًا	(یقین رکھنا)
	وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ			
م و ت	أَمَاتُ	يُمِيتُ	إِمَاتَةً	(مارنا)
	فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ			
ز ی غ	أَزَاغُ	يُزَيِّغُ	إِزَاغَةً	(میرھا کرنا)
	فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ			
ل ه و	أَلْهَى	يُلْهِي	إِلْهَاءً	(غائل کرنا)
	أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ			
ذ ی	أَذَى	يُؤْذِي	إِذَاءً	(اذیت دینا)
	لِمَ تُوذُّونَنِي			
و ح ی	أَوْحَى	يُوحِي	إِيْحَاءً	(وحی کرنا)
	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ			
ح ی ی	أَخِي	يُخِي	إِيْحَاءً	(زندہ کرنا)
	الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا			

باب (اَفْعَال)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
أَفْعَلُوا	أَفْعَلَا	أَفْعَلَ	مذکر	غائب
أَفْعَلْنَ	أَفْعَلَتَا	أَفْعَلْتَ	مؤنث	3rd Person
أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتِ	مذکر	حاضر
أَفْعَلْتُنَّ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
أَفْعَلْنَا		أَفْعَلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يُفْعَلُونَ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُ	مذکر	غائب
يُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ	مؤنث	3rd Person
تُفْعَلُونَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ	مذکر	حاضر
تُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلِينَ	مؤنث	2nd Person
نُفْعَلُ		أُفْعَلُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

﴿تفعیل﴾

تعلیم	تدریس	تصدیق	تکذیب	تکریم
ترسیل	تسلیم	تکفیر	تدبیر	تقدیر
تکویر	تذلیل	تعریف	ترغیب	تذکیر
تجدید	تجوید	تنزیل	تسبیح	تنبیہ
توحید	تبدیل	تضحیک	تفہیم	
فَعَلَ	يُفَعِّلُ	تَفْعِيلاً	تَفْعِلَةٌ	

خصوصیت :- فعل لازم کو فعل متعدی میں تبدیل کرتا ہے۔

ع ل م عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيمًا (سکھانا)

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ . خَلَقَ الْإِنْسَانَ . عَلَّمَهُ الْبَيَانَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ن ز ل نَزَلَ يُنَزِّلُ تَنْزِيلاً (نازل کرنا)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

س ب ح سَبَّحَ يُسَبِّحُ تَسْبِيحًا (سبح کرنا)

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

ک ل م كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيمًا (کلام کرنا)

كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

ک ذ ب كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيبًا (جھٹلانا)

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّبْنِ

حدث	حَدَّثَ	يُحَدِّثُ	تَحْدِيثًا	(بیان کرنا)
قدم	قَدَّمَ	يَقْدِمُ	تَقْدِيمًا	
اخر	أَخَّرَ	يَأْخُرُ	تَأْخِيرًا	
	عَلِمْتُ نَفْسَ " مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ			
ودع	وَدَّعَ	يُودِّعُ	إِنْدَاعًا	(چھوڑ دینا)
	مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ			
یسر	يَسَّرَ	يُسَيِّرُ	تَيْسِيرًا	(آسان کرنا)
	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَسَتَيْسِرُهُ لِلْيُسْرَىٰ			
عدد				" وَيَلَّ" لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ
صور	صَوَّرَ	يُصَوِّرُ	تَصْوِيرًا	(صورت بنانا)
	هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ			
بین	بَيَّنَّ	يُبَيِّنُ	تَبْيِينًا	(واضح کر دینا)
	كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِعِبَادِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ			
زکو	زَكَّى	يُزَكِّي	تَزْكِيَةً	(پاک کرنا)
	قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَلَا يَكْفُرْهُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ			
جلی	جَلَّى	يُجَلِّي	تَجْلِيَةً	(روشن کرنا۔ ظاہر کرنا)
	وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا			

وصی وصی یوصی توصیة (وصیت کرنا)

وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

سوی سویی یسویی تسویی (برابر کرنا۔ سنوارنا)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا
فَإِذَا سَوَّيْتَهُ، وَنَفَخْتَ فِيهِ مِنْ رُوحِي

(تَفْعِيلُ)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
فَعَّلُوا	فَعَّلَا	فَعَّلَ	مذکر	غائب
فَعَّلَنَ	فَعَّلَتَا	فَعَّلَتْ	مؤنث	3rd Person
فَعَّلْتُمْ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتَ	مذکر	حاضر
فَعَّلْتُنَّ	فَعَّلْتُمَا	فَعَّلْتِ	مؤنث	2nd Person
فَعَّلْنَا		فَعَّلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يُفَعِّلُونَ	يُفَعِّلَانِ	يُفَعِّلُ	مذکر	غائب
يُفَعِّلَنَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُ	مؤنث	3rd Person
تُفَعِّلُونَ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلُ	مذکر	حاضر
تُفَعِّلُنَّ	تُفَعِّلَانِ	تُفَعِّلِينَ	مؤنث	2nd Person
نُفَعِّلُ		أُفَعِّلُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

﴿مُفَاعَلَةٌ﴾

مراقبه	مناظره	مجاهده	مشاهده	مقابلہ
مطالبہ	مقاربہ	معالجہ	مباہلہ	مراسلہ
مشاعرہ	معاشرہ	مقاتلہ	محاصرہ	معاشقہ
			مذاکرہ	مباحثہ

فَاعِلٌ يَفَاعِلُ مُفَاعَلَةٌ يَا فِعَالًا

خصوصیت: مشارکت:- دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اس طرح شریک ہوں کہ ایک فاعل ہو اور دوسرا مفعول

خ د ع خَادِعٌ يُخَادِعُ مُخَادِعَةٌ (دھوکا دینا)

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يُخَادِعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

ن ف ق نَافِقٌ يُنَافِقُ مُنَافِقَةٌ (مناق ہونا)
نَافِقٌ خَنْظَلَةٌ

ق ت ل قَاتِلٌ يُقَاتِلُ مُقَاتِلَةٌ (جنگ کرنا)

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفَا

ج ه د جَاهِدٌ يُجَاهِدُ مُجَاهِدَةٌ (جہاد کرنا)

مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ

ج د ل جَادِلٌ يُجَادِلُ مُجَادِلَةٌ (جھگڑنا)

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

ظ ه ر ظَاهِرٌ يُظَاهِرُ مُظَاهِرَةٌ (اظہار کرنا)

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَاءِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ

ح ف ظ حَافِظٌ يُحَافِظُ مَحَافِظَةً (محافظت کرنا)

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

د ف ع دَافِعٌ يُدَافِعُ مَدَافِعَةً يَافِغًا (دفاع کرنا)

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا

ض ع ف ضَاعِفٌ يُضَاعِفُ مُضَاعِفَةً (بڑھانا۔ دوگنا کرنا)

إِنَّ اللَّهَ يُضَاعِفُ أَجْرَ مَنْ يَشَاءُ

ه ج ر هَاجِرٌ يُهَاجِرُ مَهَاجِرَةً (ہجرت کرنا۔ چھوڑ دینا)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ أَوْوُوا وَنَصَرُوا
أُولَٰئِكَ الْمُؤْمِنُونَ حَقَّ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

م خ ذ أَخَذَ يُؤْخِذُ مُؤَاخَذَةً (گرفت کرنا)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

ح ج ح حَاجٌ يُحَاجُّ مَحَاجَّةً

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ

وَعَدَ يُؤَاعِدُ مُوَاعِدَةً يَافِغًا

وَأَدَّاعِدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

ر و د رَاوَدَ يُرَاوِدُ مُرَاوِدَةً

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

ع ف و عَافَا يُعَافِي مُعَافَاةً (صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي

ن د ی نَادَى يُنَادِي نِدَاءً (پکارنا)

إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا

و ر ی وَارَى يُوَارِي مُوَارَاةً

كَيْفَ يُوَارِي سُوْرَةَ أَحْيَى

(مُفَاعَلَةٌ)

جمع	مثنى	واحد	ماضى	
فَاعَلُوا	فَاعَلَا	فَاعَلَ	مذكر	غائب
فَاعَلْنَ	فَاعَلَتَا	فَاعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
فَاعَلْتُمْ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتَ	مذكر	حاضر
فَاعَلْتُنَّ	فَاعَلْتُمَا	فَاعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
	فَاعَلْنَا	فَاعَلْتُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

جمع	مثنى	واحد	مضارع	
يُفَاعِلُونَ	يُفَاعِلَانِ	يُفَاعِلُ	مذكر	غائب
يُفَاعِلْنَ	تُفَاعِلَانِ -	تُفَاعِلُ	مؤنث	3rd Person
تُفَاعِلُونَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلُ	مذكر	حاضر
تُفَاعِلْنَ	تُفَاعِلَانِ	تُفَاعِلِينَ	مؤنث	2nd Person
	نُفَاعِلُ	أُفَاعِلُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

﴿تَفَعَّلَ﴾

تذکر	تکبر	تبسم	تحفظ
تعجب	تجمل	تردد	تنزل
تعلم	تربص	تشکر	تجسس
تصدق	تقدم	تکلف	تصرف
تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعَّلَا	

خصوصیت :- اس باب کی سب سے نمایاں خصوصیت تکلف ہے۔ جس فعل کا ذکر ہو رہا ہو اس کو خود حاصل کرنا۔

علم	تَعَلَّمَ	يَتَعَلَّمُ	تَعَلَّمْنَا	(سیکنا)
	خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ			
ذکر	تَذَكَّرَ	يَتَذَكَّرُ	تَذَكَّرْنَا	(یاد کرنا (to recall)
	يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى			
فکر	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكَّرْنَا	(غور و فکر کرنا)
	وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ			
دبّر	تَدَبَّرَ	يَتَدَبَّرُ	تَدَبَّرْنَا	(غور و فکر کرنا)
	أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ			
کالم	تَكَلَّمَ	يَتَكَلَّمُ	تَكَلَّمْنَا	
	لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَدِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ			
صدق	تَصَدَّقَ	يَتَصَدَّقُ	تَصَدَّقْنَا	(صدقہ کرنا)
	وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا			

تَنزِلُ يَنْزِلُ تَنْزِيلًا (نازل ہونا)

تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نوٹ:- فعل مضارع کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھی ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک "ت" کو گرا دینا جائز ہے۔

تَنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

خ ب ط تَخْبِطُ يَتَخَبَّطُ تَخْبِطًا (باؤلا کر دینا)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبْوٰٓا لَا يَقُوْمُوْنَ كَمَا يَقُوْمُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

م خ ر تَأَخَّرَ يَتَأَخَّرُ تَأَخَّرًا (دیر کرنا)

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ

ج س س تَجَسَّسَ يَتَجَسَّسُ تَجَسَّسًا (تجسس کرنا)

لَا يَتَجَسَّسُ الْمُؤْمِنُوْنَ

و ك ل تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكَّلًا (توکل کرنا)

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

ط و ع تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ تَطَوَّعًا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

م ی ز تَمَيَّزَ يَتَمَيَّزُ تَمَيَّزًا (پھٹ جانا)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ

و ف ی تَوَفَّى يَتَوَفَّى تَوَفًى (پورا پورا لینا)

وَمَنْ تَوَفَّتْهُ مُنَا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

(تَفَعَّلَ)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
تَفَعَّلُوا	تَفَعَّلَا	تَفَعَّلَ	مذکر	غائب
تَفَعَّلْنَ	تَفَعَّلَتَا	تَفَعَّلَتْ	مؤنث	3rd Person
تَفَعَّلْتُمْ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتَ	مذکر	حاضر
تَفَعَّلْتُنَّ	تَفَعَّلْتُمَا	تَفَعَّلْتِ	مؤنث	2nd Person
تَفَعَّلْنَا		تَفَعَّلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَتَفَعَّلُونَ	يَتَفَعَّلَانِ	يَتَفَعَّلُ	مذکر	غائب
يَتَفَعَّلْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُ	مؤنث	3rd Person
تَتَفَعَّلُونَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلُ	مذکر	حاضر
تَتَفَعَّلْنَ	تَتَفَعَّلَانِ	تَتَفَعَّلِينَ	مؤنث	2nd Person
نَتَفَعَّلُ		أَتَفَعَّلُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

﴿تَفَاعُلٌ﴾

توازن	تعارف	تغابن	تفاخر	تکاثر
تناسب	تصادم	تعاقب	تواتر	تعاون
تدارک	تناظر	تقابل	تجاوز	تناسل
		تَفَاعُلًا	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلٌ

خصوصیت: تشارک: کسی کام کے ہونے میں دو افراد یا دو چیزوں کا شریک ہونا اس شرط کے ساتھ کہ دونوں فاعل ہوں۔

غ م ز تَغَامَرُ يَتَغَامَرُ تَغَامَرًا (ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا)

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَرُونَ

د ر س تَدَارَسُ يَتَدَارَسُ تَدَارُسًا (باہم پڑھنا)

يَنْتَلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ

ع ق ب تَعَاقَبُ يَتَعَاقَبُ تَعَاقِبًا (یکے بعد دیگرے آنا)

إِنَّ الْعُسْرَ وَالْيُسْرَ يَتَعَاقَبَانِ

ن ص ر تَنَاصَرُ يَتَنَاصَرُ تَنَاصِرًا (ایک دوسرے کی مدد کرنا)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصِرُونَ

خ ف ت تَخَافَتُ يَتَخَافَتُ تَخَافَتَا (ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات کرنا)

وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ

ن ز ع تَنَازَعُ يَتَنَازَعُ تَنَازَعًا (باہم جھگڑنا)

لَا يَتَنَازَعُ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْمَالِ

ک ث ر تَكَاثَرُ يَتَكَاثَرُ تَكَاثُرًا (باہم کثرت طلب کرنا)

أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

فخر	تَفَاخَرُ	يَتَفَاخَرُ	تَفَاخَرَا	(ایک دوسرے پر فخر کرنا)
	أَنَا الْخَيُودُ الدُّنْيَا لِعَبِّ "وَلَهُوَ" وَرِيئَةٌ "وَتَفَاخَرُ" بَيْنَكُمْ وَتَكَأَثُرُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ			
سہل	تَسَاءَلُ	يَتَسَاءَلُ	تَسَاءَلَا	(ایک دوسرے سے سوال کرنا)
	عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ			
حباب	تَحَابُّ	يَتَحَابُّ	تَحَابُّا	(ایک دوسرے سے محبت کرنا)
	وَرَجُلَانِ تَحَابُّا فِي اللَّهِ			
جوز	تَجَاوَزُ	يَتَجَاوَزُ	تَجَاوَزَا	
	وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ			
دین	تَذَايُنُ	يَتَذَايُنُ	تَذَايُنَا	(ایک دوسرے کو ادھا دینا)
	إِذَا تَذَايَنْتُمْ بِذُنُوبِكُمْ			
علو	تَعَالَى	يَتَعَالَى	تَعَالَيْنَا	(بلند و برتر ہونا)
	فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ			
عطی	تَعَاطَى	يَتَعَاطَى	تَعَاطَيْنَا	
	فَمَا دُوَّصَا جِبْتَهُمْ فَتَعَاطَى فَتَعَقَّرَ			
وصی	تَوَاصَى	يَتَوَاصَى	تَوَاصَيْنَا	(ایک دوسرے کو وصیت کرنا)
	وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ			

(تَفَاعُلٌ)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
تَفَاعَلُوا	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلَ	مذكر	غائب
تَفَاعَلْنَ	تَفَاعَلَتَا	تَفَاعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
تَفَاعَلْتُمْ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتُمْ	مذكر	حاضر
تَفَاعَلْتُنَّ	تَفَاعَلْتُمَا	تَفَاعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
تَفَاعَلْنَا		تَفَاعَلْتُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَتَفَاعَلُونَ	يَتَفَاعَلَانِ	يَتَفَاعَلُ	مذكر	غائب
يَتَفَاعَلْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُ	مؤنث	3rd Person
تَتَفَاعَلُونَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلُ	مذكر	حاضر
تَتَفَاعَلْنَ	تَتَفَاعَلَانِ	تَتَفَاعَلِينَ	مؤنث	2nd Person
نَتَفَاعَلُ		اتَفَاعَلُ	مذكر مؤنث	متكلم 1st Person

﴿اِفْتَعَال﴾

اجتهاد	اقتباس	اقتدار	اجتناب	اختلاف
اختیار	اجتماع	امتحان	اشتعال	اكتساب
اختصار	اعتبار	اعتراف	اهتمام	احترام
انتقال	انتخاب	انتشار	انتظار	انتقام

اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ اِفْتَعَالًا

خصوصیت :- جس فعل کا ذکر ہو اس کو اہتمام سے کرنا اہمیت دے کر کرنا

نوٹ :- باب افعال کا ہمزہ، ہمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ب اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا (کمانا)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

ق ر ب اِقْتَرَبَ يَقْتَرِبُ اِقْتِرَابًا (قریب ہونا)

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ

ع م ج اجْتَمَعَ يَجْتَمِعُ اجْتِمَاعًا (اکٹھ ہونا)

وَرَجُلَانِ تَحَابُّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

ع ر ف اعْتَرَفَ يَعْتَرِفُ اعْتِرَافًا (اعتراف کرنا)

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ

ن ق م اِنْتَقَمَ يَنْتَقِمُ اِنْتِقَامًا (انتقام لینا)

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ

ع ذ ر اعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ اعْتِذَارًا (عذر پیش کرنا)

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ

(اِفْتَعَال)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
اِفْتَعَلُوا	اِفْتَعَلَا	اِفْتَعَلَ	مذکر	غائب
اِفْتَعَلُنِ	اِفْتَعَلَتَا	اِفْتَعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
اِفْتَعَلْتُمْ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتِ	مذکر	حاضر
اِفْتَعَلْتُنَّ	اِفْتَعَلْتُمَا	اِفْتَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
اِفْتَعَلْنَا	اِفْتَعَلْنَا	اِفْتَعَلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَفْتَعِلُونَ	يَفْتَعِلَانِ	يَفْتَعِلُ	مذکر	غائب
يَفْتَعِلُنَّ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَفْتَعِلُونَ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلُ	مذکر	حاضر
تَفْتَعِلُنَّ	تَفْتَعِلَانِ	تَفْتَعِلِينَ	مؤنث	2nd Person
نَفْتَعِلُ	نَفْتَعِلُ	اَفْتَعِلُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

تفعّل اور تفاعل کے خصوصی قواعد

ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ

- باب تفعّل اور تفاعل کا "ف" کلمہ اگر مندرجہ بالا حروف میں سے کوئی حرف ہو تو ان دونوں ابواب کی "ت" تبدیل ہو کر وہی حرف بن جاتی ہے جو "ف" کلمہ پر ہے۔ پھر ادغام کے قواعد کا اطلاق ہوتا ہے۔

ذکر (تفعّل) تَذَكَّرَ دَذَكَّرَ اذَذَكَّرَ اِذَذَكَّرَ

يَتَذَكَّرُ يَدَذَكِّرُ يَذَذَكِّرُ يَذَذَكِّرُ

شقل (تفاعل) تَشَاقَلْ تُشَاقَلْ اِتْشَاقَلْ اِتْشَاقَلْ اِنْشَاقَلْ

يَتَشَاقَلُ يَتَشَاقَلُ يَتَشَاقَلُ يَتَشَاقَلُ

نوٹ: یہ قاعدہ اختیاری ہے لازمی نہیں۔

- باب تفعّل اور تفاعل کے فعل مضارع کی گردان کے جن صیغوں میں دو "ت" اکٹھے آجائیں ان میں سے ایک کو حذف کرنا پابند ہے۔

نزل (تفعّل) تَنْزَلُ سے تَنْزَلُ

نصر (تفاعل) تَنْصَرُونَ سے تَنْصَرُونَ

اقتعال کے خصوصی قواعد

- باب اقتعال کا "ف" کلمہ اگر (د ذ ز) میں سے کوئی حرف ہو تو باب اقتعال کی "ت" کو "ذ" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

فاکلمہ اگر "ذ" ہو تو دونوں "ذ" کا ادغام کر دیا جاتا ہے۔

دخَل	اِدْتَحَلَ	اِدْذَحَلَ	اِدْذَحَلَ	اِدْتَحَلَ	يَدْذَحِلُ	يَدْذَحِلُ
ذَكَر	اِذْتَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْتَكَّرَ	يَدْذَكِّرُ	يَدْذَكِّرُ
زَجَرَ	اِزْتَجَرَ	اِزْذَجَرَ	اِزْذَجَرَ	اِزْتَجَرَ	يَدْذَجِرُ	يَدْذَجِرُ

"ذ" کو "ذ" میں اور "ذ" کو "ذ" میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	يَدْذَكِّرُ	يَدْذَكِّرُ
اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	اِذْذَكَّرَ	يَدْذَكِّرُ	يَدْذَكِّرُ

- باب اقتعال کا "ف" کلمہ اگر (ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف ہو تو باب اقتعال کی "ت" تبدیل ہو کر (ط) بن جاتی ہے۔

صَبَرَ	اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ	اِصْطَبَرَ	اِصْتَبَرَ	يَصْطَبِرُ	يَصْطَبِرُ
ضَرَبَ	اِضْتَرَبَ	اِضْطَرَبَ	اِضْطَرَبَ	اِضْتَرَبَ	يَضْطَرِبُ	يَضْطَرِبُ
طَلَعَ	اِطْتَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطْطَلَعَ	اِطْتَلَعَ	يَطْطَلِعُ	يَطْطَلِعُ
ظَلَمَ	اِظْتَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْتَلَمَ	يَطْطَلِمُ	يَطْطَلِمُ

"ظ" کو "ط" میں یا "ظ" کو "ظ" میں تبدیل کر کے ادغام بھی کیا جاسکتا ہے

اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	يَطْطَلِمُ	يَطْطَلِمُ
اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	اِظْطَلَمَ	يَطْطَلِمُ	يَطْطَلِمُ

باب افعال کا ف نمبر (و یا ی) ہونا سے متعلق میں تبدیلیاں لے کر کے باب افعال کی تبدیلیاں لکھی ہیں۔

وقی	اوتقی	اتقی	یوتقی	یتقی
یسر	یتسر	اتسر	یتسر	یتسر

(و) کی تبدیلی لازمی ہے جبکہ (ی) کی تبدیلی اختیاری ہے۔

(أخذ) جب باب افعال سے آتا ہے تو خلاف قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

أخذ	اتخذ	اتخذ	یاتخذ	یتخذ
-----	------	------	-------	------

﴿انفعال﴾

انقلاب	انكسار	انكشاف	انحراف	انقطاع
انقلاب	انكسار	انكشاف	انحراف	انقطاع
انقلاب	انكسار	انكشاف	انحراف	انقطاع
انقلاب	انكسار	انكشاف	انحراف	انقطاع

خصوصیت :- متعدی افعال کو لازم بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

باب انفعال کا ہمزہ بھی ہمزہ الوصل ہوتا ہے۔

ک س ر	انكسِرَ	يُنكسِرُ	انكسِرَا	(ٹوٹ جانا)
ص ر ف	انصِرَفَ	يُنصِرِفُ	انصِرَافَا	(پھر جانا)
ک د ر	انكذِرَ	يُنكذِرُ	انكذِرَا	(گدلا ہو جانا)
ب ع ث	انْبَعَثَ	يُنْبَعِثُ	انْبِعَاثَا	(اٹھ کھڑا ہونا)
ط ل ق	انطَلَقَ	يُنطَلِقُ	انطَلِاقَا	(چلنا)
ق ل ب	انْقَلَبَ	يُنْقَلِبُ	انْقِلَابَا	(واپس مڑنا)
ف ج ر	انْفَجَرَ	يُنْفَجِرُ	انْفِجَارَا	(پھٹ پڑنا)

فَا نْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

ق ط ع	إِنْقَطَعُ	يَنْقَطِعُ	إِنْقَطَاعًا	(کٹ جانا)
	إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ			
ف ط ر	انْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	انْفِطَارًا	(پھٹ جانا)
	إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ			
ش ق ق	انْشَقَّ	يَنْشَقُّ	انْشِقَاقًا	(پھٹ جانا)
	إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ			
ب غ ی	انْبَغَى	يَنْبَغِي	انْبِغَاءً	(شایان شان ہونا)
	وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ			

(انْفَعَال)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
انْفَعَلُوا	انْفَعَلَا	انْفَعَلَ	مذکر	غائب
انْفَعَلْنَ	انْفَعَلْتَا	انْفَعَلَتْ	مؤنث	3rd Person
انْفَعَلْتُمْ	انْفَعَلْتُمَا	انْفَعَلْتَ	مذکر	حاضر
انْفَعَلْتُنَّ	انْفَعَلْتُمَا	انْفَعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
انْفَعَلْنَا		انْفَعَلْتُ	مذکر مؤنث	مؤکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَنْفَعِلُونَ	يَنْفَعِلَانِ	يَنْفَعِلُ	مذکر	غائب
يَنْفَعِلْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَنْفَعِلُونَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلُ	مذکر	حاضر
تَنْفَعِلْنَ	تَنْفَعِلَانِ	تَنْفَعِلِينَ	مؤنث	2nd Person
نَنْفَعِلُ		انْفَعِلُ	مذکر مؤنث	مؤکلم 1st Person

﴿اِسْتِفْعَالٌ﴾

استغفار استقبال استخراج استكبار استحصال
استقرار استحکام استهزاء استدراج استخلاف

اِسْتَفْعَلُ يَسْتَفْعِلُ اِسْتَفْعَلَا

خصوصیت :- زیادہ تر کسی کام کو طلب کرنے کا مفہوم ہوتا ہے
باب استفعال کا ہمزہ بھی ہمزہ الوصل ہوتا ہے۔

غ ف ر اِسْتَغْفِرُ يَسْتَغْفِرُ اِسْتَعْفَارًا (بخش مانگنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

ك ب ر اِسْتَكْبِرُ يَسْتَكْبِرُ اِسْتِكْبَارًا (برائی چاہنا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذٰلِحِيْنَ

ب د ل اِسْتَبْدِلُ يَسْتَبْدِلُ اِسْتِبْدَالًا (بدلنا چاہنا)

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

ط ع م اِسْتَطْعَمُ يَسْتَطْعَمُ اِسْتِطْعَامًا (کھانا طلب کرنا)

اِسْتَطْعَمْنَا اَهْلَهَا

ع ج ل اِسْتَعْجَلُ يَسْتَعْجَلُ اِسْتِعْجَالًا (جلدی مانگنا)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ

م ذ ن اِسْتَأْذِنُ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا (اجازت طلب کرنا)

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

س ه ز اِسْتَهْزِءُ يَسْتَهْزِءُ اِسْتِهْزَاءً (اُتھر اء کرنا)

اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهَمْ وَيَمْدُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

ق ر ر	اِسْتَقْرَءَ	يَسْتَقْرِءُ	اِسْتَقْرَازًا	(قرار پکرتا)
	فَإِنِ اسْتَقْرَءَ مَكَانَهُ، فَسَوْفَ تَرَانِي			
و ق د	اِسْتَوْقَدَ	يَسْتَوْقِدُ	اِسْتَيْقَادًا	
	مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا			
ع و ن	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِينُ	اِسْتِعَانَةً	(مدد طلب کرتا)
	إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ			
خ و ر	اِسْتَخَارَ	يَسْتَخِيرُ	اِسْتِخَارَةً	(بھلائی طلب کرتا)
	اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ			
ع ل و	اِسْتَعْلَى	يَسْتَعْلَى	اِسْتِعْلَاءً	
	وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنْ اسْتَعْلَى			
س ق ی	اِسْتَسْقَى	يَسْتَسْقِي	اِسْتِسْقَاءً	(پانی مانگتا)
	وَإِذَا اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ			
و ف ی	اِسْتَوْفَى	يَسْتَوْفِي	اِسْتِيفَاءً	(پورا پورا مانگتا)
	الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ			
ح ی ی	اِسْتَحَى	يَسْتَحِي	اِسْتِحْيَاءً	(شرمانا)
	وَاللَّهُ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ			

(اِسْتَفْعَال)

جمع	مثنیٰ	واحد	ماضی	
اِسْتَفْعَلُوا	اِسْتَفْعَلَا	اِسْتَفْعَلَ	مذکر	غائب
اِسْتَفْعَلْنِ	اِسْتَفْعَلْتَا	اِسْتَفْعَلْتَ	مؤنث	3rd Person
اِسْتَفْعَلْتُمْ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتَ	مذکر	حاضر
اِسْتَفْعَلْتُنَّ	اِسْتَفْعَلْتُمَا	اِسْتَفْعَلْتِ	مؤنث	2nd Person
اِسْتَفْعَلْنَا		اِسْتَفْعَلْتُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

جمع	مثنیٰ	واحد	مضارع	
يَسْتَفْعِلُونَ	يَسْتَفْعِلَانِ	يَسْتَفْعِلُ	مذکر	غائب
يَسْتَفْعِلْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُ	مؤنث	3rd Person
تَسْتَفْعِلُونَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلُ	مذکر	حاضر
تَسْتَفْعِلْنَ	تَسْتَفْعِلَانِ	تَسْتَفْعِلِينَ	مؤنث	2nd Person
نَسْتَفْعِلُ		اَسْتَفْعِلُ	مذکر مؤنث	متکلم 1st Person

مثلائی نذیریہ (فعل مجہول)

ماضی مجہول :- مثلائی نذیریہ کے تمام ابواب میں ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ ایک ہی ہے جو تین Steps پر مشتمل ہے۔

- ۱۔ آخری حرف کو ایسے ہی رہنے دیں
- ۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگادیں
- ۳۔ باقی تمام متحرک حروف کی حرکت کو پیش میں تبدیل کردیں

مضارع مجہول :- مثلائی نذیریہ کے تمام ابواب میں مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ بھی ایک ہی ہے یہ قاعدہ چار Steps پر مشتمل

ہے۔

- ۱۔ آخری حرف کو ایسے ہی رہنے دیں
- ۲۔ آخری حرف سے پہلے حرف پر زبر لگادیں
- ۳۔ علامت مضارع پر پیش لگادیں
- ۴۔ باقی تمام حروف کو ایسے ہی رہنے دیں

﴿ملائی مذید فیہ ابواب سے مجہول﴾

باب	مادہ	ماضی معروف	مضارع معروف	ماضی مجہول	مضارع مجہول
اَفْعَالٌ	ن ز ل	أَنْزَلَ	يُنزِلُ	أَنْزَلَ	يُنزِلُ
	خ ر ج	أَخْرَجَ	يُخْرِجُ	أَخْرَجَ	يُخْرِجُ
تَفْعِيلٌ	ك و ر	كَوَّرَ	يُكْوِّرُ	كَوَّرَ	يُكْوِّرُ
	خ ف ف	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ	خَفَّفَ	يُخَفِّفُ
مُفَاعَلَةٌ	ن د ي	نَادَى	يُنَادِي	نَادَى	يُنَادِي
	ح س ب	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ	حَاسَبَ	يُحَاسِبُ
تَفْعُلٌ	ق ب ل	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ
	خ ط ف	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ	تَخَطَّفَ	يَتَخَطَّفُ
اِفْتِعَالٌ	خ ل ف	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ	اِخْتَلَفَ	يَخْتَلِفُ
	ن ف ع	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ	اِنْتَفَعَ	يَنْتَفِعُ
اِنْفِعَالٌ	ف ط ر	اِنْفَطَرَ	يَنْفَطِرُ	×	×
اِسْتِفْعَالٌ	ه ز ه	اِسْتَهْرَأَ	يَسْتَهْرِئُ	اِسْتَهْرَأَ	يَسْتَهْرِئُ
	ع ت ز	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتَبُ	اِسْتَعْتَبَ	يَسْتَعْتَبُ

۱- الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

۲- فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا

۳- إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۴- لَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ

۵- إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۶- فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا

۷. إِذْ قَرَّبْنَا قُرْبَانًا تُقْبَلُ مِنْ أَحَدِهِمَا
۸. إِنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيَتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ
۹. وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ
۱۰. أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ
۱۱. وَلَقَدْ اسْتَهْزَىءَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ
۱۲. فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

﴿ مضارع کے تغیرات ﴾

فعل ماضی تو یعنی اسماء کی طرح اپنی شکل تبدیل نہیں کرتا لیکن فعل مضارع اپنی نارل شکل کے علاوہ مزید شکلیں اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ نارل مضارع سے ہلکا (خفیف) بھی ہوتا ہے اور ہلکا تر (اخف) بھی پھر وہ بھاری (ثقیل) بھی ہوتا ہے اور بھاری تر (أثقل) بھی۔
 مضارع اخف >----- مضارع خفیف >----- نارل مضارع >----- مضارع ثقیل >----- مضارع أثقل
 مضارع ثقیل اور مضارع أثقل تو ہم (انشاء اللہ) فعل مضارع کے تاکیدی اسلوب کے حوالے سے پڑھیں گے۔ اس وقت ہم مضارع خفیف اور مضارع اخف کے متعلق معلومات و سوالات سامنے رکھ کر حاصل کرتے ہیں۔

(۱) خفیف اور اخف ہونے کی صورت میں نارل مضارع کی شکل میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

(۲) مضارع خفیف اور اخف کب یا کیوں ہوتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب کے لیے پہلے ہم کسی بھی وزن کے فعل مضارع کی گردان کے صیغوں کو تین قسم کے صیغوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ پہلی قسم کے صیغے

(يَفْعَلُ . تَفْعَلُ . تَفْعَلُ . أَفْعَلُ . تَفْعَلُ)

۲۔ دوسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . تَفْعَلَانِ . يَفْعَلُونَ . تَفْعَلُونَ . تَفْعَلَيْنِ)

۳۔ تیسری قسم کے صیغے

(يَفْعَلْنَ . تَفْعَلْنَ)

﴿ مضارع خفيف ﴾

فعل مضارع جب خفيف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ” پیش ” ” زبر ” میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلُ - تَفْعَلُ - تَفْعَلُ - أَفْعَلُ - تَفْعَلُ

(۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلُوا - تَفْعَلُوا - تَفْعَلُوا - تَفْعَلُوا - تَفْعَلُوا

(۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلُنَ - تَفْعَلُنَ

کچھ حروف ایسے ہیں جو مضارع کے شروع میں آجائیں تو مضارع کو خفيف کر دیتے ہیں۔ یہ حروف درج ذیل ہیں۔

لَنْ - أَنْ - كَسِي - اذُن - حَتَّى - لِي

مندرجہ بالا حروف میں سے پہلے چار اضلاع مضارع کو خفيف کرتے ہیں جبکہ آخری دو کے بعد کوئی حرف محذوف سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ

سے مضارع خفيف ہوتا ہے۔ ان حروف کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) **لَنْ**: حرف لَنْ کے اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن جب یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اس میں دو طرح کی معنوی

تبدیلی لاتا ہے۔

(i) اس میں زور دار نئی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

(ii) اس کے معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/ کرے گا)

لَنْ يَفْعَلُ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)

- وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسَىٰ لَنْ نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامِ وَاجِدٍ

- إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ

- إِنَّ الَّذِينَ اسْتَرَوْا لُكْفُرُوا بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

- وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرِي تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا

بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

وَقَالُوا لَنْ نَمْسُقَ النَّارَ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً فَمَنْ اتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ
 قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ
 لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲) اَنْ: کہ

میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے امرتہ، اَنْ يَذْهَبْ

أَمَرْنَا اللَّهَ أَنْ نَعْبُدَهُ
 أَمَرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
 إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقْرَةَ
 عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 الرَّبُّ وَسَبْعُونَ حُونَبًا - أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ
 كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْلَمُونَ
 الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ
 أَحْسِبُ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكَوْا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ
 إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ
 وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

(۳) كَمِي: تاکہ

یہ فعل کے بعد کر فعل کا مقصد بیان کرتا ہے۔

أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا أَفْهَمَهُ
 كَمَا نَسَبَ حَكُّ كَثِيرًا
 فَزِدْذَنَّهُ إِلَى أُمِّهِ كَمَا تَقْرَأُ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنُ

(۴) اِذْن: تب تو یا پھر تو

اس حرف سے پہلے ایک جملہ آتا ہے جس کا نتیجہ یا رد عمل ”اِذْن“ سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً

قُلْتُ لِرَبِّدٍ " هَذَا الْكِتَابُ مُفِيدٌ " فَقَالَ " إِذْنُ سَأَقْرَأَهُ "

(۵) حَتَّىٰ ۖ يَهَا تَكْ كِه

میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ معلم اجازت دے

لَنْ أَجْلِسَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ الْمُعَلِّمُ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ

وَمَا يُعْلِمَانِ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

قَالُوا يَمُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا

أَلَا وَإِنْ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّىٰ تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(۶) لِ ۖ تَا كِه كَا مَفْهُوم دیتا ہے اور وجہ بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے

اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں

خَلَقَ اللَّهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوهُ

اسے لام کی بھی کہتے ہیں اور لام تعیل بھی

لِ . گئی . لکنی ایک ہی طرح استعمال ہوتے ہیں۔

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الَّذِينَ كَفَبُوا

وَمَا خَلَقْتَ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيُبْلِغَكُمْ إِلَيْكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

﴿ مضارع اخف ﴾

۷۶۷

فعل مضارع جب اخف ہوتا ہے تو مضارع کے تین قسم کے صیغوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلی قسم کے صیغوں میں لام کلمہ پر آنے والی ”پیش“ سکون میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی

يَفْعَلُ . تَفَعَّلَ . تَفَعَّلَ . أَفْعَلُ . نَفَعَلَ .

(۲) دوسری قسم کے صیغوں کے آخر میں آنے والا نون گر جاتا ہے یعنی

يَفْعَلُوا . تَفَعَّلُوا . تَفَعَّلُوا . تَفَعَّلُوا . تَفَعَّلُوا . تَفَعَّلُوا .

(۳) تیسری قسم کے صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی یعنی

يَفْعَلْنَ . تَفَعَّلْنَ .

درج ذیل حروف مضارع پر داخل ہو کر اُسے اخف کر دیتے ہیں۔

(۱) **لَمْ**۔ حرف لَمْ کے بھی اپنے کوئی الگ معنی نہیں ہیں لیکن فعل مضارع پر داخل ہونے کے بعد یہ بھی اس میں دو طرح

کی معنوی تبدیلی لاتا ہے۔

(۱) اس میں زور دار نفی کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

(۲) اس کے معنی ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/ کرے گا)

لَمْ يَفْعَلُ (اس نے بالکل نہیں کیا۔ اس نے کیا ہی نہیں)

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ

(۲) **لَمَّا**۔ (ابھی تک نہیں)

لَمَّا يَكْتُبْ زَيْدٌ

زید نے ابھی تک نہیں لکھا

لَمَّا تَطَلَّعَ الشَّمْسُ
لَمَّا أَقْرَأَ هَذَا الْكِتَابَ

سورج ابھی تک طلوع نہیں ہوا
میں نے ابھی تک یہ کتاب نہیں پڑھی

- وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ
- أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

(۳) اِنْ: (اگر)

”ان“ حرف شرط ہے۔ شرط والا جملہ، جملہ شرطیہ کہلاتا ہے۔ مثلاً اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا
جملہ شرطیہ کے دہسے ہوتے ہیں

(۱) شرط اگر تو بیٹھے گا

(۲) جواب شرط یا جزاء تو میں بیٹھوں گا

اگر شرط اور جواب شرط دونوں میں فعل مضارع آئے (جیسا کہ عموماً ہوتا ہے) اور شرط بھی حرف ”ان“ سے بیان کرنی ہو تو شرط والے فعل مضارع سے پہلے حرف ”ان“ لگتا ہے جس سے مضارع اخف ہو جاتا ہے اور جواب شرط والا مضارع بھی خود بخود اخف ہو جاتا ہے۔

اگر تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا
اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا
اِنْ تَجْلِسْ أَجْلِسْ
اِنْ تَضْرِبْنِي أَضْرِبْكَ

عربی میں ترجمہ کریں۔

- ۱- اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔
- ۲- اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا۔
- ۳- اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا۔
- ۴- اگر تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔
- ۵- اگر تو مسکین کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تجھ سے راضی ہوگا۔
- ۶- اگر تم اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا۔
- ۷- اگر ہم قرآن کی زبان سمجھیں گے تو قرآن کو سمجھیں گے۔
- ۸- اگر وہ صبر کریں گی تو کامیاب ہوں گی۔
- ۹- اگر تو ظلم کرے گا تو لوگ تجھ سے محبت نہیں کریں گے۔

مَنْ - مَا - أَيْنَ - أَنَّى - أَيَّانَ - مَتَى - كَيْفَ - أَى

اسمے شرط پر کبھی (مَا) مانے تاکیدی بھی لگاتے ہیں۔

عربی میں ترجمہ کریں

- ۱- جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا
- ۲- جو کسی ذرے کے ہم وزن نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو کسی ذرے کے ہم وزن برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا
- ۳- جو تم پیو گے میں پیوں گا
- ۴- جو تم کہو گی میں کروں گا
- ۵- جہاں وہ جائیں گے ہم جائیں گے
- ۶- جہاں بھی تم ہو گے موت تمہیں پالے گی
- ۷- جب تو جائے گا میں جاؤں گا
- ۸- جہاں تو پڑھے گا میں پڑھوں گا
- ۹- جو رحم کرے گا اس پر رحم کیا جائے گا
- ۱۰- ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا

ل (لام امر) خواہش

فعل مجہول (Passive voice) میں مطلقاً یعنی تینوں قسم (غائب، حاضر اور متکلم) کے صیغوں میں اور فعل معروف (Active Voice) میں غائب اور متکلم سے کسی خواہش کے اظہار کے لیے مضارع سے پہلے ”ل“ لگایا جاتا ہے جسے ”لام امر“ کہتے ہیں۔

يَفْعَلُ (وہ کرتا ہے/ کرے گا)

لِيَفْعَلُ (اسے چاہیے کہ وہ کرے)

لَا فَعْلٌ (مجھے کرنا چاہیے)

- لام گئی مضارع کو خفیف کرتا ہے جبکہ لام امر اخف پہلی قسم کے صیغوں میں تو لام گئی اور لام امر کی پہچان آسانی سے ہو جاتی ہے مثلاً

لِيَفْعَلُ (تاکہ وہ کرے) لام گئی

لِيَفْعَلُ (اسے چاہیے کہ وہ کرے) لام امر

- دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں میں لام گئی اور لام امر کی پہچان عام طور پر سباق و سباق اور جملہ کے مفہوم سے ہوتی ہے کیونکہ

دوسری اور تیسری قسم کے صیغوں کی شکل خفیف اور اخف دونوں میں ایک ہی ہوتی ہے۔

لَيْسْمَعُوا (تاکہ وہ سنیں)

لَيْسْمَعُوا (انھیں سننا چاہیے)

- لام گئی اور لام امر میں پہچان کرنے کا ایک طریقہ اور بھی ہے کہ جب لام امر سے پہلے ”و“ یا ”ف“ آجائے تو لام امر ساکن ہو

جاتا ہے جبکہ لام گئی ساکن نہیں ہوتا۔

وَلَيْسْمَعُوا (اور تاکہ وہ سنیں)

وَلَيْسْمَعُوا (اور انھیں چاہیے کہ سنیں)

۱- وَلَنْ نُنْظُرَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

۲- فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

۳- فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا النَّبِيِّ

۴- فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

۵- وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْغَدْلِ

۶- اے چاہیے کہ (وہ) محنت کرے تاکہ (وہ) کامیاب ہو

۷- پس ہمیں چاہیے کہ (ہم) اپنے رب کی عبادت کریں تاکہ ہمارا رب ہمیں بخش دے۔

۸- انھیں چاہیے کہ (وہ) مسلمانوں کی مدد کریں

۹- ہمیں چاہیے کہ (ہم) اللہ کی مدد کریں تاکہ وہ ہماری مدد کرے

۱۰- تمہارے طاقتور کو تمہارے کمزور کی مدد کرنی چاہیے

مخاطب کو کسی کام کا حکم دینے کے لیے یا درخواست کرنے کے لیے فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً تم لکھو۔ اے اللہ ہماری مدد فرما
فعل امر بنانے کا طریقہ:

- فعل امر فعل مضارع سے بنے گا
- حاضر کے صیغوں سے بنے گا۔

(۱) مضارع کو اخف کریں

(۲) علامت مضارع ہٹادیں۔ اگر پڑھا جائے تو یہی فعل امر ہے ورنہ

پڑھنے کے لیے

(۳) شروع میں حمزۃ الوصل کا اضافہ کریں۔

حمزۃ الوصل کی حرکت کا فیصلہ عین کلمہ کی حرکت سے کریں۔ جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت پیش ہے ان میں حمزۃ الوصل پر
پیش لگائیں جن ابواب میں عین کلمہ کی حرکت زبر یا زیر ہے ان میں حمزۃ الوصل پر زیر لگائیں۔ اس اصول کے تحت صرف دو
ابواب (نَصْرَ - يَنْصُرُ اور كَرَّمَ - يَكْرُمُ) سے فعل امر بناتے ہوئے حمزۃ الوصل پر پیش آئے گی باقی میں زیر۔

نوٹ: ۱- باب افعال کے فعل امر کے حمزہ پر زبر آتی ہے اور

۲- باب افعال کے فعل امر کا حمزہ، حمزۃ الوصل نہیں ہے

ن ص ر (ن)

جمع	مثنیٰ	واحد	
أَنْصُرُوا	أَنْصُرَا	أَنْصُرْ	مذکر
أَنْصُرُنْ	أَنْصُرَا	أَنْصُرِيْ	مؤنث

اللَّهُمَّ أَنْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِينِ مُحَمَّدٍ

فاتح (ف)

جمع	مثنیٰ	واحد	
اِفْتَحُوا	اِفْتَحَا	اِفْتَحَ	مذکر
اِفْتَحْنَ	اِفْتَحَا	اِفْتَحِي	مؤنث

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

غفار (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	
اَغْفِرُوا	اَغْفِرَا	اَغْفِرْ	مذکر
اَغْفِرْنَ	اَغْفِرَا	اَغْفِرِي	مؤنث

رحم (س)

جمع	مثنیٰ	واحد	
ارْحَمُوا	ارْحَمَا	ارْحَمْ	مذکر
ارْحَمْنَ	ارْحَمَا	ارْحَمِي	مؤنث

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِمِيْنَ

ن ف ق (افعال)

جمع	مثنى	واحد	
أَنْفَقُوا	أَنْفَقَا	أَنْفَقَ	مذكر
أَنْفَقْنَ	أَنْفَقَا	أَنْفَقِي	مؤنث

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ

ط ه ر (تفعيل)

جمع	مثنى	واحد	
طَهَّرُوا	طَهَّرَا	طَهَّرَ	مذكر
طَهَّرْنَ	طَهَّرَا	طَهَّرِي	مؤنث

اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْيَقَاقِ وَغَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكُذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ

ق ب ل (تفعل)

جمع	مثنى	واحد	
تَقَبَّلُوا	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلَ	مذكر
تَقَبَّلْنَ	تَقَبَّلَا	تَقَبَّلِي	مؤنث

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ع ر ف (تفاعل)

جمع	مثنیٰ	واحد	
تَعَارَفُوا	تَعَارَفَا	تَعَارَفَ	مذکر
تَعَارَفْنَ	تَعَارَفَا	تَعَارَفِي	مؤنث

تَعَارَفُوا بَيْنَكُمْ

غ ن م (افتعال)

جمع	مثنیٰ	واحد	
اِغْتَبَمُوا	اِغْتَبَمَا	اِغْتَبَمَ	مذکر
اِغْتَبَمْنَ	اِغْتَبَمَا	اِغْتَبَمِي	مؤنث

اِغْتَبَمَ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

غ ف ر (استفعال)

جمع	مثنیٰ	واحد	
اسْتَغْفَرُوا	اسْتَغْفَرَا	اسْتَغْفَرَ	مذکر
اسْتَغْفَرْنَ	اسْتَغْفَرَا	اسْتَغْفَرِي	مؤنث

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

﴿قرآن مجید کا مختصر ترین فعل امر﴾

وقی (ض)

جمع	مثنیٰ	واحد	
قُوا	قِیَا	ق	مذکر
قِیْن	قِیَا	قِی	مؤنث

درج ذیل نادوں سے ابواب کو مد نظر رکھتے ہوئے فعل امر بنائیں۔

- ۱۔ ع بد (ن)
- ۲۔ ج ع ل (ف)
- ۳۔ ھ د ی (ض)
- ۴۔ ت و ب (ن)
- ۵۔ ش ر ح (ف)
- ۶۔ ی س ر (تفعیل)
- ۷۔ ح ل ل (ن)
- ۸۔ س ل م (افعال)
- ۹۔ ق د م (افعال)
- ۱۰۔ م ت ی (افعال)

﴿ فعل نہی ﴾

جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً

تومت لکھ۔ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ سجاؤ

فعل نہی بنانے کے لیے حرف ”لا“ استعمال کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے مضارع اخف ہو جاتا ہے۔

تَكْتُبُ (تو لکھتا ہے / لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تو نہیں لکھتا ہے / لکھے گا)

لَا تَكْتُبُ (تومت لکھ)

اردو میں لفظ ”نہیں“ میں کسی کام کے نہ ہونے کا مفہوم ہوتا ہے اور اس کے لیے نفی کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جبکہ ”نہی“ میں کسی کام سے منع کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

(خفيف)

لن

ان

ان

ر

(أخف)

لم

ان

(لام)

لا

لَا تَقْرَبْنَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ

لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

لَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

يُنَبِّئُ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ

لَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تُنْهَرْهُمَا

تومت ڈرے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے

تم (سب) ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا

تم (سب) گواہی مت چھپاؤ

وہ دونوں ٹھنڈا پانی نہ پیئیں

تم (سب) ظالموں کو مدد نہ کرو

If after s

خفيف then اخف

Other reasons e.g

(1) صلح بيم ايمانك

(2) ...

(3) ...

(1) امر کا جواب

(2) ہی کے بعد

(3) استنہام کے بعد

﴿ فعل مضارع کا تاکیدی اسلوب ﴾

فعل مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے اس کے آخر میں نون تاکید کا اضافہ کرتے ہیں یہ نون بغیر شد کے بھی ہو سکتا ہے اور شد والا بھی۔ بغیر شد والے نون کو نون خفیفہ کہتے ہیں جبکہ شد والے نون کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ پھر نون خفیفہ والا مضارع مضارع ثقیل کہلاتا ہے اور نون ثقیلہ والے مضارع کو مضارع اقل کہتے ہیں۔ یوں "فعل مضارع کے تغیرات" کے حوالے سے مضارع کی جو پانچ شکلیں ہم نے پڑھی تھیں وہ یہاں آکر مکمل ہو گئیں۔

مضارع ثقیل اور مضارع اقل کے شروع میں لام تاکید بھی لازماً لگایا جاتا ہے کبھی اتنا بھی لگا دیتے ہیں۔ نارمل مضارع کے شروع میں لام تاکید لگانے سے مضارع میں تاکید کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا صرف مضارع حال کے ساتھ مختص ہو جاتا ہے۔

مضارع ثقیل کی نسبت مضارع اقل کا اسلوب زیادہ مستعمل ہے اور یہ فعل مضارع کا انتہائی تاکیدی اسلوب ہے اور قرآن میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ مضارع ثقیل کے صرف آٹھ صیغے بنتے ہیں جبکہ مضارع اقل کے تمام صیغے بنتے ہیں۔ مضارع کے ساتھ نون خفیفہ اور نون ثقیلہ کے استعمال کے بعد جو گردانیں بنتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

مضارع ثقیل

جمع	مثنیٰ	واحد		
لَيَفْعَلُنَّ	X	لَيَفْعَلُنْ	مذكر	غائب
X	X	لَتَفْعَلُنْ	مؤنث	3rd Person
لَتَفْعَلُنْ	X	لَتَفْعَلُنْ	مذكر	حاضر
X	X	لَتَفْعَلِينَ	مؤنث	2nd Person
		لَا فَعَلُنْ	مذكر	متكلم
		مؤنث		1st Person

ل + لَفْعَلُنْ + ن = لَيَفْعَلُنَّ

ل + لَفْعَلُونْ + ن = لَفْعَلُنْ

ل + لَفْعَلِينَ + ن = لَتَفْعَلِينَ

س ف ع (ف)

سَفَعُ يَسْفَعُ (پڑ کر گھیننا)
ہم ضرور گھسیٹیں گے
لَسْفَعُنَّ = لَسْفَعَا
كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَسْفَعَا بِالنَّاصِيَةِ

ک و ن (ن)

كَانَ يَكُونُ (ہونا)
وہ ضرور ہو جائے گا
لَيَكُونَنَّ = لَيَكُونَا
وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا أُمِرَ لَيَسْجَنَنَّ وَلَيَكُونَا مِنَ الصَّغِيرِينَ

﴿ مضارع أفعال ﴾

لا

جمع	مثنى	واحد		
لَيَفْعَلُنَّ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلُنْ	ذكر	غائب
لَيَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنْ	مؤنث	3rd Person
لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنْ	ذكر	حاضر
لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنْ	مؤنث	2nd Person
لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَا فَعَلُنْ	ذكر	مستكلم
		مؤنث		1st Person

9 doesn't drop
if no = on ل

ن ص ر (ن) واحد ذكر غائب لَيَنْصُرُنْ (وه ضرور بالضرور مدد کریگا)

لَيَنْصُرُنْ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ

د خ ل (ن) جمع ذكر حاضر لَتَدْخُلُنَّ (داخل ہونا)

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

ق ع د (ن) واحد مستكلم لَا قَعْدُنْ (بیٹھنا)

ع ت ی (ض) واحد مستكلم لَا تَبِينَنَّ (آنا)

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَا تَبِينُهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

starts deduce
e passage

ك و ن (ن) جمع مستكلم لَنَكُونَنَّ (ہونا)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

لَعَلَّ + ن = لَفَعَلَنَّ = لَفَعَلَنَّ

Idiosyncrasy = 5 dis appearance

At-talcaathur

رَوَى = يَرَى = يَرَى

رَأَى = يَرَى = يَرَى

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ع ل م (س) واحد مكره غائب لِيَعْلَمُنَّ (جاننا)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ

ب ل و (ن) جمع متكلم لَنَنْبُلُونَّ (آزمانا)

وَلَنَبُلُونَكُمْ بَشِيءًا مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ

ك ف ر (تفعیل) واحد متكلم لَا كَفِّرَنَّ (دور کرنا)

و ر خ د (انفال) واحد متكلم لَا دَخَلْنَ (داخل کرنا)

فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُدْأَوْا فِي سَبِيلِي قَاتِلُوا وَقَاتِلُوا لَا كَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دَخَلَتْهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

ب ع ث (ف) جمع مذكر حاضر (مجهول) لَنَتَّبِعَنَّ (اتھانا)

ن ب ء (تفعیل) جمع مذكر حاضر (مجهول) لَنَتَّبِئَنَّ (خبر دینا۔ بتانا)

رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبِّئَنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ

ح ی (انفال) جمع متكلم لَنُنْحِيَنَّ (زمنہ کرنا)

ج ز ی (ض) جمع متكلم لَنُنَجِّرِينَ (بدل دینا)

مَنْ عَمِلَ ضَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

م ر (ن) جمع مذكر حاضر لَتَأْمُرُنَّ (حکم دینا)

ن ه ی (ف) جمع مذكر حاضر لَتَنْهَوُنَّ (منع کرنا)

لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

﴿منصوبات﴾

وہ اسم جو حالت نصب میں ہو منصوب کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسم اعرابی حالت کے اعتبار سے یا تو مرفوع ہوتا ہے یا منصوب یا پھر مجرور چوتھی حالت کوئی نہیں ہوتی اسم صرف دو صورتوں میں مجرور ہوتا ہے۔

- (۱) جب وہ مضاف الیہ ہو مثلاً کتاب زید
 - (۲) جب اس سے پہلے حرف جر آجائے مثلاً فی الكتاب
- اس طرح اسم کے حالت رفع میں ہونے کی بھی چند ہی وجوہات ہیں۔

- (۱) جب کوئی وجہ ہو مثلاً "زید"
- (۲) جب جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر ہو مثلاً "صالح"
- (۳) جب جملہ فعلیہ میں فاعل ہو ضرب زید
- (۴) جب نائب الفاعل ہو ضرب زید

اسم کے منصوب ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں جن میں سے چند ہم پڑھ چکے ہیں اور چند پڑھیں گے۔ وہ سب درج ذیل ہیں

(۱) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

- ان زیندا صالح
- أشهد أن مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
- كَانُ زَيْدًا مَرِيضٌ
- لَكِنَّ الْكَافِرِينَ جَاهِلُونَ
- لَيْتَ الْإِسْلَامَ غَالِبٌ
- لَعْنُ الصَّحَّةِ دَائِمَةٌ

(۲) ما اور لا مشبہ بلیس کی خبر

- مَا هَذَا بَشَرًا
- لَا رَجُلٌ صَالِحًا
- لَيْسَ زَيْدٌ طَوِيلًا

(۳) لائے نفی جنس کا اسم

- لَا زَيْنَ فِيهِ

- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۴) منادوی مضاف

- يَا عَبْدَ اللَّهِ

- يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(۵) افعال ناقصہ کی خبر

افعال ناقصہ میں سے گان کے متعلق ہم پڑھ چکے ہیں۔ باقی افعال ناقصہ درج ذیل ہیں۔

صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا	(غریب امیر ہو گیا)	صَارَ (ہو گیا)	-
۲۹ اِنْ اَصْبَحَ مَاءٌ كَمْ غَوْرًا	(اگر تمہارا پانی نیچا ہو جائے)	اَصْبَحَ (صبح کی صبح کے وقت ہوا)	-
اَضْحَى النَّاسُ مَشْفُؤْلِينَ	(چاشت کے وقت لوگ معرور ہو گئے)	اَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا)	-
اَمْسَى الْهَوَاءُ بَارِدًا	(شام کے وقت ہوا ٹھنڈی ہو گئی)	اَمْسَى (شام کے وقت ہوا)	-
ظَلَّ الْوَلَدُ لَاعِبًا	(لڑکا دن بھر کھیلا رہا)	ظَلَّ (دن بھر رہا)	-
بَاتَ الْمَرِيضُ نَائِمًا	(مریض رات بھر سوتا رہا)	بَاتَ (رات بھر رہا)	-
اَنَا قَائِمٌ "مَا دَامَ الْمُعَلِّمُ قَائِمًا"	(جب تک استاد کھڑا ہے میں کھڑا ہوں)	مَا دَامَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	-
مَا زَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا	(زید بدستور امیر ہے)	مَا زَالَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	-
مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا	(زید ابھی تک روزے سے ہے)	مَا بَرِحَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	-
مَا انْفَكَّ الْمُسْلِمُونَ خَاسِبِينَ	(مسلمان ابھی تک رسوا ہیں)	مَا انْفَكَّ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	-
مَا فَتِيَءَ الْمُعَلِّمُ اٰمِيْنَا	(معلم ابھی امانت دار ہے)	مَا فَتِيَءَ (جاری رہا۔ منقطع نہ ہوا)	-
لَيْسَ زَيْدٌ مُجْتَهِدًا	(زید محنتی نہیں ہے)	لَيْسَ (نہیں)	-

(۶) مفعول

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل قسم کہا جاتا ہے ہم نے جملہ فعلیہ میں جو مفعول پڑھا ہے وہ مفعول کی پہلی قسم ہے

جسے "مفعول بہ" کہتے ہیں۔ مفعول کی پانچوں اقسام درج ذیل ہیں

أَصْبَحَ
أَصْبَحْتُمْ

صَحْرًا
صَحْرًا

وہ چیز یا ذات جس پر فعل واقع ہو

- أَكَلَ إِبْرَاهِيمُ التُّفَّاحَ

- ضَرَبَ حَامِدٌ مُحَمَّدًا

ایک سے ذائد مفعول بہ

- اتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

- حَسِبَ حَامِدٌ مُحَمَّدًا عَالِمًا

- أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ

فعل کا حذف:-

درج ذیل تین مقامات میں صرف مفعول یہ مذکور ہوتا ہے فعل اور فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

(۱) تحذیر:- کسی کام سے تنبیہ کرنا۔ مثلاً ہم اردو میں کہتے ہیں سانپ سانپ تو مراد ہوتا ہے سانپ سے بچو۔

عربی میں فعل ”اِحْذَرُ“ کو مقدر سمجھا جاتا ہے یا پھر ”اتَّقِ“ یا ”بَعُدْ“ کو بھی مقدر مان سکتے ہیں۔

تجزیر کے لیے ضروری ہے کہ

(i) جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار ہو

- النَّارُ النَّارُ (آگ سے بچ)

(ii) عطف کے ساتھ ہو

- الْكَذِبُ وَالْبِقَاقُ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

(iii) اِيَّاكَ يَا اِسْمُكَ كَيْسِي صَيْغَةً اِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ وَغَيْرِهِ كَيْسِي اِيَّاكُمْ

- اِيَّاكَ وَالْكَذِبَ

(۲) اِعْرَاضَ:- کسی اچھے کام پر ابھارنا یا آمادہ کرنا۔

اس کے لیے الزم (وابستہ رہ)۔ خُذْ (پکڑ) یا اِخْتَرْ (اختیار کر) فعل محذوف سمجھا جاتا ہے۔

اعراض کے لیے شرط یہ ہے کہ جس چیز پر آمادہ کرنا مقصود ہو اسکی تکرار کی جائے

- الْحَيَاءُ الْحَيَاءُ (حیا اختیار کر)

- الْاِجْتِهَادُ الْاِجْتِهَادُ (کوشش کو لازم بناؤ)

(۲) اِخْتِصَاصٌ: کسی بات کو کسی خاص فرد یا چیز کیلئے مخصوص کرنا۔

- نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُرِثُ وَلَا نُورَثُ

- وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جہاں فعل اور فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول یہ بولا جاتا ہے

- أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

یعنی آتیتُ أَهْلًا وَوَطْنُتُ سَهْلًا وَصَادَقْتُ مَرْحَبًا

(آپ اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا)

- غُفْرَانِكَ رَبَّنَا يَعْنِي نَطْلُبُ غُفْرَانِكَ

(۲) مفعول مطلق:-

ایک ایسا مصدر جو فعل کی

(i) تاکید کے لیے

(ii) نوعیت یا کیفیت بتانے کے لیے

(iii) تعداد بتانے کیلئے

حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً

- ضَرَبْتُهُ؛ ضَرْبًا (تاکید کے لیے)

- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا (تاکید کے لیے)

- ضَرَبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيدًا (نوعیت کے لیے)

- جَلَسَ جَلْسَةً الْمُعَلِّمِ (نوعیت کے لیے)

- قَرَأَتْ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَاجِدَةً (تعداد کے لیے)

- فَتَنْظَرُ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ (تعداد کے لیے)

جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لیے لانا ہو تو اس کا مترادف لفظ بھی بول سکتے ہیں۔

- جَلَسْتُ قَعُودًا

- قَامَ الْخَطِيبُ وَقُوفًا

مطلق
را نِعْمَةُ اللَّهِ حَىٰ لَمَّا يَبِ

لفظ کُلُّ " اور بَعْضُ " ، اسم صفت اور اسم عدد مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں۔

- فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ
- تَأْتِرُ بَعْضُ النَّاتِرِ
- وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ
- اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا (يُذَكِّرًا كَثِيرًا)
- جُلْدَ السَّارِقِ عَشْرًا (جُلْدَةَ عَشْرًا)

بہت سے مقامات پر صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے۔

- شُكْرًا لَكَ (أَشْكُرُ شُكْرًا لَكَ)
- سُبْحَانَ اللَّهِ (نَسْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ)
- وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (وَأَحْسِنُوا بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا)

(۳) مفعول لہ :-

ایک ایسا منصوب اسم جو فعل کے واقع ہونے کا سبب یا وجہ بیان کرے۔ اسے مفعول لا جلیہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی مصدر ہوتا ہے۔

- ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)
- أَعْبَدُوا اللَّهَ شُكْرًا
- وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ
- يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حُدُورًا مَمْرُوتٍ
- يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ
- وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةِ فَاقْطَعُوا آيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ

(۴) مفعول فیہ :-

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور اگر وقت بتائے تو ظرف زمان کہلاتا ہے

- سَافَرْتُ يَوْمَ السَّبْتِ (میں نے ہفتے کے روز سفر کیا)

- صُمْتُ شَهْرًا (میں نے ایک ماہ روزے رکھے)
- ذَهَبْتُ خَلْفَ زَيْدٍ (میں زید کے پیچھے چلا)
- وَقَفْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (وہ درخت کے نیچے ٹھہرا)

قَرَأْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ

صَبَاحًا (ظرف زمان)

أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (ظرف مکان)

ظرف زمان :-

ثَانِيَةً	(سینڈ)	ذَوِيقَةً	(منٹ)
سَاعَةً	(گھنٹہ)	يَوْمًا	(دن)
أَسْبُوعًا	(ہفتہ)	سَنَةً / عَامًا	(سال)
قَرْنًا	(صدی)	ذَهْرًا	(زمانہ)
بُكْرَةً	(صبح سویرے)	أَصِيلًا	(شام)
صَبَاحًا	(صبح)	مَسَاءً	(شام)
لَيْلًا	(رات)	نَهَارًا	(دن)
أَبَدًا	(ہمیشہ)	جَيْنًا	(وقت)

☆ ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو آخر میں توین آئے گی۔

أَذْكُرُوا اللَّهَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

فَوْق (اوپر) تَحْتَ (نیچے) أَمَامَ (سامنے)
 خَلْفَ (پیچھے) قَبْلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد میں)
 قُدَّامَ (آگے) وَرَاءَ (پیچھے/آگے/سوا) بَيْنَ (درمیان)
 عِنْدَ - لَدُنْ - لَدَى (پاس)

☆ یہ تمام الفاظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں

- وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

- أَنْتَى زَيْدٌ بَعْدَ الْمَغْرَبِ

☆ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ظروف مکان ہیں۔

يَمِينًا (دائیں طرف) شَمَالًا (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)

شَرْقًا - غَرْبًا - جَنُوبًا - شَمَالًا (جہات اربعہ)

☆ ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں

- يَجُوبُ الشِّمَالِ كَثْرَ "عَنْ" لَكَ يَا جَانِبِي

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ

- باقی کے ساتھ عموماً "مِنْ" لگتا ہے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

- جہات کے ساتھ زیادہ تر "فِي" لگتا ہے

الْبَحْرُ فِي غَرْبِ الْهِنْدِ

☆ وہ ظرف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہوں عموماً "فِي" کے بعد حالت جر میں آتے ہیں مثلاً دار -

بَيْتٌ - مَسْجِدٌ - مَدْرَسَةٌ - مَكَّةُ

لیکن اگر دَخَلَ - نَزَلَ اور اسْكُنْ کے بعد آئیں تو بغیر "فِي" کے حالت نصب میں بولے جاتے ہیں۔

- دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

- يَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

قَبْلُ اور بَعْدُ :- جب مضاف ہو کر آتے ہیں تو حالت نصب میں آتے ہیں۔

قَبْلُ الْفَجْرِ اور بَعْدُ الْفَجْرِ

- اگر ان سے پہلے حرف جار آجائے جو عموماً ”مِنْ“ ہوتا ہے تو یہ حالت جر میں چلے جاتے ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا

مِنْ قَبْلِ الْفَجْرِ اور مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ

- اگر ان کا مضاف الیہ مذکور نہ ہو یعنی ذکر نہ کیا جائے تو ان پر پیش آتی ہے خواہ ان سے پہلے حرف جر ”مِنْ“ ہے کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں ان سے پہلے ”مِنْ“ ضرور لگتا ہے۔

مِنْ قَبْلُ اور مِنْ بَعْدُ

حَيْثُ :- ظرف مکان ہے اور زمان کے لیے بھی آتا ہے اس پر ہمیشہ پیش آتا ہے

- فَكَلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ وَلَا تَقْرَبُوا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

(۵) مفعول مَعَهُ :-

وہ منصوب اسم جو اس ”واو“ کے بعد ہو جو ”مَع“ (ساتھ) کے معنی دے۔ اس ”واو“ کو واو معیت کہتے ہیں۔

- جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرًا (زید بکر سمیت آیا)

- أَكَلَ الْوَالِدُ وَالْأَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

- دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَأَخَاكَ (میں تیرے بھائی سمیت مدرسے میں داخل ہوا)

حال وہ منصوب اسم ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے۔

- جاءَ الْوَلَدُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) (فاعل کی حالت)
- وَجَدْتُ الْبَطْنَ خَائِفًا (میں نے بچے کو خوفزدہ پایا) (مفعول کی حالت)
- كَلَّمْتُ زَيْدًا زَاكِبِينَ (میں نے زید سے کلام کیا جبکہ ہم دونوں سوار تھے) (فاعل اور مفعول دونوں کی حالت)

جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں

حال عموماً مکرر ہوتا ہے اور ذوالحال معرفہ

حال ایک سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں

رَجَعَ مُؤَسِّي إِلَى قَوْمِهِ غَضَبَانِ أَسْفًا

حال مفرد بھی ہو سکتا ہے اور جملہ بھی پھر جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک

رابط کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابط یا تو واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں یا ضمیر یا پھر دونوں مثلاً

- لَيْسَ أَكَلَهُ الْبَيْتُ وَنَحْنُ غَضَبَةٌ (جملہ اسمیہ - واو)
- اِهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (جملہ اسمیہ - ضمیر)
- أَخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ الْوُفَّ (جملہ اسمیہ - واو اور ضمیر)
- وَجَاءَ وَأَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (جملہ فعلیہ - ضمیر)

حال کی مزید مثالیں

- ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
- يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا
- تَرْكُوكَ قَائِمًا
- يَبْنِيُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا
- قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ
- لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنْبًا
- وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لَابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

رابط

۸

ضمیر

وَأَنْتُمْ سُكَارَى

وَأَنَا عَجُوزٌ

وَلَذُنُكُ أُمُكُ بَاكِنَا وَالنَّاسُ خَوْلُكَ ضَا جُكُونُ
فَاعْمَلْ صَالِحًا لِيَتَذَهَبَ ضَا جُكَ وَالنَّاسُ خَوْلُكَ بَا كُونُ

(۸) تمیز :- لَمِيز L-69

تمیز وہ منصوب اسم ہے جو کسی معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام دور کر کے مطلب کو واضح کر دیتا ہے اسے تمیز بھی کہتے ہیں۔ جس اسم یا جملے کے معنی کا ابہام دور کیا جائے وہ تمیز کہلاتا ہے۔

اسم کا ابہام :- لَزِيدٌ مِثْرَانِ (زید کے پاس دو میٹر ہے)

اس جملے میں لفظ مِثْرَانِ میں ابہام ہے۔ زید کے پاس دو میٹر کیا ہے؟ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اسماں میں سے کوئی اسم استعمال کرنا پڑے گا۔

لَزِيدٌ مِثْرَانِ خَرِيْرَا (زید کے پاس دو میٹر ریشم ہے)

لَزِيدٌ مِثْرَانِ خَيْطَا (زید کے پاس دو میٹر دھاگہ ہے)

یہ ابہام عدد یا مقدار (وزن، ماپ، مساحت یعنی پیمائش) میں ہو سکتا ہے

يَا اَبْتَ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشْرَ كُوْكَبَا (عدد کا ابہام)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (مقدار کا ابہام)

جملے کا ابہام :- بعض اوقات کسی لفظ کی بجائے پورے جملے میں ابہام ہوتا ہے مثلاً

زَيْدٌ حَسَنٌ (زید اچھا ہے)

اگرچہ جملہ مکمل ہے لیکن معنی میں ابہام ہے کہ کس لحاظ سے یا کس اعتبار سے اچھا ہے اس ابہام کو درج ذیل الفاظ سے دور کیا جاسکتا ہے

زَيْدٌ حَسَنٌ وَجُهًا (زید چہرے کے اعتبار سے اچھا ہے)

زَيْدٌ حَسَنٌ ذَوْقًا (زید ذوق کے اعتبار سے اچھا ہے)

تمیز کی مزید مثالیں

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا

- رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا
 - أَلَا عَرَابٌ أَشَدُّ كُفْرًا وَبِفَاقًا
 - قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا
 - كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ
 - وَالْأَخْزَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا
 - هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
 - هُوَ أَفْضَحُ مَبْنِي لِسَانًا
 - هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا

(9) مُسْتَثْنِي: 69-L

وہ اسم ہے جو الّا یا استثناء کے کلمات کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ اسے ما قبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثناء سے مراد ہے کہ حرف استثناء کے ما قبل جملے میں جو حکم (اثبات یا نفی) ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا۔ یعنی یہ بتانا کہ مابعد کا حکم ما قبل کے خلاف ہے

میں نے سب پھل کھائے مگر انگور (یعنی انگور نہیں کھائے)
 میں نے سب پھل نہیں کھائے مگر انگور (یعنی صرف انگور کھائے)

حرف استثناء سے پہلے جس کے لیے حکم ثابت ہو اسے ”مستثنیٰ منہ“ کہتے ہیں
 سب پھل مستثنیٰ منہ
 مگر حرف استثناء
 انگور مستثنیٰ

1- مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور الّا سے پہلے کلام موجب تام ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو تو مستثنیٰ مقصوب ہوتا ہے

- أَكَلْتُ الْفَوَاحِشَ إِلَّا عِنَبًا
 - جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا
 - كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
 - لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتُ
 - فَسَجِدُوا إِلَّا ابْنِيسَ

Repeat end for review after notes

69 70 - Repeat -

- فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ

۲- مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر الا سے پہلے کلام غیر موصول ہو تو مستثنیٰ منصوب بھی ہو سکتا ہے اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرد بھی

مَا حَضَرَ التَّلَا مِيذًا إِلَّا زَيْدًا يَا زَيْدُ (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)

چونکہ مستثنیٰ منہ مرفوع ہے لہذا اسکی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مرفوع ہے۔

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ

مَا سَلَّمْتُ عَلَى الْقَادِمِينَ إِلَّا الْأَوَّلَ

چونکہ مستثنیٰ منہ مجرد ہے لہذا اس کی مطابقت میں مستثنیٰ بھی مجرد ہے

۳- مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ الا سے پیشتر کلام ناقص ہو تو الا کا اثر یا عمل باقی نہ رہے گا بلکہ مستثنیٰ ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا

مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدًا (زید فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے)

مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا (زید مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے)

لَمْ أَسَافِرْ إِلَّا مَعَ زَيْدٍ (زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرد ہے)

مختصراً مستثنیٰ صرف دو شرطوں کے ساتھ ہی لازماً منصوب ہوتا ہے

(i) جملہ میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو

(ii) جملہ مثبت ہو

غَيْرٌ ، سَيِّئٌ ، غَدَا ، خَلَا اور خَاشِعٌ اِلَّا کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سبوی کا مابعد اسم

ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرد ہوتا ہے جبکہ عدا، خلا اور حاشا حروف جارہ ہونے کی وجہ سے اسم کو مجرد دیتے ہیں۔ البتہ غدا

اور خلا سے پہلے نا لگ جائے تو یہ فعل ماضی بن کر اپنے مابعد اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔

﴿اسمائے مشتقہ﴾

۱۔ عربی زبان میں بننے والے الفاظ خواہ وہ افعال ہوں یا اسماء ان کا ایک مادہ ہوتا ہے۔ زیادہ تر الفاظ کا مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔ بعض مادوں سے بہت کم الفاظ بنتے ہیں اور بعض سے بہت زیادہ

۳۔ ان الفاظ کی بناوٹ دو طرح کی ہوتی ہے۔

(i) کچھ الفاظ ایک قاعدے اور اصول کے تحت بنتے ہیں۔ یعنی وہ تمام مادوں سے ایک ہی طریقے پر یعنی ایک ہی مقررہ وزن پر بنائے جاسکتے ہیں ایسے الفاظ مشتقات کہلاتے ہیں۔

(ii) کچھ الفاظ کسی قاعدے اور اصول کے تحت نہیں بنتے بلکہ اہل زبان انھیں جس طرح استعمال کرتے آئے ہیں وہ اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ انھیں جامد کہتے ہیں۔

۴۔ افعال سب کے سب مشتقات ہیں کیونکہ ہر فعل کی بناوٹ مقررہ قواعد کے مطابق عمل میں آتی ہے۔

سینکڑوں اسماء ایسے ہیں جو کسی قاعدے کے تحت نہیں بنائے گئے بس اہل زبان ان کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔

جیسے عربی زبان میں ثلاثی مجرد کا ”مصدر“ کسی قاعدے کے تحت نہیں بناؤ مثلاً

مارنا ضرب

جانا ذہاب

طلب کرنا طلب

بخش دینا غفران

بیٹھنا قعود

اسی طرح بے شمار اشخاص، مقامات اور دیگر اشیاء کے نام بھی کسی قاعدہ اور اصولوں کے تحت نہیں آتے مثلاً ”ملک“ ، ”رَجُل“ ، ”رَجُل“

ان تمام اسماء کا یقیناً مادہ تو ہے لیکن ان کی بناوٹ کسی خاص اصول کے تحت نہیں ہیں ان اسماء کو اسماء جامد کہتے ہیں۔

تاہم

کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو تمام مادوں سے تقریباً ایک ہی طریقے سے بنائے جاتے ہیں ایسے اسماء کو اسماء مشتقہ کہتے ہیں۔

اسمائے مشتقہ کی درج ذیل اقسام ہیں۔

اسم الفاعل اسم المفعول اسم الظرف اسم الصقہ اسم الآلہ

﴿ اسم الفاعل ﴾

اسم الفاعل وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کو کرنے والے کا مفہوم دے۔ مثلاً لکھنے والا ، پڑھنے والا ، مارنے والا ، پینے والا ، مدد کرنے والا ، وغیرہ

ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ مختلف ہے

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:-

ثلاثی مجرد کے تمام ابواب (سوائے کرم) سے اسم الفاعل فاعل کے وزن پر بنتا ہے۔

ن ص ر (ن)	ناصر	مدد کرنے والا
ف ت ح (ف)	فاتح	کھولنے والا
ض ر ب (ض)	ضارب	مارنے والا
ش ر ب (س)	شارب	پینے والا

ثلاثی مجرد سے اسم الفاعل کی گردان

(ق ت ل)

حالت ج	حالت نصب	حالت رفع		
قَاتِلٍ	قَاتِلًا	قَاتِلٌ	واحد	
قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَيْنِ	قَاتِلَانِ	ثنی	مذکر
قَاتِلِينَ	قَاتِلِينَ	قَاتِلُونَ	جمع	
قَاتِلَةٍ	قَاتِلَةً	قَاتِلَةٌ	واحد	
قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَيْنِ	قَاتِلَتَانِ	ثنی	مؤنث
قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٍ	قَاتِلَاتٌ	جمع	

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل بنانے کا طریقہ:- ثلاثی مزید فیہ ابواب سے اسم الفاعل بنانے کے لیے فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر درج ذیل Steps کے تحت اسم الفاعل بنایا جاتا ہے۔

(i) علامت مضارع ہنا کر اس کی جگہ مضموم میم (م) لگادیں۔

(ii) عین کلمہ پر اگر زیر نہیں ہے تو زیر لگادیں۔

(iii) لام کلمہ پر دو پیش (توین) لگادیں

س ل م (افعال)	يُسَلِّمُ	سے	مُسَلِّمٌ	اسلام لانے والا
ع ل م (تفعیل)	يُعَلِّمُ	سے	مُعَلِّمٌ	علم دینے والا
ج ہ د (مفاعله)	يُجَاهِدُ	سے	مُجَاهِدٌ	جہاد کرنے والا
ک ب ر (تفعل)	يَتَكَبَّرُ	سے	مُتَكَبِّرٌ	تکبر کرنے والا
ش ب ه (تفاعل)	يَتَشَابَهُ	سے	مُتَشَابِهٌ	ایک دوسرے سے ملتا جلتا
ن ظ ر (اتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ	انتظار کرنے والا
ح ر ف (الفعال)	يَنْحَرِفُ	سے	مُنْخَرِفٌ	انحراف کرنے والا
ن ص ر (استعمال)	يَسْتَنْصِرُ	سے	مُسْتَنْصِرٌ	مدد طلب کرنے والا

ثلاثی مزید فیہ سے اسم الفاعل کی گردان

(افعال)

حالت جر	حالت نصب	حالت رفع		
مُسَلِّمٍ	مُسَلِّمٌ	مُسَلِّمٌ	واحد	
مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمَانِ	ثنی	مذکر
مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمِينَ	مُسَلِّمُونَ	جمع	
مُسَلِّمَةٍ	مُسَلِّمَةٌ	مُسَلِّمَةٌ	واحد	
مُسَلِّمَتَيْنِ	مُسَلِّمَتَيْنِ	مُسَلِّمَتَانِ	ثنی	مؤنث
مُسَلِّمَاتٍ	مُسَلِّمَاتٍ	مُسَلِّمَاتٍ	جمع	

اسم الفاعل اور فاعل میں فرق :- فاعل ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے۔

ذخّل زیدٌ زید فاعل ہے لہذا حالت رفع میں ہے
ضربَ زیدًا زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

جبکہ

ذخّل سارقٌ سارق اسم الفاعل ہے اور فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
ضربَ سارقًا سارق اسم الفاعل ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
بیتُ السّارقِ سارق اسم الفاعل ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے
فاعل حالت رفع میں استعمال ہوتا ہے
اسم الفاعل حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں استعمال ہو سکتا ہے۔

اسم المفعول

اسم المفعول وہ اسم مشتق ہے جس پر فعل واقع ہوا ہو۔ مثلاً مارا ہوا، کھولا ہوا، مدد کیا ہوا وغیرہ اسم الفاعل کی طرح ثلاثی مجرد اور ثلاثی مذید فیہ ابواب میں اسم المفعول بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:- ثلاثی مجرد سے اسم المفعول مفعول کے وزن پر بنتا ہے

مدد کیا ہوا	مَنْصُورٌ	ن ص ر (ن)
کھلا ہوا	مَفْتُوحٌ	ف ت ح (ف)
مارا ہوا	مَضْرُوبٌ	ض ر ب (ض)
پیا ہوا	مَشْرُوبٌ	ش ر ب (س)

ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کی گردان

(قتل)

حالت جبر	حالت نصب	حالت رفع		
مَقْتُولٌ	مَقْتُولًا	مَقْتُولٌ	واحد	
مَقْتُولَيْنِ	مَقْتُولَيْنِ	مَقْتُولَانِ	ثنی	مذکر
مَقْتُولِينَ	مَقْتُولِينَ	مَقْتُولُونَ	جمع	
مَقْتُولَةٍ	مَقْتُولَةٍ	مَقْتُولَةٍ	واحد	
مَقْتُولَتَيْنِ	مَقْتُولَتَيْنِ	مَقْتُولَتَانِ	ثنی	مؤنث
مَقْتُولَاتٍ	مَقْتُولَاتٍ	مَقْتُولَاتٍ	جمع	

علائقہ مذید فیہ سے اسم المفعول بنانے کا طریقہ:- علائقہ مذید فیہ ابواب سے اسم المفعول بنانے کے لیے بھی

فعل مضارع کے پہلے صیغے کا انتخاب کیا جاتا ہے اور پھر درج ذیل (Steps) کے تحت اسم المفعول بنایا جاتا ہے

(i) علامت مضارع ہٹا کر اسکی جگہ مضموم میم (م) لگادیں

(ii) عین کلمہ پر زبر لگادیں

(iii) لام کلمہ پر پیش (توین) لگادیں

کرم (افعال)	يُكْرَمُ	سے	مُكْرَمٌ
حدث (تفعیل)	يُحَدِّثُ	سے	مُحَدِّثٌ
خطب (مفاعله)	يُخَاطِبُ	سے	مُخَاطِبٌ
فرق (تفعل)	يَنْفَرِقُ	سے	مُنْفَرِقٌ
نظر (اتعال)	يَنْتَظِرُ	سے	مُنْتَظِرٌ

علائقہ مذید فیہ سے اسم المفعول کی گردان

(تفعیل)

حالت جبر	حالت نصب	حالت رفع		
مُحَدِّثٌ	مُحَدِّثًا	مُحَدِّثٌ	واحد	
مُحَدِّثَيْنِ	مُحَدِّثَيْنِ	مُحَدِّثَانِ	ثنی	مذکر
مُحَدِّثِينَ	مُحَدِّثِينَ	مُحَدِّثُونَ	جمع	
مُحَدِّثَةٌ	مُحَدِّثَةً	مُحَدِّثَةٌ	واحد	
مُحَدِّثَتَيْنِ	مُحَدِّثَتَيْنِ	مُحَدِّثَتَانِ	ثنی	مؤنث
مُحَدِّثَاتٍ	مُحَدِّثَاتٍ	مُحَدِّثَاتٍ	جمع	

مفعول ہمیشہ جملہ فعلیہ میں معلوم ہو سکتا ہے

زید مفعول ہے لہذا حالت نصب میں ہے

اسم المفعول اور مفعول میں فرق :-

ضَرَبَ زَيْدًا

جگہ

محمود اسم المفعول ہے اور قائل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے
محمود اسم المفعول ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے
محمود اسم المفعول ہے اور مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے

ذَهَبَ مَحْمُودٌ

ضَرَبَ مَحْمُودًا

بَيَّنَّتْ مَحْمُودٌ

حالت نصب میں آتا ہے

مفعول

حسب موقع حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں آ سکتا ہے۔

اسم المفعول

﴿اسم الظرف﴾

ایسا اسم مشتق جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کا وقت یا اسکی جگہ کا مفہوم رکھتا ہو۔ اگر کام کے وقت اور زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور اگر کام کرنے کی جگہ کا مفہوم دے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:- فعل ثلاثی مجرد سے اسم الظرف بنانے کے لیے دو وزن استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) مَفْعَلٌ

(۲) مَفْعِلٌ

جن ابواب کے مضارع میں عین کلمہ پیش والا یا زبر والا ہوا ان ابواب سے اسم الظرف عام طور پر مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ اور جب ابواب کے مضارع میں عین کلمہ زبر والا ہوا ان سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔
تخصیصیوں کہہ سکتے ہیں کہ ثلاثی مجرد ابواب میں باب ضرب اور باب حسب سے اسم الظرف ہمیشہ مَفْعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے جبکہ باقی ابواب سے عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنتا ہے (کچھ مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی بنتے ہیں)

مَفْعَلٌ :- مَكْتَبٌ . مَنْظَرٌ . مَرْقَدٌ . مَشْرَبٌ . مَطْلَعٌ . مَسْكَنٌ

مَفْعِلٌ :- مَجْلِسٌ . مَنْزِلٌ . مَرْجِعٌ . (مَسْجِدٌ . مَشْرِقٌ . مَغْرِبٌ)

- اگر کوئی کام کسی جگہ میں بکثرت ہوتا ہو تو اس کا اسم الظرف مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن صرف ظرف مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَفْعَلَةٌ :- مَدْرَسَةٌ . مَطْبَعَةٌ . مَرْزَعَةٌ . مَقْبَرَةٌ . مَكْتَبَةٌ

- اسم الظرف خواہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے، مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آئے انکی جمع کسر ہی استعمال ہوتی ہے جس کا وزن مفاعیل ہے جو غیر منصرف ہے۔

مَفَاعِيلٌ :- مَسَاجِدُ . مَنَاطِرُ . مَكَاتِبُ . مَدَارِسُ . مَجَالِسُ . مَشَارِقُ . مَغَارِبُ . مَسَاكِينُ

- کچھ اسم الظرف مَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں

مِيقَاتٌ وقت

مِيعَادٌ وعد

وزن "مِيزَان"

حرب "مُحْرَاب"

ءذن "مِئْدَان"

مثلاً ثی مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا طریقہ:- مذید فیہ سے اسم الظرف بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے بلکہ مذید فیہ سے بنائے گئے اسم المفعول کو ہی اسم الظرف کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور فیصلہ سیاق و سباق سے کیا جاتا ہے۔

دخل (افعال) مُدْخِلٌ

خرج (افعال) مُخْرَجٌ

میم کی پیش اور زبر مثلاً ثی مجرد اور مذید فیہ کے اسم الظرف ہونے کا پتہ دے گی

ظرف اور اسم الظرف میں فرق:-

- ظرف صرف جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً فَوْق ، تَحْتَ ، عِنْدَ ، لَيْلًا ، نَهَارًا ، صُبْحًا وغیرہ جبکہ اسم الظرف جگہ یا وقت کے ساتھ کام کے کرنے یا ہونے کا مفہوم بھی دیتا ہے۔
- ظرف حالت نصب میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اسم الظرف حسب موقع حالت رفع، نصب یا جر میں استعمال ہو سکتا ہے

مَسَاجِدُ الْمُسْلِمِينَ (حالت رفع)

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَتَهُمْ (حالت نصب)

سَلَّمَ "هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" (حالت جر)

﴿ اسم الصفة ﴾

ایسا اسم مشتق جو مستقل طور پر کسی اسم کی وقتی یا دائمی صفت کو ظاہر کرے اسم الصفة یا صفت مشبہ کہلاتا ہے۔
اسم الصفة کے اوزان :- اسم الصفة کے کئی اوزان ہیں۔

-	فَعْلٌ	ضَعْبٌ	(مَثَل)
-	فَعْلٌ	صِفْرٌ	(خَال)
-	فَعْلٌ	حُلُوٌ	(بِطْهَا)
-	فَعْلٌ	حَسَنٌ	(اِجْهًا)
-	فَعْلٌ	فَبِحٌ	(خَوْش)
-	فَعْلٌ		
-	فَعَالٌ	حَبَانٌ	(بَزْدَل)
-	فَعَالٌ	شُجَاعٌ	(بِهَادِر)
-	فَعِيلٌ	كِرِيمٌ . سَمِيعٌ . خَرِيصٌ . رَجِيمٌ . بَصِيرٌ	

فَعِيل کے وزن میں کبھی اسم الفاعل کا مفہوم ہوتا ہے اور کبھی اسم المفعول کا
سَمِيعٌ سننے والا بَصِيرٌ دیکھنے والا
قَتِيلٌ قتل کیا ہوا رَجِيمٌ رجم کیا ہوا

مندرجہ بالا اوزان ایک درخت کے تنے کی مانند ہیں اس سے نکلنے والی شاخیں درج ذیل ہیں

۱۔ اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ:-

اسم الصفة کی وہ قسم جس میں کسی کام کی کثرت یا زیادتی کا مفہوم پایا جائے
اسم المبالغة میں بھی زیادہ تر ”کام کرنے والا“ کا ہی مفہوم ہوتا ہے لیکن کام کی کثرت اور زیادتی کے معنی کے ساتھ

ح م د خَامِدٌ (اسم الفاعل) خَمَادٌ (اسم المبالغة)

اسم المبالغة کے بھی کئی اوزان ہیں جن میں سے زیادہ استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں

(۱) فَعَالٌ غَفَّارٌ . سَنَّتَارٌ . نَوَّابٌ . حَمَالٌ . حَبَّازٌ . خَبَّاطٌ

(۲) فَعُوْلٌ غَفُوْرٌ . صَبُوْرٌ . شَكُوْرٌ . غَرُوْرٌ

- (۳) فَعِيلٌ یہ وزن صفت مشبہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے
- (۴) فَعْلَانُ غَضْبَانُ . عَطَشَانُ . جَوْعَانُ . كَسْلَانُ . زَحْمَانُ
- (۵) فَعْلَانُ " تَعْبَانُ "

اسم المبالغہ کے مزید اوزان :-

- فَعَالٌ " عَجَافٌ " (بہت دہلا ہوتا)
- فَعَالَةٌ " عَلَامَةٌ " (بہت بڑا عالم)
- فَعَالٌ " كِبَارٌ "
- فَاعُولٌ " طَاعُوتٌ " . فَاوُوقٌ "
- فَعُولٌ " قَيُومٌ "
- فَعُولٌ " قُدُوسٌ "
- فَعِيلٌ " صَدِيقٌ "
- فُعْلَةٌ " هُمْرَةٌ "
- فَاعِلَةٌ " قَارِعَةٌ "
- مَفْعِيلٌ " مَسْكِينٌ "
- مَفْعَالٌ " مَذْرَارٌ "

۲- الْوَانُ وَ عِيُوبُ :-

یہ اسمائے الصفہ کی ایک خاص اور اہم قسم ہے۔ جو انفعال رنگ، ظاہری عیب یا حلیہ کے معنی دیتے ہیں ان سے اسم الصفہ مذکر کے لیے اَفْعَلُ کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر اور یہ دونوں وزن غیر منصرف ہیں، ان دونوں کی جمع کا ایک ہی وزن ہے جو فَعْلٌ ہے مثلاً

أَسْوَدٌ	(کالا۔ مذکر)	سَوْدَاءُ	(کالا۔ مؤنث)	سُودٌ	(جمع)
أَحْمَرٌ	(سرخ)	حَمْرَاءُ		حُمُرٌ	
أَزْرَقٌ	(نیلا)	زُرْقَاءُ		زُرُقٌ	
أَصْفَرٌ	(زرد)	صَفْرَاءُ		صَفْرٌ	
أَخْضَرٌ	(سبز)	خَضْرَاءُ		خُضْرٌ	

بَيْضٌ	بَيْضَاءُ	(سفید)	أَبْيَضٌ
بُكْمٌ	بُكْمَاءُ	(بہرا)	أَبْكَمٌ
صَمٌّ	صَمَاءُ	(گونگا)	أَصْمٌ
عُمَى	عُمِيَاءُ	(اندھا)	أَعْمَى
حُورٌ	حُورَاءُ		أَحْوَرٌ
		(آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا نمایاں ہونا)	
عَيْنٌ	عَيْنَاءُ	(سوئی آنکھ والا)	أَعْيُنٌ

ج	نصب	رفع		
أَفْعَلٌ	أَفْعَلٌ	أَفْعَلٌ	واحد	
أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَانِ	مثنیٰ	مذکر
فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٌ	جمع	
فُعْلَاءٌ	فُعْلَاءٌ	فُعْلَاءٌ	واحد	
فُعْلَاوَيْنِ	فُعْلَاوَيْنِ	فُعْلَاوَانِ	مثنیٰ	مؤنث
فُعْلٌ	فُعْلًا	فُعْلٌ	جمع	

۳۔ اسم تفضیل :-

ایسا اسم مشتق جو کسی موصوف کی صفت کو دوسری کے مقابلے میں برتری یا زیادہ ظاہر کرے اسم تفضیل کہلاتا ہے۔ یہ برتری یا زیادتی اچھائی یا برائی دونوں کے اظہار کے لیے ہو سکتی ہے۔ یہ برتری کلی بھی ہو سکتی ہے اور موازنہ کے طور پر بھی۔ کلی برتری یا کمتری کو تفضیل کل کہتے ہیں جسے ہم Superlative degree کے نام سے جانتے ہیں۔ موازنہ کے طور پر برتری یا کمتری تفضیل بعض کہلاتی ہے جس سے ہم Comparative degree کے حوالے سے واقف ہیں۔ اسم تفضیل مذکر کے لیے أفعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور مؤنث کے لیے فُعْلَى کے وزن پر۔ مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع سالم بھی استعمال ہوتی ہے اور جمع کسر بھی۔

ج	نصب	رفع		
أَفْعَلْ	أَفْعَلْ	أَفْعَلْ	واحد	
أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَانِ	مثنیٰ	مذکر
أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلَيْنِ	أَفْعَلُونَ	جمع سالم	
أَفَاعِلْ	أَفَاعِلْ	أَفَاعِلُ	جمع مکسر	
فُعَلَى	فُعَلَى	فُعَلَى	واحد	
فُعَلَيْنِ	فُعَلَيْنِ	فُعَلَيَانِ	مثنیٰ	مؤنث
فُعَلِيَاتٍ	فُعَلِيَاتٍ	فُعَلِيَاتٍ	جمع سالم	
فُعَلٍ	فُعَلًا	فُعَلٌ	جمع مکسر	

تفضیل بعض :-

تفضیل بعض سے مراد ہے دو چیزوں یا اشخاص میں سے کسی ایک کی صفت (اچھی یا بری) کو دوسری کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم انگریزی میں Comparative degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید عمر سے زیادہ اچھا ہے۔ تفضیل بعض میں اسم التفضیل خبر ہو کر آتا ہے لہذا اگر وہ ہوتا ہے اور ہمیشہ واحد مذکر آتا ہے (جملہ اسمیہ میں خبر کے متبدل کی مطابقت میں ہونے والا قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے) اور اس سے پہلے حرف مین کا استعمال کیا جاتا ہے۔

الرَّجُلُ أَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ
الرُّجُلَانِ أَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ
الرِّجَالُ أَعْلَمُ مِنْ زَيْدٍ
الْبِنْتُ أَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ
الْبِنْتَانِ أَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ
الْبِنَاتُ أَعْلَمُ مِنْ عَائِشَةَ
وَالْفَتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
وَالْمُهْمَا أَكْبَرُ مِنَ نَفْعِهِمَا

أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا
هُوَ أَفْضَحُ مِنِّي لِسَانًا
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ

تفصیل کل :-

تفصیل کل سے مراد ہے کسی چیز یا شخص کی صفت کو باقی تمام چیزوں یا اشخاص کے مقابلے میں زیادہ بتانا۔ اسے ہم Superlative Degree کے نام سے جانتے ہیں مثلاً زید سب سے اچھا ہے۔

اسم التفصیل کو تفصیل کل کے مفہوم میں استعمال کرنے کے دو طریقے ہیں

(i) اسم التفصیل کو معرف باللام کر دیں اور مرکب تو صیغی بنا دیں

الرَّجُلُ الْأَفْضَلُ (سب سے زیادہ افضل مرد)

الرَّجُلَانِ الْأَفْضَلَانِ

الرِّجَالُ الْأَفْضَلُ

الْعَالِمَةُ الْفُضْلَى

الْعَالِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ

الْعَالِمَاتُ الْفُضْلَيَاتُ

(ii) اسم التفصیل کو مضاف بنا کر لائیں اور مضاف الیہ میں ان کا ذکر ہو جن پر برتری ظاہر کرنا مقصود ہو مثلاً

أَعْلَمُ النَّاسِ (تمام لوگوں سے زیادہ عالم)

جب اسم التفصیل مرکب اضافی کی صورت میں جملے میں خبر بن کر استعمال ہو تو اس وقت عدد اور جنس کے اعتبار سے اس کا اپنے موصوف یعنی مبتدا کے مطابق یا نہ مطابق ہونا دونوں طرح جائز ہے۔

- زَيْدٌ أَعْلَمُ النَّاسِ

- يَا مَرْيَمُ أَفْضَلُ النِّسَاءِ

مَرْيَمُ فَضْلَى النِّسَاءِ

- يَا آلَ نَبِيَّاءِ أَفْضَلُ النَّاسِ

آلَ نَبِيَّاءِ أَفْضَلُ النَّاسِ

فَيَعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ه الَّذِي يَصَلِّي النَّازِ الْأَكْبَرَى

وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

الَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ

☆ خَیْرٌ اور شَرٌّ کے الفاظ بطور اسم تفضیل تفضیل بعض اور تفصیل کل دونوں صورتوں میں استعمال ہوتے ہیں

أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ

أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ

☆ اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جر اور اس کے بعد والے اسم کو حذف کیا جا سکتا ہے

بَلْ تُؤْتِرُونَ الْخَلِيَةَ الدُّنْيَا ه وَالْآخِرَةَ الْآخِرَةَ

یعنی

وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَآخِرَةُ مِنْهَا

☆ اسم تفضیل ہمیشہ فعل ثلاثی مجرد سے ہی بنتا ہے اور صرف ان افعال سے بنتا ہے جن میں الوان و عیوب والا مفہوم نہ ہو۔

اگر کسی ضرورت کے تحت مدید فیہ یا الوان و عیوب والے افعال سے اسم تفضیل استعمال کرنا پڑے تو حسب موقع أَشَدُّ

(زیادہ سخت)، أَكْثَرُ (مقدار یا تعداد میں زیادہ)، أَعْظَمُ (عظمت میں زیادہ) وغیرہ کے ساتھ متعلقہ فعل کا

صدر لگادیتے ہیں جیسے تمیز کہتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ تمیز حالت نصب میں استعمال ہوتی ہے۔

أَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)

أَكْثَرُ اخْتِيَارًا (اختیار میں زیادہ)

أَعْظَمُ تَوْقِيرًا (عزت کی عظمت میں زیادہ)

☆ جن افعال سے افضل تفضیل بن سکتا ہے بعض اوقات ان میں بھی أَكْثَرُ جیسے الفاظ کے ساتھ اس فعل کا مصدر بطور تمیز

استعمال کرتے ہیں جو بہتر ادبی انداز بیان ہے،

أَكْثَرُ تَفْعًا

[Faint, illegible handwritten text in Arabic script, likely bleed-through from the reverse side of the page.]